رسالہ تاثیر الانظار

جسمیں بیان خواب مقناطیسی کی تاثیرات کا مفصل مندرج ہے مع تجربات

پیشین گوئی و واقفیت حالات غیبی

منتخب رسالہ طلافرنگ

مولفہ سید محمد [illegible] صاحب

واسطے شائقان و طالبان کے

مقام کانپور مطبع نظامی میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۳ عیسوی

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب مجموعات نایاب ذیل مین درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے شائقین کو اطلاع ہوجاوے —

کتب مجموعات نایاب

عجائب المخلوقات — باتصویرات و اشکال

مطلع العلوم — و مجمع الفنون — مترجمہ منشی زین العابدین —

مطلع العجائب — ترجمہ اردو —

معلومات الآفاق مترجمہ مولوی محمد علی خان

اعجاز محمدی — عملیات مرتبہ ستیارام —

النقش سلیمانی عملیات مدونہ خواجہ محمد اشرف علی

طلسم عجائب — عملیات مرتبہ مرزا نادر حسین

حرز سلیمانی — عملیات مولفہ خواجہ اشرف علی

نافع الخلائق — ہر قسم کے اعمال و ادعیہ اور نقوش و تسخیرات اقسام اقسام سود مند کہ کتاب اسم بامسمے ہے تصنیف و تالیف حاجی محمد زردار خان جاگیردار

اندرجال — نقش و تعویذون کا ذکر ... سے اردو ترجمہ مترجمہ سوامی لال

طلسم ... — علم مقناطیسی کا بیان مترجمہ پنڈت موتی لال

طلسم روحانی تعبیرات خوابہای منتخبہ مولفہ مولوی ... احمد —

عجائبات فرنگ — حالات انگلستان

وکیفیت سفر یوسف خان کمبل پوش نامے سیاح ممالک یورپ —

چمنستان بہار — اشعار و معما مولفہ منشی رگھبیر رائن —

رسالہ سوال جواب — جغرافیہ طبیعی مولفہ شیخ الہٰ بخش مختار —

رسالہ معجزات انسانی — بقاعدہ طاقت مقناطیسی کا بیان انگریزی ترجمہ مترجمہ میر امداد حسین —

رسالہ قیافہ — قیافہ شناسی کے اصول خطوط دست و پا اور سب اعضا کے دیکھنے سے سعد و نحس اور واقعات آئندہ مولفہ منشی دیبی پرشاد —

رسالہ رزم آرا — فن سپاہگری کی کیفیت مولفہ خواجہ احمد —

تمت

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق الانسان وانطقه اللسان وعلمه البیان وفضله بالعقل والتمیز علی سائر الحیوان
ثم الصلوٰة والسلام علی من بعث بهدایة الانس والجان وارسل بالحجة والبرهان وعلی آله
واصحابه الذین اجتهدوا فی الدین واکملوا الایمان وفازوا بمدارج العرفان وعرجوا معارج الایقان
اما بعد اقل افراد الانام واحقر الطلبه وسادات الکرام خادم الاطبا **محمد تقی**
ابن سید محمد رضا الرضوی الملقب به میرن صاحب المشتہر بزور آور بخدمت ارباب صدق
وصفا مین ملتمس ہی کہ ایک روز خدمت فیضدرجت خان والاشان نواب مرزا صف شکن خان بہادر
مین حاضر تھا اتفاقیہ کتاب جامع قواعد انشا و فرہنگ مسمی بہ طلسم فرنگ محتشم الیہ نے
مجھ سے فرمایا کہ حقیقت دانشمندان لندن کاملان ہر فن بدیع فنون غریبہ و مخترع صنائع عجیبہ
نے یہ کتاب ایسی فن عجیب و صنعت غریب اور ادراک حالات اشیاء غائبہ عن البصر

بوسیلہ بعض حرکات الجوارح و تاثیر النظر المؤثرۃ فی الغیر من الاسود والاحمر تصنیف کی ہے کہ اسے الآن سلفاً و خلفاً علماء و حکماء سے کسی نے اس باب مین ایک حرف بھی نہین لکھا یعنی احداث فن جدید نتیج فالیوم ھجر کت الحدید کیا ہے واللہ اعلم اس علم عزیز الوجود کا ماخذ کیا چیز اور موجد اسکا کون عزیز صاحب عقل و تمیز ہے حقیر نے خانصاحب موصوف سے گزارش کی کہ واقعی یہ کتاب غرایب مآب و عجب العجاب جامع فوائد غیر محصور اور منافع زائد عن الاحصار ہے خصوصاً طبیب کو واسطے سیکھنا اس علم و عمل کا نہایت بکار آمد ہے معین تشخیص مرض ہے اور جب مرض مشخص ہوگیا تو علاج اوسکا آسان ہوجاتا ہے خاصکر عمل جراحی و دفع اوجاع مین اس عمل سے بہتر کوئی عمل نہین اور حقیر نے جو چند اوراق گفتہ شدہ ان اکثر نسخ متفرقہ اور چند طلسم وغیرہ بطریق قاعدہ قدیمہ لکھے دیکھے ہین جو ترکیبین اس عمل کی بھی اوسمین مندرج ہین ازانجملہ ایک یہ کہ طفل نہ سالہ کو دو زانو بٹھلائے اور ایک آئینہ صاف و شفاف محاذی اوسکے اوس سے اونچا رکھے اور اوس طفل سے تاکید کرے کہ آئینہ روبرو نہادہ مین اپنی مردمک نظر کا خوب بغور ناظر و نگران رہے اور شخص عامل اپنے دونون ہاتھ اوس طفل معمول کے منھ پر سے اوتار کر آئینہ تک لیجاوے تا ایک ساعت علی الاتصال اسطرح عمل مین لاوے اس عرصہ مین ایک حالت مثل خواب اوس طفل پر ایسی ہوگی کہ سائل جو جو سوالات اشخاص بعیدہ و اشیاء غائبہ کا اوس سے کریگا اوسکا جواب مطابق واقع وہ طفل ایسا دیگا کہ گویا مشاہدہ کر رہا ہے اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ جس شخص کو منظور ہووے کہ حالت غائب بینی اوس پر طاری ہو تو ایک گلاس سفید و شفاف پانی سے بھر کر اونچا کسی چیز پر مثل میز یا کرسی یا سہ پائی وغیرہ کے رکھے اور اپنی صورت و شبیہ کو بنظر تعمق و توجہ قلب اوسمین دیکھے جاوے اور دو ٹکڑی حجر مقناطیس کے دونون ہاتھون مین لیکے اپنی سینے سے ملصق رکھے دو ساعت تک وہ شخص اگر اسیطرح دیکھے جاویگا تو اوس پر ایک حالت غفلت ایسی طاری ہوگی کہ جو لوگ اوس سے استفسار حالات گذشتہ یا اشیاء غائبہ کا کرین گے

تو کا معاینہ اوسکا وہ حال ہو بہو بیان کرے گا اور یہ دونون ترکیبین کتاب طلسم فرنگ کی
ترکیبون سے بھی مستفاد ہوتی ہین پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم قدیم ہے مگر تفصیل تشریح اسکی
جیسا کہ چاہیے کسی نے نہین کی چنانچہ صاحب کتاب بھی معترف ہے کہ یہ علم قدیم ہے الا
توجہ علماء و حکماء اکابر اسکی طرف نہ تھی اور جو لوگ مثل پنڈت ہاے ہندوستانی اسکو
جانتے تھے وہ اسکی تعلیم مین غایت بخل کرتے تھے اس وجہ سے یہ علم ضائع ہو گیا تھا
اب بتوجہ صاحبان عالیشان مثل مسمر صاحب کہ اونھون نے اولاً اس علم کی طرف
توجہ کی اور پھر ڈاکٹر اسڈیل صاحب کہ وہ اس عمل کا استعمال عمل جراحی کے واسطے بعوض
کلوروفورم کہ وہ وہ چیز ہے کہ جو مریضون کو بعد سونگھانے کے بیہوش کرکے عمل جراحی اونپر
کرنے مین اور ریوس صاحب وغیرہ سے اس علم نے نشو و نما پائی اور فی الحال
ہر شخص منافع و فوائد کثیرہ سمجھ کر اسکی تحصیل مین صرف ہمت و توجہ کرتا ہے جناب صاحب
ممدوح نے کہا کہ مین نے من اولہ الی آخرہ کتاب طلسم فرنگ کو دیکھا بیشک صاحب
کتاب نے خوب بشرح و بسط تمام مطالب کو ادا کیا ہے لیکن بسبب طول عبارت خواطر
ناظرین مشوش ہوتی ہین لہذا اگر خلاصہ اس کتاب کا مثل موجز علامہ قرشی کے کہ
علامہ نے قانون شیخ الرئیس کا خلاصہ کیا ہے ہنگام فرصت کیا جاوے تو اس علم کا چرچا بہت ہو
اس واسطے کہ اکثر اشخاص خواہش کتاب طلسم فرنگ رکھتے ہین مگر بوجوہ چند کہ ایک
کمیابی کتاب دوسرے گرانی قیمت سوم طول عبارت بہم رسانی کتاب مذکور سے
قاصر رہ جاتے ہین مجبور باوصف کمی فرصت و قلت بضاعت و ہجوم افکار حسب ارشاد
کرامت بنیاد جناب صاحب ممدوح بلحاظ باقی رکھنے امور ضروریہ لازمہ عامل عمل مقناطیسی
ملتقطاً بکمال اختصار و ایجاز بطور خلاصہ تحریر کیا اور نام اسکا تاثیر الانظار اور تاریخی
نام انوار مخفی رکھا ہے پس جو لوگ اس مختصر کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین گے اور کتاب
طلسم فرنگ بھی اونکی نظر سے گذری ہوگی صاف جانین گے کہ نسبت اس کی۔ ایجاز ہے

طلسم فرنگ سے بعینہ مانند موجز علامہ قرشی خلاصہ قانون شیخ الرئیس سے ہے یعنی جسطرح
قانون ماخذ موجز ہے اسی طرح ماخذ اس مختصر کا کتاب طلسم فرنگ ہے بلکہ اگر یہ رسالہ بمنزلہ
عطر و گل کہ جسطرح اصل عطر کی گل سے ہے اور عطر جدا اور گل جدا عطر کو گل اور گل کو عطر
نہین کہتے تعبیر کیا جاے تو بجا ہے اور اگر رسالہ مختصر علم مقناطیس یا خلاصہ طلسم فرنگ سمجھا جاوے
تو بھی زیبا ہے اور یہ علم لطیف لائق تعلیم و توجہ و بہرہ یابی ہر شخص عقیل و شریف ہے
اور چونکہ اس زمانہ ناپرسان مین بفحواے مسلمانان درگور و مسلمانی در کتاب زبان زد
ہر خاص و عام ہے کہ قدر شناسی معدوم اور قدر افزائی موہوم مگر بملاحظہ حال
قدر شناسی قدر شناسان اہل ہنر قدر افزایان ارباب جوہر امیران فیض گستر نام آوران
عالی گوہر فیض رسان خلائق فیض رسانی کے لائق سراپا علم و کمال معدن انعام و افضال
مہاراجہ بان سنگھہ صاحب بہادر قائم جنگ اور مہاراجہ دگبجے سنگھہ صاحب بہادر
دام اقبالہما معلوم ہوا کہ درحقیقت وجود سراپا جود ان نیرین اعظمین سپہر کامرانی
و قدردانی کا اس عالم شہود مین مغتنمات سے ہے لہذا چند اشعار بطور مدح ممدوحین
درج خطبۂ کتاب کیے کہ تا بقاے کتاب یادگار اہل روزگار رہین اور اہل عالم بذریعۂ آن
حال قدردانی و فیض بخشی صاحبین موصوفین مرۃ اخری لہ نظر فقدان وجود
قدردانان زبان سے نہ کہین

قصیدہ در شان مہاراجہ بان سنگھہ صاحب بہادر قائم جنگ

سر کوب سرکشانست مہاراجہ بان سنگھہ　　سرتاج راجگانست مہاراجہ بان سنگھہ
از جود او زمین چو صدف شد پر از گہر　　ابر گہر فشانست مہاراجہ بان سنگھہ
در قالب دلیری ز مردانگی دلست　　در جسم دہر جانست مہاراجہ بان سنگھہ
ہنگام عصر را نو [illegible] بزم　　بر جملگی عیانست مہاراجہ بان سنگھہ

دهر شناس و قدر شناس هنروران — ذی قدر قدردان است مهاراجه مان سنگهه
استکند بزبان و خاطر جهان روزگار — بی شک و بیگانه است مهاراجه مان سنگهه
راهی بتسلیم دارد و هم عشق و دین — سرور سروران است مهاراجه مان سنگهه
داران خلق چو زر و لعل میکند — مانند بحر و کان است مهاراجه مان سنگهه
در همت و شجاعت و مردانگی وجود — بی مثل در جهان است مهاراجه مان سنگهه
گل گل شگفت خاطر پژمرده جهان — هند از تو گلستان است مهاراجه مان سنگهه
بهر فروغ عرصه گیتی در روزگار — چون مهر آسمان است مهاراجه مان سنگهه
در هر کجا که گوش نهم خلق را مدام — مدح تو بر زبان است مهاراجه مان سنگهه
خنگ فلک بحکم خداوند روزگار — در حکم تو روان است مهاراجه مان سنگهه
پیر فلک بحکم تو مانند چاکران — هر روز و شب روان است مهاراجه مان سنگهه
آسوده ام ز شعبده بازی زال دهر — چون رستم زمان است مهاراجه مان سنگهه
در شاه گنج مثل شهان با شکوه و جاه — دائم بعز و شان است مهاراجه مان سنگهه
سید تقی که هست نمکخوار تو قدیم — عاشق تو بجان است مهاراجه مان سنگهه

قصیده در شان مهاراجه دگبجی سنگهه صاحب بهادر

مهاراجه بهادر دگبجی سنگهه — امیر فیض گستر دگبجی سنگهه
سخن سنجان را بپرورش افتخارست — زهی اشراف پرور دگبجی سنگهه
بهجر فیض مثل گوهر پاک — بچرخ جود اختر دگبجی سنگهه
به پیش پنجه اش هر شیر روبه — هژبران کش دلاور دگبجی سنگهه
چو نیسان در فشان بر اهل حاجت — کند ایثار گوهر دگبجی سنگهه
[illegible] — [illegible] دگبجی سنگهه

بود تا ہمسر گردون معظم ہے — بزور تیغ و خنجر دے گنجے سنگھ
کہ شد ہمرہ و مانع یک جہانے — زخلق خوشش معطر دے گنجے سنگھ
قوی پشت است وعدہ از وفایش — وفارا پایہ دیاور دے گنجے سنگھ
رسانیدہ پایہ سائل بافلاک ہے — نہد دستی چو بر سر دے گنجے سنگھ
ہمانا شد بہ بختان زمانہ — بہ دون آوردہ یکسر دے گنجے سنگھ
باقبال رسیدہ خلق و اکرام — ندارد ہیچ ہمسر دے گنجے سنگھ
خدا دارد ہمیشہ زندہ و خوش — ترا اسے نام آور دے گنجے سنگھ
بزعم اتا قیام دور گردون — بود دائم مظفر دے گنجے سنگھ
قشقی کان مدح خوانت ہست از دل — بچشم لطف بنگر دے گنجے سنگھ

مناظرہ اول بیان احوال مقناطیس حیوانی وجواب چند اعتراضات مشہورہ مین

جاننا چاہیے کہ اس علم مین بہت لوگون نے تحقیقات کی ہے اور اوسکے خاص نتائج لکھے ہین لیکن ہر قسم کے آدمیون نے اکثر اعتراضات کیے ہین کہ وہ حقیقت مین کچھ اصل اور حقیقت نہین رکھتی ہین اسواسطے کہ جن لوگون نے مقناطیس حیوانی کے تاثیرات مشاہدہ کیے ہین اونکی نزدیک اسکا حال آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن ہے قیاس اور دلیل سے نتیجہ اسکا حاصل نہین ہوتا جو شخص مطابق قواعد اور طریق عمل کی عمل مین لاویگا تاثیرات اور حالات اسکی برأی العین معاینہ کریگا اور چونکہ اس علم کی بحث بہت وسیع ہے اور اوسکی فروع بہت کثیر و مختلف ہین عقلمند اور دانشمند ونکی طبیعت مین راست بات کی تحقیق کرنے کا بہت شوق ہوتا ہے خصوصًا ایسی بات کو جو متعجب معلوم ہوتی ہے بلا تامل اور غور وخوض کی قبول نہین کرلیتے چنانچہ ہر علم کی بحث مین یہ بات بہت ضروری ہے کہ محققین تہ دل سے امر راست اور حق کی تحقیق مین کوشش کرین اور بعض قواعد عام کو جو تحقیقات ہر علم مین مسلم پائی جاتی ہین تسلیم کرین اسواسطے کہ موضوع ہر علم کا اوس علم مین مسلم ہوتا ہے اگر یہ بات نہین معلوم تو بحث علمی مین دخل دینا

لا حاصل ہے اور بعض طبائع ایسے ہوتی ہین کہ اگرچہ شہادت قابل قبول کرنے کو واقع ہو لیکن وہ ایسی باتین جو در حقیقت صحیح ہین رد کر دیتے ہین اور کہتی ہین کہ یہ باتین لغو اور ناممکن اور قابل اعتماد نہین ہین یا وجہ ثبوت انکا نہین معلوم ہوتا کہ یہ امور کیونکر واقع ہوتے ہین یا جو خیالات کسی اور علم سے اونکے ذہن نشین ہوگئی ہین یا اثرات ذاتی خصوصاً معلوم ہوتی ہین یا جو باتین ہمکو اپنے مذہب کی رو سے مسلم معلوم ہین اونکے نتائج اوسے تباین کلی رکھتے ہین اور سراسر خلاف ہین لیکن حال یہ ہے کہ جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہے انسان کی ہدایت بحث تعصبات اور تعجبات خصوصاً اون امور کی نسبت کہ دراصل صحیح ہین کمتر زائل ہوتے جاتے ہین اور جسقدر زیادہ واقع ہوتے جاتے ہین لوگ رفع اشتباہ اور موجب یقین ہوجاونکا اثر متصور ہوتا جائیگا چنانچہ جب کوپرنیکس نے اول ہی رائی فرنگستان مین ظاہر کی تھی کہ زمین گردش کرتی ہے اور آسمان کو نہین تو کیا کیا اعتراضات اوس پر ہوئے تھے لوگ کہتے تھے کہ یہ قول محض دروغ اور لغو ہے اسواسطے کہ حرکت آسمان اور آفتاب کی اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین اور زمین کی حرکت نامحسوس ہے پس جو کہ آنکھون سے دیکھین اوسکو نہ ماننا اور جو آنکھون سے نہ دیکھین اوسکو ماننا سراسر خلاف عقل ہے لیکن امتداد زمانہ سے یہ اثر ظاہر ہوا کہ اب فی زماننا فرنگستان مین آسمان کی گردش کا کسیکو اعتقاد نہین اور اسیطرح زمین کو کروی ہونے پر بہت سے اعتراضات پہلی ہوی لیکن بعد امتداد زمانہ یہ بات بھی مسلم مانی گئی اور کلمبس کا حال خیال کیجیے جس شخص نے اول ہی نئی دنیا کو دریافت کیا تھا جب تک وہ مرتبہ اول نئی دنیا سے جہازون پر سمندر پار کرکے واپس آیا تو لوگ اوسکو مکار اور جھوٹا کہتی تھی حالانکہ یہ بات زمین کی کرویت کا نتیجہ تھا ایسا ہی حال اوس شخص کا ہوتا ہے جو مقناطیس حیوانی کے باب مین بحث کرے اور جسقدر زمانہ گذرتا جائیگا لوگونکو اون باتونکی صحت کا یقین آتا جائیگا **سوال** جو باتین مقناطیس حیوانی کے باب مین بیان کیجاتی ہین وہ صحیح قابل اعتبار کے نہین اور ناممکن اور بعید از قیاس ہین اور اگر وقوعی ہین تو اونکی وجہ وقوع کیا ہے

جواب اس بات کے کہنے سے کہ مقناطیس حیوانی کی باتین قابل امکان نہین یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گویا ہم جانتے ہین کہ تمام عالم مین کون سی چیز ممکن اور کون غیر ممکن ہے لیکن جو بڑے بڑے عالم اور فاضل اور حکیم ہین اور جنہون نے تمام عمر اپنی تحقیقات علمی مین صرف کرتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ خدا کی قدرت کی

کچھ انتہا نہیں اس سمجھ نا سمجھ اپنا رسکے ایک قطرہ کی کُنہ حقیقت کو کیسا ہی عالم [illegible]

چنانچہ **فخر رازی** امام محققین نے فرمایا ہے **قطعہ** ہرگز دل من ز علم محروم نشد کم بود ز اسرار کہ مفہوم نشد ہفتاد و دو سال فکر کردم شب و روز معلومم شد کہ ہیچ معلوم نشد اور جناب **خواجہ** [illegible] صاحب مرحوم شاعر دہلی نے بھی مطابق کلام امام فخر رازی کی کہی ہے اور فرمایا ہے **رباعی** آیا جو وجود سو عدم ہوا [illegible] نہ تھی سب جو کچھ کہ مشہور ہوا سمجھے اتنا کہ کچھ نہ سمجھے افسوس یہ معلوم ہوا کہ کچھ نہ معلوم ہوا۔ پس در حقیقت حقیقت کسی شی کی سمجھ میں نہیں آتی ہے الا بقدر انسان کسی چیز کے درپے تحقیق ہوتا ہے اور غوض و فکر کرتا ہے موافق اپنی فہم اور علم کی رسائی کے حال اوسکا دریافت کرکے کچھ نہ کچھ نتیجہ نکال لیتا ہے چنانچہ علم مقناطیس حیوانی کے آثار ایسے ہیں کہ حصول اونکا موقوف اوپر شخص عامل کامل اور مشاق کے اوپر نہیں ہے بلکہ اوسکا بیان اس توضیح سے کیا گیا ہے کہ ہر شخص جسوقت چاہے ان آثار کو پیدا کر سکتا ہے الا آثار علم مقناطیس حیوانی کا باعث وقوع بیان کرنا حقیقت میں بہت مشکل ہے پس حقائق علم مقناطیس حیوانی کو کہ موضوع علم میں ہیں موجود سمجھنا اور پیچھے اونکے واقع ہونیکا سبب دریافت کرنا چاہیے اور سبب کو دریافت نہونے سے اونکو بالکل معدوم اور بے اصل سمجھنا خلاف عقل ہے چنانچہ علم ہیئت میں بہت سی باتیں ایسی تھیں کہ جنکا سبب معلوم نہیں ہوتا تھا لیکن حکما اور منجمین اور متاخرین نے اول اون باتونکو صحیح اور مسلم مانکر اونکے پیدا ہونیکا سبب حتی الوسع دریافت کیا جیسا کہ ایک سیارہ کی حرکت میں کسیطرحکا نقصان پایا جاتا تھا اور اوسکا سبب معلوم نہیں ہوتا تھا جب نقصان کا ہونا مسلم مانکر اوسکے سبب کی تلاش ہوئی تو ایک چھوٹا سیارہ اوسکے قریب دریافت ہوا پس اگر پہلے ہی اوسکی حرکت میں نقص ہونیکو تسلیم نکیا جاتا تو یہ نتیجہ کیونکر حاصل ہوتا الغرض کسی امر کے دریافت کرنیکے واسطے یہ بات ضرور ہے کہ پیشتر اوسکا موجود ہونا مسلم مانا جاوے

سوال مقناطیس حیوانی کا اثر فقط ڈرپوک اور بزدل اور ضعیف الجثہ لوگوں پر خصوص عورتوں پر ظاہر ہوتا ہے اور ایسے لوگونکے بیان کا کچھ اعتبار نہیں ہے

جواب ابتدا میں مقناطیس حیوانی کا اثر ایسے آدمی پر نمایان ہوا ہو کہ جو ضعیف الجثہ ہیں سو اسکے کہ جو لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں اونپر مقناطیس حیوانی کا اثر عموماً جلد اور زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ کہ اس

عمل کی آثار کو دیکھتے ہین وہ جانتے ہین کہ اسکی تاثیر نہایت تندرست و قوی آدمیون پر بھی اسیطرح پر
ہوتی ہے کہ جسطرح عورتون پر اسکے آثار نمایان ہوتے ہین اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ معمول بیشک سوتے ہین اور
کسی طمع اور لالچ سے اپنے اثر سے یہ نمایان کرلیتے ہین اور دیکھنے والے انکو سچا سمجھتے ہین مگر انکو نہین آتا ہے
جواب بہت سی حرکتین ایسی ہین کہ وہ مصنوعی نہین ہوسکتی ہین مثلاً نبض کا تیز چلنا اور دل کا تیز
رفتار مین کم زور ہوجانا روشنی کا آنکھ پر اثر نہونا پتلی کا اوپر کو چڑھ جانا آنکھ کی ہیئت کا حالت عمل مین تغیر ہوجانا
غیر آواز کا سوا آواز عامل کے نہ سننا بعض حالتون مین تکلیف کا بالکل نہ معلوم ہونا اور بعض اعضا مین سختی پیدا ہوجانا
پس ان صورتون مین عامل و معمول پر دھوکا مکاری اور فریب دہی کا گمان نہین ہوسکتا اور [illegible]
ہوتا ہے کہ یہ عمل تکلیف [illegible] دور کرنیکے واسطے کیا جاتا ہے وہ ایسی [illegible] نہین جہان [illegible]
ہو بلکہ پانسو مرتبہ ایک شخص پر عمل کرنا پڑتا ہے تو بعض آثار ایسے نمایان ہوتے ہین کہ انکی نمایان کرنیکی
خواہش نہ انکی پیدا ہونیکی توقع ہوتی ہے اور بہت سے ہین ایسے بھی ہین کہ عمل کے بعض آثار نمایان
ہونیکے واسطے بیس پچاس سو پانسو دن تک عمل کرنا پڑتا ہے اور وہ آثار پیدا نہین ہوتے پس یہ
ظاہر ہے کہ اگر عامل و معمول چاہتا تو ایسی باتین واقع نہین ہوسکتین اور ان آثار کی صحیح اور راست
ہونیکے یہ علامات ہین کہ جب کسی شخص پر اول ہی مرتبہ تم خود عمل کرو یا کسی عامل کو کرتے دیکھے
تو ان علامات کو خوب احتیاط اور غور سے خیال کرو اور جب عمل کی سبب نیند آنی شروع ہوتی ہے
تو آنکھین متغیر ہوجاتی ہین رفتہ رفتہ چہرہ کا انداز اور آواز بدل جاتی ہے بلکہ تمام ڈھنگ سونیوالے کا
متغیر ہوجاتا ہے جس شخص پر عمل ہوتا ہے وہ سوتا ہے اور تاہم آواز سنتا ہے اور باتونکا جواب دیتا ہے جب
پھر جاگتا ہے تو بالکل اسکو حالت خواب کا کچھ حال نہین معلوم ہوتا ہے سوتے مین ہوتا ہے اس مقام پر
یہ بات بھی لکھنی مناسب ہے کہ عمل مقناطیس حیوانی کے جملہ آثار بلا استثنا کسی امر کو لوگون پر خود بخود
بلا ذریعہ کسی مصنوعی ترکیب کے بھی پیدا ہوجاتے ہین چنانچہ بعض امراض مین بعض اعصاب کا خود بخود
اکڑ جانا اکثر دیکھا جاتا ہے بعض اوقات خود بخود آدمی کی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ ایک عرصہ تک اسکو
بالکل بیہوشی رہتی ہے کوئی آواز سنی نہین جاتی ہے روشنی کا کچھ اثر آنکھ پر نہین ہوتا

ناک سی کچھ بیہوشی نہیں جاتا تو اتفاقیہ نہیں رہتا بلکہ تکلیف کا بھی اثر نہیں ہوتا وقوت ... و حواس
بیداری کی حالت خود بخود واقع ہو جاتی ہے اور کبھی جو عجائب آثار خواب بیداری میں نمایاں ہوتے ہیں ظاہر
ہو جاتے ہیں مثلاً اندھیرے میں بند آنکھوں کے ساتھ محسوس چلنا تاریکی میں بند آنکھوں کے ساتھ لکھنا اور چھپا لکھنا اور دور کی
اشیا کو جو حالت بیداری میں نہیں مل سکتی ہیں پا لینا اور دیکھ لینا اور دیا ور کھنا اور غائب بینی کرنا اور حالت
سکوت اعلیٰ کا خود بخود پیدا ہو جانا کہ عمل مقناطیس حیوانی میں یہ حالت سب سے اعلیٰ ہے یہیں غور کرنیکی بات ہے
کہ جب یہ باتیں خود بخود واقع ہو جاتی ہیں تو اس بات میں شک کرنا کہ ترکیب سے یہ آثار ساختہ پیدا ہو سکتے ہیں
معقولیت سے بعید ہے سوال جب ان آثار کو جلسہ عام میں پیدا کرنیکا ارادہ کیا جاتا ہے تو اکثر خطا ہوتی ہے
جو لوگ خطا دیکھتے ہیں فوراً یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ یہ سب عمل بالکل بے بنیاد ہے جواب حقیقت یہ ہے
کہ جو شخص اپنی تحقیق کامل جانکر نہایت اعلیٰ اور نازک آثار کو جلسہ عام میں پیدا کرنیکا دعوی
کرتا ہے تو وہ دراصل ایسے امر کا دعوی کرتا ہے جسپر اوسکو اختیار نہیں ہے اور ایسے شخص کی خطا سے یہ نتیجہ
نہیں نکلتا کہ جب یہ آثار واقع ہوتے ہیں تو فریب سے واقع ہوتے ہیں بلکہ اکثر خطا ہونے سے ایک حد تک
اثبات اس بات کا ہو جاتا ہے کہ حقیقت میں واقع ہوتی ہیں فی الاصل سچ ہیں چنانچہ اگر چاندی کو یہاں تک پگھلا دیں
کہ بہت صحیح ہو ... اسطرح اونگلی ڈبوئی جا سکتی ہے کہ ذرا بھی نہیں جلتی ہے اگر کوئی شخص اس عمل کو
نہ کر سکے تو یہ بات ثابت نہیں ہو سکتی ہے کہ کوئی بھی اس عمل کو بلا تکلف نہیں کر سکتا ہے بلکہ اگر ہزار مرتبہ
یہ عمل کیا جاوے اور ہر مرتبہ یہی یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ عامل کو اس عمل کی ترکیب بخوبی معلوم نہیں ہے
اور جو شرائط اس عمل کی ... میں وہ اوس سے ادا نہیں ہوئی اور اگر ایک مرتبہ بھی ایسا عمل
صحیح ہو جاوے تو سیکڑوں ... کی خطا پہ غالب ہے علی ہذا القیاس حال عمل مقناطیس حیوانی کا ہے
کہ وجوہ وقوع خطا کے بنا اس عمل میں اتنے کثیر ہیں کہ جو شخص احتیاط سے ان آثار کو مشاہدہ کرتا ہے
وہ کبھی بیوقوفی نہیں کرتا کہ ہمیشہ کامیابی کا دعوی کرے خصوصاً آثار اعلیٰ کی نسبت تو ضرور اسطرح کا
وعدہ نہیں کر سکتا **مناظرہ دوم در بیان اسباب او وجوہ وقوع خطا کے**
عمل مقناطیسی میں خصوصاً ان حالات میں کہ جب عمل مذکور جلسہ عام میں کیا جاتا ہے اول یہ بات

عامل کو یاد رکھنا چاہیے کہ معمول کی طبیعت ہر وقت یکسان نہین رہتی ہر نہین ہو کچھ اثر آج معمول پر ایسا کیا
ہو سکتا ہی شاید کل اوسکا ہونا نہایت محال اور مشکل معلوم ہو مثلاً انسان کی عروق کو نظام کا ہر وقت
متغیر ہونا مثل سریع اور بطی اور ممتلی اور خالی اور قوی اور ضعیف ہونی نبض کی ایسی بدیہی بات ہی کہ
اس امر کی نسبت طول کلام ضرور نہین ہی جیسا کہ شاعرون سے نظم کرنا اشعار کا ہر وقت یکسان آسان
نہین ہوتا اور تحریر مضمون کی فصاحت اور بلاغت ہمیشہ ایک درجۂ عالی پر نہین ہوتی ہی تمثیل بلکہ
بعض اوقات اونکی تقریر ایسی ہیچ اور لغو ہوتی ہی کہ اوس سے اونکی مرتبہ مین فرق آجاتا ہی بجای خود اپنی
حالات مین غور کرنا چاہیے کہ کسی کام کرنیکے واسطے طبیعت ہر وقت ایک طور پر حاضر نہین رہتی ہی ہر آدمی کی
طبیعت مین اختلاف ہوتا رہتا ہی کبھی شگفتہ اور کبھی پژمردہ ہوتی ہی پس اسلیے جس شخص کی طبیعت مین
استقلال بدرجہ کمال ہو اوسکے خصائل قابل مدح اور تعریف کے ہوتے ہین اور جن قوتون کا ہماری بدن کی
عروق پر اور نفس پر اثر ہوتا ہی اونکا شمار ممکن نہین اور ہمکو اون قوتونکی موجودگی سے اتنی ناواقفیت ہی کہ ہم
اونکی تاثیر کو روک نہین سکتی پس جو بات ہم سب لوگون کی نسبت راست آتی ہے وہی معمولان
عمل مقناطیسی پر بھی صادق آتی ہی یعنی ممکن ہی کہ آج معمول کی طبیعت شگفتہ ہو اور عمل کی ہونے پر
راضی ہو اور کل اوسکی طبیعت پژمردہ اور عمل ہونے سے رضامند نہو ایک وقت ویسے کوئی اثر خاص نمایان ہو
اور دوسرے وقت ممکن ہی کہ وہ اثر ظاہر نہو بلکہ آثار مختلف پیدا ہون پس چاہیے کہ عامل کسی خاص اثر پیدا کرنیکا
کہ جو اکثر اوس سے خلوت مین پیدا ہوا ہی جلسۂ عام مین کبھی دعوی نکرے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو آزمایش
خلوت مین بہت دفعہ پوری اوتری تھی وہ جلسۂ عام مین خطا کر جاتی ہے اور یہ بات بھی تحقیق ہو
کہ عمل مقناطیسی مناقض یعنی عامل کے علاوہ اور لوگون کے جوہر مقناطیسی کا اثر معمول کی طبیعت مین
بہت خلل پیدا کرتا ہے یہ مناقض اثر ایسا ہوتا ہی کہ معمول کو جو قدرت اعلی آثار عمل مقناطیسی کے
نمایان کرنیکے واسطے حاصل ہوتی ہی وہ بعض اوقات بالکل مفقود ہو جاتی ہے اور اکثر
یہ مناقض اثر ایسا قوی ہوتا ہے کہ معمول کو نہایت تکلیف ہوتی ہی بلکہ بیماری پیدا
ہو جاتی ہے پس در حالیکہ بہت لوگ معمول کے گرد جمع ہون سوای خطا کی اور کسی امر کی امید

نکلتی ہیں تو بھی مختص ہے اور اگر بعض اوقات خطا ہو تو اوس سے فقط یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض معمولون پر
اس مناقض کا اثر کم ہوتا ہے اور اگر بعض مشاہدین کی طبیعت مین یہ بات بھی ہوتی ہو کہ معمول مکار ہے
تو اس بات کو ذہن نشین کیے ہو جس سبب سے معمول پر ضرور ناقص اثر ظاہر ہوتا ہے خصوصا جب کہ ایسے معمول کی طبیعت
زیادہ اثر پذیر ہو اور کوئی شخص ایسا وہان موجود ہو کہ جسکی قوت مقناطیسی کا اثر معمول پر عامل کی قوت سے
زیادہ ہوگا اوسکی طبیعت مین اس طرح کا خیال بھی نہ پیدا ہو کا اثر اوس غیر شخص کو قوی اثر ہے تو مقصود
ہو جاتا ہے اور جلسہ عام مین ایسے ہی باعث سے اکثر خطا ہو جاتی ہے ایک مضبوط اور معقول دلیل اس بات کی یہ ہے
کہ معمول کو حالت عمل مین غیر اشخاص کے خیالات کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہے اور یہ خیالات کہ جو بسبب
شرکت کی دریافت ہو جاتے ہین وہ اوسے بیان کرتا ہے اور واقع مین وہ خیالات واقع مین اوس عقل عامل کے
ہوا کرتے ہیں کہ سواے اون آثار کے جو بر سر موقع قدرتی پیدا ہوتے اون آثار کو پیدا کرتے ہیں اور عامل کو بھی یہ پیدا
باعث خطا کے ہوتے ہین مثلاً ایک باعث یہ ہے کہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ یقین غلط ہے کہ جب عمل کیا جاتا ہے تو
ہمیشہ ایک ہی سے سب معمولون پر آثار نمایان ہوتے ہین جبکہ اگر ایک معمول پر مختلف طرح عمل مین مثلاً
خواب بیداری مین جو جو آثار واقع ہوتے دیکھے ہین تو خیال ہوتا ہے کہ اور معمولون پر بھی وہی آثار اوسی
ترتیب کے ساتھ واقع ہونگے اور غلط فہمی سے لوگ کہتے ہین کہ جو ہم نے پہلے آثار عمل مشاہدہ کیے ہین
وہی پھر دکھا دو عامل بھی توقع رکھتا ہے اوسکے دکھانے کی کوشش کرتا ہے لیکن یہ معمول ایسا ہے کہ پہلے
معمولون کی نسبت اسپر آثار کم نمایان ہوتے ہین یا معمول کسی اور طرح حالت عمل مین ہوتا ہے اسوجہ سے
عامل اور ناظرین کو ناواقفی سے جو امید مشاہدہ آثار کی کر رکھی تھی وہ پوری نہین ہوتی پس چاہیے کہ ہر
عمل کے وقت اوسکے آثار کو بجاے خود دیکھا نسبت آثار دیگر عمل کے دیکھے کیونکہ اگرچہ بعض قواعد
عام ہر عمل کے آثار مین ایک ہی ہین لیکن جزئیات مین مختلف مرتبہ اور مختلف قسم کا اختلاف
واقع ہوتا ہے یعنی مختلف معمولون پر جب عمل کیا جاتا ہے تو مختلف آثار نمایان ہوتے ہین مثلاً کسی پر حالت خواب
بیداری کسی قسم کی واقع ہوتی ہے اور کسی پر کسی قسم کی بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ جب حالت روشن
نمائیتی کی حالت اون پر طاری ہوتی ہے اوس حالت مین سواے عامل کے اور کسی کی آواز وہ نہین

سنتے ہین بعض ہر ایک کی آواز سنتے ہین اور بلکہ قوت شنوائی اونکی اکثر تیز ہوجاتی ہی اور بعض فقط عامل کی
بات کا یا جسکو عامل اوسکے ساتھہ ربط دلادی جواب دیتے ہین اور بعض ہر کسی کی بات کا جواب
دیتے ہین بعض معمول کو اپنی ذات کا ہوش رہتا ہی اور بعض کو نہین رہتا بعض کو واسطے یہ ضرور ہی
کہ جس چیز کو وہ قوت غائب بینی کے ذریعہ سے دیکھین وہ اونکی جسم سے ملحق ہو بعض کو واسطے یہ بات
ضرور نہین ہی بعض معمول اپنے جسم کے اندر کا حال ذرا ذرا ہو بہو دیکھہ لیتے ہین اور اوروں کے بھی
جسم کا حال دیکھکر مفصل بیان کردیتے ہین اور بعض کو کچھہ ایسا حال نظر نہین آتا ہی بعض کی نگاہ
باطنی فاصلہ پر کام کرتی ہے اور بعض کی نہین بعض کو یہ قدرت ہوتی ہی کہ بند خط اور بند صندوق کے
اندر رکھے ہوے خط پڑھہ لیتے ہین بعض کو یہ قدرت تو نہین لیکن یہ قدرت ہوتی ہی کہ ہمارے جی کی
باتین دریافت کرلیتے ہین اور جی کی بات دریافت کرلینا ایسا کام ہی کہ اسکا نا اون معمولون سے
نہو سکے جو بند خط پڑھہ لیتے ہین ایک ہی اثر کی ظہور مین اتنے اختلاف ہین کہ مختصر بیان کیے گئے
حاصل ان سب کا یہ ہے کہ سب معمولون مین ایک ہی سے نتائج عمل کے ظاہر ہونے کی امید رکھنی
امر لغو ہے ایک اور یہ بھی باعث خطا کا ہی مثلاً عامل ایک معمول پر عمل کرتا ہی اور جو بعض بعض
آثار معمولی غائب بینی کی قوت کی ہین وہ نمایان ہوتے ہین اوس وقت ناظرین کہتے ہین کہ ہم
معمول کی قوت غائب بینی کا امتحان کرنا چاہتے ہین اور سبکو یہی یقین ہی کہ معمول مکار ہی اور
اوسپر مکاری ثابت کرنے کو مستعد ہین چنانچہ اوسکی آنکھون پر پٹیان اور روئی اور کپڑے روئی کے
بند ہوواتے ہین اس اشتباہ سے کہ معمول دیکھتا ہی پس ایسی باتون سے معمول کی طبیعت مین
بہت حرج ہوتا ہی خصوصاً درحالیکہ اوسکی طبیعت نازک اور بہت اثر پذیر ہو غرض کہ ایسے
حالات مین اگر عمل خطا کرے تو اس خطا ہونے سے کچھہ بھی قباحت ثابت نہین ہوتی بلکہ حیرت و استعجاب کی
یہ بات ہی کہ اکثر باوجود ایسے ناقص بند و بستون کی بھی بعض معمولین کی قوت غائب بینی مین کچھہ فرق
نہین آتا ہی جیسا چاہیے کہ جس شی کی نظر آنیکا معمول سے امتحان کیا جاوے وہ ایسی جگہ رکھی جاوے کہ
معمول کی نظر کا پہونچنا وہان تک ممکن نہو پس اسطرح کی امتحان سے معمول کی طبیعت مین بھی کچھہ

سرج ہوگا اور عامل کو چاہیے کہ جسطرح قدرتی آثار کا ظہور ہوتا ہے اوسیطرح تجربہ میں ہو واقعہ اتفاقیہ
بعض اوقات یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ چونکہ یہ عمل مقناطیس حیوانی کے خطا ہو جاتا ہے اسلئے ...
شبہ ہوتا ہے اس عمل کا پورا ہونا ممکن ہے جواب اسکا یہ ہے کہ جب یہ عمل جلسہ عام میں اگر ...
کیا جاوے تو یہ اعتراض وس حال میں اکثر راست آتا ہے لیکن یہ عمل اگر خلوت میں کیا جاوے تو جو باعث کہ
امور باعث خطا کہے ہیں اون سے مجملہ خلاصی حاصل ہوتی ہے ہر چند خلوت ہے تاہم بعض امور باعث خطا کے
ایسے ہوتے ہیں کہ اونمیں سے چند اتفاقیہ ہیں جن پر ہمارا اختیار نہیں مگر خطا سے ہر ایک کہ خطا ہو جانا یہ ہے کہ
عمل کی تحقیقات کیواسطے ناقص نہیں ہے ایسی تحقیقات علمی کوئی نہیں جسمیں خطا واقع نہ ہوتی
اور جتنا تجربہ مجھکو ہوا ہے اوس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ جو شخص صبر اور استقلال کے ساتھ خلوص
دل سے اوسکی راست کی تحقیق کریگا نیت سے مقناطیس حیوانی کے عمل کی مشق کریگا تو بہت یا دیر
جلد خواہ دیر میں بڑی بڑی حقائق علم مذکور کے مشاہدہ کریگا اور اوسکا علم بہم پہونچا یگا ...
ہر قوم کے فہمیدہ اور عقیل اور ذی علم اس بات کو مانتے ہیں کہ علم مقناطیس حیوانی ...
اس علم کی اسنی کو باب میں معقولیت بحث کرتے ہیں فرق اتنا ہے کہ کسیکا اعتقاد ...
بہت آدمی یہ تو مانتے ہیں کہ خواب مقناطیسی اور تشنج مقناطیسی وغیرہ وقوف منقسم اور بعض بعض آثار اور ...
ہو جاتے ہیں لیکن جو آثار اعلی مثل شرکت خیال اور غائب بینی کے ہیں اونکا ماننا اونکی طبیعت گوارا
نہیں کرتی مگر امید قوی ہے کہ بعد اسکے تھوڑے زمانہ کی آثار اعلی کو بھی وہی لوگ ماننے لگینگے اکثر
اتفاقیہ سوال ہوتا ہے کہ معمول کتنی دیر تک سوویگا تو معمول فوراً جواب دیتا ہے کہ دس یا پندرہ یا
چالیس منٹ تک سوونگا اور امتحان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو وقت اوسنے بتایا تھا درست تھا اور معلوم ہوا
یہ بات ہے کہ عامل معمول کو حکم دیتا ہے کہ گھنٹہ بھر یا دو گھنٹے یا تین گھنٹہ سونا اور معمول اوتنی ہی دیر
سوتا ہے ایک پل کا بھی فرق نہیں ہوتا ہے اور اگر عامل کوئی چیز کھانے کی قسم کی اپنے منہ میں ڈالے ...
لیتا ہے یا چوکہ معمول اوسے نہیں دیکھ سکتا ہے مگر فوراً منہ کو ویسی حرکت دینے لگتا ہے گویا
کوئی چیز اوسکے منہ میں ہے اور حقیقت میں اوسکے منہ میں کچھ نہیں ہے ... اور جیسا مزہ ...

ہاتھ میں ہو یا کسی جگہ رکھی ہو بتا دیتا ہے جو چیز اعمال کی نظر میں نہ ہو وہ بتا دیتا ہے مثلاً اگر نباتات عامل کو
منظور ہو تو یہی کہتا ہے کہ میں نباتات کھاتا ہوں علی ہذا القیاس اسپر یہ شرکت ذائقہ کی
صورت کا ثبوت ہے علاوہ اسکے معمول کہنے لگتا ہے کہ میں فلان شخص کو دیکھتا ہوں اور کسی
کمرے کا حال بیان کرنے لگتا ہے جسکو اوسنے کبھی پہلے نہ دیکھا تھا اور جس آدمی کو وہ دیکھتا ہے
اوسکی پوشاک نہایت ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے کہ وہ کس کام میں مصروف ہے پس یہ قوت غائب
بینی کا ثبوت ہے جو پردہ کے پیچھے دیکھتے رہتے ہیں اور چونکہ خواب بیداری خود بخود بھی واقع ہوجاتا ہے
لہذا کسی شخص کو عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے خواب مقناطیسی کے واقع ہونے میں شک
نہیں ہوسکتا ہے اگر خواب واقع ہو تو اوسکے آثار بھی واقعی ہیں چنانچہ ایک اثر اوسکا یہ ہے
کہ معمول کی قوت متفکرہ زیادہ کامل ہوتی ہے اور یہ اثر ایک خاص حالت میں معمول پر ایسا عمل
کیا جاتا ہے کہ بیان ہوتا ہے حقیقت میں یہ نہایت حیرت پیدا کرتا ہے چنانچہ کمال حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص کو
قوت متخیلہ اور ادراک بھی حاصل ہے اور مضمون کا خیال بھی کرتا ہے اور بولتا بھی ہے اور معمول حالت میں
اپنی حرکات وقت خواب کا کچھ بھی ہوش نہ ہو اور چونکہ یہ باتیں ناظرین بار بار دیکھتے ہیں اسواسطے
سوائے یقین کرنیکے اونکو چارہ نہیں ہوتا علم مقناطیس حیوانی کو حاصل کرنیکے واسطے ایک یہ بھی وجہ ہے
کہ بہت سے آدمی اپنی اصل نیت کو اہل دنیا اور عالم اور بزرگ کی تعظیم اور لحاظ اور خوف سے ظاہر
نہیں کرتے ہیں اور اس علم کے سبب سے معمول ہر ایک کی نیت اور طبیعت کا حال صاف صاف
بتا دیتا ہے اسواسطے وہ لوگ اپنی خباثت باطنی کو ظاہر ہوجانیکے خوف سے نہیں چاہتے ہیں کہ اس
علم کو فروغ ہو اور ہر ایک اسکی تحقیقات کی طرف متوجہ ہو بہت سے اطبا بھی ایسے ہیں کہ وہ عمل
مقناطیسی کے قائل اور عامل ہیں اور عند الضرورت واسطے تشخیص مرض اور تحقیق حال مریض کے
اوسکو مستعمل کرتے ہیں لیکن اس خوف سے کہ جو اعلیٰ درجہ کے طبیب ہیں وہ اس سبب سے اونکے علم کو
ناقص جانینگے تو اس علم کی بدولت جو حال مریض کی تشخیص [illegible]
[illegible] اس عمل کو [illegible]

خاص مین یہ عمل بہت بکار آمد ہی اور تشخیص مرض مین نہایت معین ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ عمل
مقناطیسی بذاتہ ایسی شی ہے کہ اوسکی تاثیر عروق پر بہت ہوتی ہی اور اسیواسطے اوسکی استعمال سی اون
بیماریون کو جو عروق سی متعلق ہین مثل فالج و تشنج و جنون وغیرہ کی بہت نفع ہوتا ہی اور اکثر مجربین نی معاینہ
کر دیا ہی کہ عمل مقناطیسی سی ایسی بیہوشی پیدا ہوجاتی ہی کہ عمل جراحی بلا تکلیف کی ہو سکتا ہی اور ہمکو امید قوی اور
یقین کا مرتبہ ہی کہ تھوڑی ہی عرصہ مین ہر طبیب کو خواہ تو آپ اس عمل کی مشق کرنی پڑیگی خواہ یہ ہوگا کہ اور
آزمودہ کار عالمون سی دریافت حال کر لیا کرینگی جسطرح جراح اور دائیان و سینگی والیان اس قسم کی پیشہ ور لوگ
طبیب کے زیر حکم رہتی ہین اسیطرح وہ لوگ جنکی طبیعت کو اسطرف میلان ہوگا عامل و معمول پیشہ ور ہوجاوینگے

مناظرہ سوم اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حقائق علم مقناطیسی صحیح ہون تو اسی یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہی کہ ایک آدمی کی تاثیر
اور نیز آدمیون پر اس قسم کی ہوتی ہی جو خدا تعالی کو بخشنی منظور تھی تو اسکا ہم یہ جواب دیتے ہین کہ اگر حقائق علم مقناطیسی
صحیح ہین تو بدیہی یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جسطرح خداوند تعالی نی اور قوتین انسان کو اوسکے نفع کے واسطے
بخشی ہین اوسیطرح یہ قوت مقناطیسی بھی اوسکے منفعت کیواسطے عطا فرمائی ہی چنانچہ ایک ادنی نفع
اس علم کا یہ ظاہر ہے کہ آدمی کو اگر کچھ جسمی تکلیف ہوتی ہی تو اس عمل کی ذریعہ سی دور ہوجاتی ہی
اور جسطرح عالم مین بہت سی لطیف جوہر اور قوتین موجود ہین اور اونکی تاثیرات کا جا بجا ظہور ہی اوسیطرح
اسکو بھی سمجھنا چاہیے اور بالفرض اگر یہ قوت بعض حالتون مین مضر بھی ہو تو ایسا ہی حال اور قوتون کا
بھی ہے مثلاً روشنی عقل و دانش کہ عمدہ ترین نعمتہای جناب باری ہی اور سراسر نفع انسان اوس سی
متصور ہی کبھی یہ بھی باعث مضرت ہوتی ہے مطابق مصرعہ مشہور مصرعہ ای روشنی طبع تو بر من
بلا شدی ہوا اور جسطرح سی کہ آگ جلا دینے کے وقت مضر معلوم ہوتی ہی لیکن اوسکے منافع مثل طبخ طعام
وغیرہ اس مضرت سی بہت کثیر ہین پس ایسا ہی حال عمل مقناطیس حیوانی کا سمجھنا چاہیے کہ اسمین بھی منافع
کثیر ہین اور مضرت قلیل یعنی اگرچہ نہایت قبیح کامونکے واسطے بھی یہ عمل مستعمل ہو سکتا ہی لیکن دنیا مین کوئی
قوت بشری اور کوئی شی ایسی نہین ہی جو خبث طینت انسان کے سبب سے برے طور پر کام نہ آسکے چنانچہ بارود کا
اچھا استعمال یہ ہی کہ پہاڑونکو اس سے اوڑا دیتے ہین اور برا استعمال یہ ہی کہ آدمی کی جان کو اوسکی ذریعہ سی تلف کرتے ہین

اور یہ بھی عمدہ تاثیرات عمل مقناطیسی سے ہی کہ جو امور معیوب نہین ہین یا جو بذاتہ اچھے ہین اونمین معمول
عامل کے حکم کو بلا عذر مان لیتا ہی اور عموماً مدرکہ معمول کا اور خیالات اور اخلاق اوسکے حالت خواب مین
نہایت عالی اور مضبوط ہوجاتی ہین اور ہر چیز جو چھوٹی یا بڑی یا کمینی ہوتی ہی معمول متنفر ہوتا ہی چنانچہ
اگر عامل چاہتا ہی کہ معمول کوئی راز کی بات جو اوسکو حالت خواب مقناطیسی مین معلوم ہوئی ہو آشکار کردے
تو معمول اوسکو ہرگز نہین ظاہر کرتا ہی اور اگر کوئی اس بات مین کوشش کرے کہ معمول سے کسی امر قبیح کا ارتکاب
کرایا جاہیے تو اوس شخص کو جلد دریافت ہوجائیگا کہ معمول کو اس بات کا بہت درست ہوش ہی کہ کیا کیا
باتین اخلاق کی روسے واجب ہین اور کیا کیا نہین بلکہ بعض باتونکا اوسکو ہوش بہ نسبت بیداری اصلی کی حالت مین
زیادہ ہوتا ہی اور اکثر حالتون مین معمول کے چہرہ پر زیادہ لطافت پائی جاتی ہی اور اوسکے خیالات بھی
زیادہ لطیف اور طبیعت فرشتونکی سی ہوجاتی ہی اور حالت خواب بیداری خواب حقیقی کی حالت
نہین ہی بلکہ ایک ایسی حالت ہی کہ اوسمین قوت باصرہ ظاہری مفقود ہوجاتی ہی اور اوسمین فقط بیداری ہی
نہین رہتی ہی بلکہ اخلاق اور ادراک بہ نسبت حالت اصلی کے زیادہ ہوجاتی ہین معمول کی تقریر اوسکی تقریر
اصلی سے زیادہ فصیح اور شستہ اور عالی ہوتی ہی اور عامل کی متابعت عموماً اوتنی ہی کرتا ہی کہ جہان تک
اخلاق اور کار واجب مین خلل نہ پڑے اور اگرچہ علو طبیعت ایسے معمولون کی کہ جنکی طبائع بذاتہ عالی ہین زیادہ
ظاہر ہوتا ہی لیکن کم و بیش ہر معمول کی طبیعت کو جلا ہوجاتی ہی اکثر لوگ اعتراضاً یہ کہتے ہین کہ اگر حقائق
قوت غائب بینی سچ مانی جاوے تو اس سے ثابت ہوگا کہ غائب بین کو علم کل حاصل ہوتا ہی اور چونکہ یہ بات
ناممکن ہی اسواسطے غائب بینی کی قوت بھی حقیقت مین راست نہین ہی جواب اسکا یہ ہی کہ درحالیکہ ہم دیکھتے ہین
کہ معمول کو فاصلہ کا حال نظر آتا ہی اور سیکڑون معمولونمین یہ بات دیکھی گئی ہی تو قوت غائب بینی کی سچ
ہونے مین شبہہ نہین باقی ہی اگرچہ غائب بین کو بصر ظاہری یعنی آنکھونسے کہ وہ دونون بند ہوگئی ہین کوئی
شی معلوم نہین ہوتی ہی لیکن وہ بصر باطنی سے بلا وساطت چشم اور روشنی ظاہری کو اسطرح دیکھتا ہی
کہ در و دیوار یا اور کسی شی کے حائل ہونے سے اوسکے دیکھنے مین خلل واقع نہین ہوتا ہی اور صورت و رنگ و روشنی اور
الوان مختلفہ کا قوت باصرہ کہ بلا وساطت چشم اور روشنی ظاہری کے محسوس اور معلوم [illegible] اگرچہ تعجب کی بات

نہیں ہو بہت آسانی سے ہر ایک کے قیاس مین آسکتی ہو مثلاً جب آنکھین بند کر لیجاوین بلکہ اوپر
ہاتھ بھی رکھ لیا جاوی تو اوس وقت اگر نظر غور سے دیکھین تو کیا کیا رنگ اور کیا کیا اشکال ہوائی نہایت
باریک و عجیب و غریب دکھائی دیتی ہین کہ بیان اوسکا نہیں ہو سکتا یہ امر متعلق مشاہدہ سے ہی پہلے [illegible]
غائب بین دراصل حقیقی چیزونکو کسی ایسے ذریعہ سے دیکھتا ہی کہ جسمین مثل روشنی ظاہری کے صورت و شبیہ [illegible]
کو قوت باصرہ تک پہونچانے کی حاجت نہین ہوتی ہی اور آئندہ اسکا حال مفصل و مشرح [illegible]
کہ وسائل بصر کی نسبت کیا کیا باتین ہمکو دریافت ہو سکتی ہین لیکن ماہیت اور حقیقت [illegible] اون وسائل
باطنیہ کی کچھ بھی ہو اونکے ذریعہ اور وسیلہ کے مشاہدہ اور معاینہ سے غائب بین کو علم کل کا حاصل ہوتا [illegible]
نہیں ہی بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ غائب بین کو قوت سب چیزونکے دیکھنے کی حاصل نہیں ہوتی ہی بلکہ قوت
غائب بینی صریح محدود اور مختلف طور پر ہوتی ہی اور درحقیقت یہ بات ہی کہ غائب بین بیانات [illegible]
ہوتی غلطیان کرتے ہین اور خاص مشکلات اونکو پیش آتی ہین مثلاً غائب بینونکو قوت تمیز [illegible]
واقعات کی اثر اور اون آثار مین جو صورت خاص غائب بینی مین واقعات گذران سے پیدا ہوتی ہین تمیز نہین ہوتی
وجہ اسکی یہ ہی کہ دونون صورتونمین جو آثار پیدا ہوتی ہین بصر باطنی پر دونون برابر ہی کا اثر [illegible] ہوتی ہین
کبھی التباس ہو آثار تلقین اور دریافت خیال کے ذریعہ سے ہوتی ہین اونمین اور اون آثار مین جو حقیقی اشیا
ظاہری کے دیکھنے کے سبب سے پیدا ہوتی ہین فرق کرنا ممکن نہیں ہوتا اون سب مین تمیز کرنا ہمارا کام ہی
[illegible] ہی درحالیکہ ہماری آنکھون کے سامنے جو چیزین موجود ہوتی ہین اونکے دیکھنے مین ہمکو اشتباہ
اور غلطی ہو جاتی ہی تو اس صورت غائب بینی مین زیادہ تر احتمال وقوع اغلاط ہی اور اگر بالفرض سب
چیزونکو دیکھنے کی بھی قوت حاصل ہو جاوی تو بھی اس قوت سے عقل ہیچ [illegible] اور علم کل حاصل ہونا ممکن
نہیں ہی اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ جب کبھی مطابق اظہار غائب بین اشیا ظاہر میں موجود
نہیں ہوتے تو ہم اوسکے بیان غلط سمجھ لیتی ہین اور جب ہم خوب اچھی طرح غور اور امتحان کرتے ہین تو معلوم
ہوتا ہی کہ غائب بین کا بیان درست و راست تھا اور ہمارا خیال غلط تھا اور وجہ ہمارے غلط فہمی کی
یہ ہوتی ہی کہ جو خیالات ہمارے ذہن مین پہلے سے جمے ہوے تھے وہ دھوکا دیکر بہکاتے تھے

اعتراض بعض لوگ جو حقائق مقناطیسی کو تسلیم کرتے ہیں وہ بھی معترض ہوتے ہیں کہ یہ عمل جادو ہے اور دین کی کتابوں کی رو سے ممنوع ہے اسکے جواب کئی ہیں اول یہ ہے کہ یہ اعتراض ابتدا میں علم اور ہیئت اور کیمیا کی نسبت بھی ہو چکے ہیں اور جو لوگ جاہل تھے وہ اپنی نسبت زیادہ ہوشیار اور عقلمندوں کو ساحر اور جادوگر کہا کرتے تھے دوسرے یہ کہ اگر جادو سے یہ مراد ہے کہ خلاف قواعد قدرت آثار پیدا ہوتے ہیں تو عمل مقناطیسی جو موافق قواعد قدرت ہے اس جرم جادو سے بری ہے اور جن لوگوں کو برا ماننا چاہیے وہ وہ شخص ہیں جو قدرتی علم کو بد اور قبیح کاموں کے واسطے دھوکہ بازی اور مکاری میں استعمال کرتے ہیں اور لوگوں کو فال گوئی کے بہانہ سے دھوکا دیتے ہیں اور جو لوگ کہ خدا تعالی کے مصنوعات کی نسبت تحقیقات کرتے ہیں اور عجائبات قدرت مشاہدہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں اور ہر صنعت عجیب کی نسبت صانع حقیقی کی طرف کرتے ہیں وہ اپنی نیک نیتی اور خوش نہادی سے اس علم کو اچھے مطالب کے واسطے کام میں لاتے ہیں اونکی نسبت یہ قول راست نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ فن ممنوع کو استعمال کرتے ہیں چنانچہ جب میں بعض آثار عمل مقناطیسی کا حال مفصل لکھونگا تو واضح ہوگا کہ اس علم کے ذریعہ سے بہت ایسے امور حل ہو جاتے ہیں جنکو لوگ سمجھتے ہیں کہ شیطان کے سبب سے واقع ہوتے ہیں مثل آسیب وغیرہ کے اعتراض بعضے لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ عمل مذکور کے استعمال کے سبب کفر اور دہریہ پن پیدا ہوتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اس عمل کے استعمال سے کفر نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ ایمان کامل ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ماہیت کا کسیکو کچھ بھی علم نہیں ہے کہ یہ کیا طلسم قدرت ہے اور خدا تعالی جل شانہ کی قدرت کی بہت سی عجیب صنعتیں اس علم کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہیں اور اگر معترض کا مدعا یہ ہے کہ اس عمل اور علم سے فنا روح ماننا پڑتا ہے کہ حصول ادراک بلا واسطہ حواس خمسہ ظاہری مستلزم فنا روح ہے تو اس کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ معترض آثار عمل سے مطلقاً واقف نہیں ہے اسواسطے کہ اون آثار کا نتیجہ بالعکس اوسکے مفہوم کے نکلتا ہے اور جو لوگ نہایت عقیل و فاضل کامل ہیں وہ اون آثار کو دیکھکر یہ کہتے ہیں کہ روح کا غیر مادی ہونا اور فانی نہ ہونا اون آثار سے

بہت صفائی اور خوبی سے ثابت ہوتا ہی چنانچہ غائب بینی کے آثار مین نفس ناطقہ کا جسم سے علحدہ
فاعل ہونا مشاہدہ ہوتا ہے اور جسم کے فعل سے نفس ناطقہ کا فعل بالکل جدا ہوتا ہی اور یہ دلیل صحیح ہی
اس امر کی ہے کہ مادہ اور روح مین لا انتہا اختلاف ہی غور کرنا چاہیے کہ ادراک کا حواس ظاہری کے
ذریعہ سے علاوہ پیدا ہونا روح کے لافانی اور قدیم ہونیکے نسبت کیونکر شک پیدا کرسکتا ہے بلکہ
حقیقت مین اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ نفس ناطقہ کو ادراک اور حس کے پیدا کرنے مین مادہ ظاہری پر
اتنا اتکال نہین ہی جیسا ہماری خیال مین پہلے تھا یعنی بوساطت حواس ظاہری کے نفس ناطقہ کو
ادراک ہوتا ہی علاوہ اسکے لفظ دہریہ پن جو معترض استعمال کرتا ہی یہ لفظ اس محل مین ایسا مبہم ہی
کہ کبھی کوئی شخص اسکے معنی اچھی طرح نہین سمجھا سکتا ہی اسواسطے کہ اگر کسی سے دریافت کیا جاوے کہ
مادہ کی تعریف کیا ہی تو وہ سوای خواص مادہ کو اوسکی حقیقت کو نہین بتا سکیگا یعنی تعریف اوسکی
ذاتیات سے کہ جنس قریب اور فصل قریب ہی نہ کرسکیگا بلکہ تعریف رسمی کریگا مثل اسکے کہ مادہ وہ چیز ہی جو جگہ کو
روکتا ہی یعنی قابلیت تمکن کی رکھتا ہی اور امتناع تداخل اوسکی صفت ہی اور اوسمین وزن اور کشش اور
جذب ہوتا ہی علی ہذا القیاس پس یہ امر قابل لحاظ ہی کہ مادہ کوئی شی ایسی ہی جو حقیقت اوسکی ان خواص سے
جدا اور علحدہ ہی اور کوئی ایسا جوہر ہے جسکی یہ سب خواص اور اعراض ہین اور یا مادہ مجموعہ ذرات کا
نام ہی کہ جسکے بعض خواص معین ہوتے ہین یا مادہ فقط نقاط ہندسیہ کی مجموعہ کو کہتے ہین جو گویا مرکز ہین
جنمین بعض قوتین کشش اور تنفر کی فاصلہ معین تک پھیلتی ہین اس صورت مین کیا قوت جاذبہ قوت کشش
نہین ہی کیا قوت شرکت اور قوت اتصال قوت جاذبہ سے جدا ہی کیا خاصیت امتناع مداخل یعنی تمکن کی
قوت اور نیست و نابود ہونیکے قابل نہونے کی قوت قوت تنفر نہین ہی کیا جوہر مقناطیسی کشش اور تنفر کی
قوت سے نہین بنتا ہی کیا یہ امر محال ہی کہ حرارت اور روشنی فقط قوت کشش اور تنفر سے بنی ہوئی ہو پس اگر
ان سب قوتون کو موجود ہونے سے ہمارے حواس پر ایسا ہی اثر پیدا ہو جیسا مادہ کے سبب سے پیدا
ہوتا ہی تو ممکن ہے کہ مادہ بلکہ خواص مادہ کہ فقط انکو ہم جانتے ہین ان قوتون کو اجتماع کا نتیجہ ہون
پس ایسے سوال کا جواب آسانی سے سمجھ مین نہین آتا ہی فقط اتنی بات ہمکو مادہ کی نسبت ضرور

معلوم ہی کہ مادہ اپنے خواص سے علحدہ ہماری قیاس مین نہین آسکتا ہی یہی خیال ہی کہ ہم مادہ کو ایک قوت یا مجموعہ بہت سی قوتون کا تصور کرتے ہین اور جب مادہ کی تعریف کما حقہ ہم نہین کر سکتے ہین تو غیر مادہ کی تعریف کیونکر کر سکین گو یا وقتیکہ ہم نہ جانین کہ مادہ کیا چیز ہے یہ کیونکر جان سکتے ہین کہ غیر مادہ کیا ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے وہ کون چیز ہی کہ جسکو مادہ نہین کہتے اسواسطے کہ اگر ہم مادہ کی یہ تعریف کرین کہ وہ جگہ روک لیتا ہی تو غیر مادہ اوسکو کہین کہ جو جگہ کو نہ روکے تو ایسی شے کوئی خیال مین نہین آتی جو جگہ کو نہ روکے زیادہ سے زیادہ یہ نسبت کہ وہ لطیف مثل ہوا کے ہوگی تو بھی وہ جگہ کو روکیگی گو بحس ظاہری محسوس نہووے اگر یہ تعریف کرین کہ مادہ اوسے کہتے ہین جو نیست و نابود نہین ہوسکتا ہے اسکا مآل یہ ہوتا ہی کہ مادہ قدیم یعنی لافانی ہی اور اسی وجہ سے ایک ذرہ کو مادہ کو بھی ہم نیست و نابود نہین کر سکتے ہین فقط اتنا ہمکو اختیار ہی کہ اوسکی صورت و جگہ بدل دین مثلاً کوئلہ آتش خانہ مین جو کوئلے ڈالے جاتے ہین تو کوئلے کی حیثیت نابود ہو جاتی ہی مگر مادہ اوسکا کاربن ہوکر دھوان اور ہوا ہو باقی رہ جاتا ہی اوسکو ہم فانی نہین کر سکتے ہین اسیطرح اگر ہم یہ قیاس کرین کہ روح کسی قسم کا مادہ لطیف سے بنی ہوئی ہی اور جگہ روکتی ہی یعنی جسم مین ہی تو اس قیاس سے بھی اوسکا قدیم ہونا معلوم ہوتا ہے اور درجہ اخیر پر یہ بات قرار پکڑتی ہی کہ اس زندگی مین ہمکو روح اور نفس ناطقہ کا علم فقط اسی طور پر ہی کہ ہم اوسکو مادہ ظاہری کے ساتھ شامل دیکھتے ہین جسطرح زندگی مین وجود خیال کا بغیر مغز سر کے کہ محل خیال ہے خیال محال ہی اور خیال کی نسبت ہم اتنا ہی کہ سکتے ہین کہ خیال مغز کا ایک فعل ہی اسصورت مین ہمکو کسی اور وجود کا مثلاً روح اور نفس ناطقہ کا فرض کر لینا جائز نہین ہی اسواسطے کہ خیال کے پیدا ہونیکی وجہ بتانے کے لیے ایسا وجود فرض کر لینا کچھ ضرورت نہین رکھتا لیکن اس قول کو تسلیم کرنے سے ایک فکر کرنے والے وجود کو جسم سے جدا مان لینا چاہیئے یہ بات تو سچ ہی کہ ہم ایسی وجود کا ہونا ثابت نہین کر سکتے ہین لیکن یہ بھی تو نہین ہو سکتا ہی کہ ایسا وجود حقیقت مین نہین ہی ممکن ہی کہ ایسا وجود در حقیقت موجود ہو اور بطور آلہ خیال اوسے جسم کو کام مین لاتا ہو اور بالعکس اسکے یہ بھی احتمال ممکن ہی کہ ایسا وجود کوئی نہو بلکہ انسان صفت الخیال کا

اور اک اس کُنہ کو نہین پہونچ سکتا ہی کہ آیا کوئی وجود فکر کرنے والا جسم سی علحدہ ہی یا نہین اسیوجہ سی
اسمین حکماے بہت سی بحثین کی ہین الّا یہ بحث کسی طرح اس عالم حیات مین طے نہین ہو سکتی ہی
جس طرح سی کہ ایک علحدہ روح یا نفس ناطقہ کے موجود ہونیکو ثابت نہین کر سکتے ہین اسی طرح
یہ امر بھی بدیہی ہے کہ انسان کو ایک ذاتی وقوف ایسا حاصل ہی جس سی ایسے وجود کے موجود ہونیکی
ہمکو آگاہی ہوتی ہی اور اس وجود کی شہادت بالکل رد نہین ہو سکتی ہم یہ سمجھتے ہین کہ مغز سر کو خدا تعالیٰ نے
اس قوت موجودہ کا آلہ مقرر کیا ہی اور ان امور جبلیہ کا بہ نسبت روح کے قیاس کرنا خلاف قیاس ہی
اسواسطے کہ تعلق اور تصرف اس قوت کا خاص مغز سر مین ہی بخلاف روح کے کہ تصرف اوسکا
تمام بدن مین عام ہے اور روح کا فانی یا لافانی ہونا اس عقل سی کچھ ثابت نہین ہوتا ہی مگر
جن لوگون کا یہ قول ہی کہ روح ایک جسم سے علحدہ وجود ہی اونکے قول کو مضبوط اور مستحکم کرتا ہی
اور اس بات کی تحقیق تو انسان کے فہم اور علم سے باہر ہی کہ آیا روح مادی ہے یا غیر مادی
لیکن بہر حال یہ ثابت ہوتا ہی کہ قدیم ہے اور معدوم نہین ہو سکتی ہی اگر جب ہم جسم انسان پر
آثار عمل مقناطیسی کو پیدا کرتے ہین مثلاً کسی عضو مین تشنج یا دل کی حرکت مین سرعت پیدا
ہو جانا یا درد کی کیفیت کا حس بالکل جاتے رہنا آنکھہ کی پتلی پر روشنی کا اثر نہ ہونا معمول کی
معمول کی زبان مین لکنت پیدا ہو جاتی علیٰ ہذا القیاس باقی آثار کہ یہ سب اگر معمول کی طبیعت
اثر پذیر ہو تو بہت جلد آسانی سے اوسپر واقع ہوتے ہین تو لوگ ان آثار کو پیدا ہوتے دیکھکر تسلیم
کرتے ہین اور اعتراضاً یہ کہتے ہین کہ یہ سب آثار وہم کے سبب سی پیدا ہوتی ہین **جواب** اگر
مراد ان لوگون کی یہ ہی کہ یہ باتین وہمی یعنی قیاسی اور مجازی ہین حقیقی نہین ہین تو ظاہر ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ ان لوگون کو یہ تمیز نہین ہی کہ قیاسی اور حقیقی مین کیا فرق ہی اسواسطے کہ عضو کا اکڑ جانا
آنکھہ کی پتلی کا قائم ہو جانا حس اعضا کا موقوف ہو جانا نبض مین سرعت کا آجانا اگرچہ بہت قوی
ان امور کا ہمکو سبب بھی معلوم نہین ہی الا یہ امور سب یقیناً حقیقی ہین جسطرح سی کہ بعض اذکار و اعمال
پڑھنے کی ایسے ہوتی ہین کہ اونکی تاثیرات سی بلا عمل مقناطیسی موت واقع ہو جاتی ہی پس یہ لوگ جو مرگئی

وہ کیا اپنے قیاس میں اپنے تئیں مردہ سمجھ گیا۔ اور اگر کوئی ان امور حقیقی کو وہمی سمجھے تو اوسکو اس وہمی سمجھنے سے اوسکے حقیقی ہونے میں خلل نہیں آتا ہے بلکہ ایسے معترض کو وہمی کہا جاتا ہے اور اگر مدعا اونکا یہ ہے کہ یہ آثار کسی قوت خارجی کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتے ہیں بلکہ معمول کے نفس ناطقہ کے فعل کے یہ آثار نتائج ہیں اور اس فعل کو ہم وہم کا فعل کہتے ہیں تو اب ہم اس قیاس کی تعریف مطابق مدعا معترض کے مفصلا کرتے ہیں کہ جس شخص پر یہ عمل کیا جاتا ہے اوسکا نفس ناطقہ بعض اشارات کے سبب سے برانگیختہ ہو کر جسم پر اوسکے اثر کرتا ہے اور جملہ آثار مذکورہ بالا علاوہ خواب مقناطیسی کے پیدا کرتا ہے اگر معترض اس تعریف کو تسلیم کرلیں اور اختصار کے واسطے اس فعل کا نام فعل وہم رکھ لیں تو یہ ایک اصطلاح فرضی ہے اور جید پر بالاتفاق حقیقت میں یہ بات ہے کہ اگر احتیاط اور غور سے تحقیقات کیجائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیاس بھی راست نہیں آتا ہے سرعت نبض وغیرہ آثار مذکورہ بالا ایسی چیزیں ہیں کہ جن پر ہمارا اختیار ہرگز نہیں ہے معمول کا وہم کیسا ہی برانگیختہ کیا جاوے وہ اپنے جسم میں یہ آثار بلا ذریعہ عمل مقناطیسی کے ہرگز خود بخود پیدا نہیں کرسکتا ہے اور عامل اوسپر یہ آثار اور دیگر آثار اس طرح پیدا کرسکتا ہے کہ اوسکو وہم کا فعل کسی طرح نہ پہونچے میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ عامل عمل مقناطیسی کسی شخص پر ایسی حالت میں عمل کرلیتا ہے کہ معمول دوسرے کمرے یا دوسرے مکان میں یا سیکڑوں گز عامل سے دور ہو اور جانتا بھی نہو کہ کسی طرح کا عمل اوسپر ہونے والا ہے اور وہ اپنے کاروبار میں مصروف ہو اوسپر عمل مقناطیسی کے آثار نمایاں ہوجاتے ہیں اور جن لوگوں کی طبیعت اچھی اثر پذیر ہے اون پر یہ اثر اسطور پر بھی پیدا ہوجاتے ہیں کہ عامل نے کبھی پہلے اونکو دیکھا بھی نہو پس اس صورت میں یقیناً وہم کے فعل کو مطلقاً ان آثار میں دخل نہیں علاوہ اسکے درحالیکہ معمول کا خیال کسی امر خاص میں جما ہوا ہو عامل کو اختیار ہے کہ اوسپر ایسے آثار پیدا کردے جو اون امور سے کہ جسپر معمول کا خیال جما ہوا ہے بالکل کچھ تعلق نہ رکھتے ہوں اور معمول کو عمل کی اطلاع بھی نہ پہونچنا ممکن ہے کہ معمول نہایت توجہ دلی سے کسی شے پر یقین کر رہا ہو عامل کے قصد ناگفتہ سے جو اوسکے پیچھے یا دور کھڑا ہوا آدھا کلمہ اوسکے منہ سے نکلتے ہوے

رگ جاوے علیٰ ہٰذا القیاس سیکڑون مختلف صورتون مین عامل کا اسطور پر اثر نمایان ہوجاتا ہے
ان باتون سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہم سے جملہ آثار کی وجہ وقوع معلوم نہین ہوسکتی ہے بلکہ کسی خارجی
قوت کی تاثیر کو ضرور ماننا پڑتا ہے اور جب ایسی قوت کو مسلم جانا تو پھر وہم کے ماننے کی کچھہ
ضرورت نہین ہے اس واسطے کہ جملہ آثار عمل مقناطیسی و قصد ناگفتہ عامل کے سبب سے بلکہ ایسی
حالت مین کہ عامل و معمول یکجا نہون اور اون دونون مین بعد مسافت ہو پیدا ہوسکتی ہین اگرچہ
وہم ہے کہ جسکی تعریف اوپر بیان کی ہے اکثر آثار پیدا ہوسکتے ہین الا کلیۃً سب پیدا نہین ہوسکتے
اس مین یہ بات البتہ ظاہر ہوئی کہ وہم پر زور ڈالنے سے عمل مقناطیسی کا اثر جلدی اور زیادہ قوی
ہوسکتا ہے چنانچہ عامل کی مرضی جب مضبوطی سے ظاہر کیجاتی ہے تو اوسکی تاثیر کچھہ کچھہ اسی باعث سے
ہوتی ہے لیکن مرضی ناگفتہ عامل کی بھی تاثیر ہوجاتی ہے اس واسطے کہ وہم پر اثر ہونا عمل مقناطیسی کی
تاثیر کو واسطے لابدی اور ضروری نہین ہے الغرض اگرچہ بعض اوقات بعض آثار کی وجہ وقوع
اس قیاس پر بیان ہوسکتی ہے یا یہ کہ قوت مقناطیسی کے ہمراہ وہم کی بھی تاثیر ہوتی ہے لیکن جبتک
کسی خارجی قوت کی تاثیر نہ پائی جاوے اس قیاس کی بنیاد مضبوط نہین ہوتی ہے یعنی
بالفرض اگر یہ بات قبول کیجاوے کہ بعض آثار وہم کے برانگیختہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین تو وہم کے
برانگیختہ ہونے کی وجہ کیا ہے اور اوسکا کیا سبب ہے کہ ترکیب عمل مقناطیسی سے وہم پر ایسا قوی
اثر ہوتا ہے اور ایسے مختلف آثار پیدا ہوتے ہین اور معمول کو حالت ہوش مین جسم پر بعض آثار مثل
حرارت یا سردی یا بجلی کے صدمہ کی سی کیون معلوم ہوتے ہین غرض کہ بواسطہ یا بلا واسطہ
وہم ہر طرح سے قوت خارجی کی معمول پر ضرور تاثیر ہوتی ہے سوال عمل مقناطیس حیوانی کے آثار
کسی کام کے نہین ہین اور اونسے سوای سیر کے کچھہ فائدہ حاصل نہین ہوتا پس انکی نسبت تحقیقات
کرنی لاحاصل ہے جواب یہ سوال اولاً اور علمون کی نسبت بھی مثل علم ہیئت اور علم کیمیا
اور علم تشریح اور ہندسہ کیا گیا تھا اور اب ویسا سوال اون علمون کی نسبت کرنا نہایت لغو
معلوم ہوتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ امتداد زمانہ سے اون علوم کے فوائد بہت سے معلوم ہوئے ہین اور اگر فوائد کثیرہ

معلوم ہوسکے تو بھی شخص عقیل کو فرض ہے کہ تحقیق علمی اور امر حق کو دریافت کرے کیونکہ واسطے
ان سب علوم کی اصول اور فروع کو مطالعہ کرین اور کوئی شی حکیم مطلق اور آفریدگار برحق نے ایسی مخلوق
نہین فرمائی کہ جسمین فائدہ نہو **فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ** گو وہ فوائد ہمکو بالتفصیل معلوم
نہوا ور شاید کہ حقیقت ان فوائد کی کسی اور علم کے ذریعہ سے دریافت ہوجاوے اور بہت جلدی
یا صدہا سال کی مدت کے بعد اوسکے استعمال کا فائدہ حاصل ہوجاوے چنانچہ بعض حقائق جو ناچیز اور بیفائدہ معلوم
ہوتی ہین جب ہمارے علم کو ترقی ہوتی ہے تو دفعتہً فائدہ حاصل کر لیتے ہین چنانچہ دخان مین دخوان ۱۲
بھاپ کا ہونا مدت دراز سے سب کو معلوم تھا لیکن واٹ صاحب کی تیزی عقل سے دخانی کل
اسی خاصیت دخان کے ذریعہ سے بنی جب ہر شا و پانی اور بخار کے مزاج کی گرمی کا پیچ
معلوم ہوئی تو حرارت پوشیدہ کی حقیقت معلوم ہوئی اور غالباً واٹ صاحب نے اسی حقیقت کی
دریافت ہونے کے سبب سے دخان سے یہ فائدہ حاصل کیا کہ دخانی کل تیار کی اسی طرح ایک یہ بھی بات
مدت سے معلوم تھی کہ اگر ایک موج برقی ایک تار کی راہ روان ہو اور وہ کسی تار کے گرد متوازی
تار مین پیدا ہوتی یا سوزن مقناطیسی پر اثر کرتی ہے چنانچہ اسی ذریعہ سے تار برقی بنایا گیا اور
اسی خاصیت موج برقی کے ذریعہ سے ہم قوی مقناطیس مصنوعی بنا سکتے ہین پس واضح ہوا کہ ہر ایک
کوئی حقیقت علمی بظاہر ناچیز معلوم ہوتی ہو لیکن اوسکی ذات مین ایک بزرگی ہے اور کسی نہ کسی وقت
اوسکی طرف ضرورت پڑیگی اور اوسکے استعمال سے پیدا ہوگا اور عمل مقناطیسی کا تو ابھی
فائدہ ظاہر ہے کہ کیفیت [illegible] کو دور کرنیکے واسطے مستعمل ہوا کیا یہ غرض کہ یہ اعتراض بھی
ہیچ اور لغو ہے **سوال** حقائق علم مقناطیسی اب بھی واضح اور اسی کا راز ہے کہ اگر حقیقت مین
اوسکا وجود ہوتا تو بہت سے دنیا مین لوگ اس سے واقف ہوکر بہت کام مین استعمال کرتے **جواب**
اسی کلام [illegible] دریافت نہین ہوئی یا اگر دریافت ہوچکی تھی اور اوسکا
استعمال [illegible] علم تواریخ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ مین بھی کوئی ایسے
ایسی دریافت ہوتی ہین کہ اونکو [illegible] تعجب ہوا جیسا کہ بارود فرنگستان مین پہلے جبکہ اون کو دریافت

ہوئی حالانکہ چین مین ہزار برس سے پہلے اوسکا رواج تھا تئی دنیا کلمبس ہی کو دریافت ہوئی پہلے کوئی نہ جانتا تھا فرینکلن صاحب کے عہد سے پہلے بجلی کا وجود نہین تھا کیا قطب نما کے بننے سے پہلے قوت مقناطیسی دنیا مین موجود نہ تھی اسکا کیا سبب ہے کہ دخان کے زور سے جہاز رانی ایک وقت خاص مین کی گئی اور اس سے پہلے کسیکو قوت دخان کا اسطور پر مستعمل کرنیکا خیال بھی نہوا الغرض اسکا کیا سبب ہے کہ ہر چیز ایک خاص وقت مین دریافت ہوئی اور اوس سے پہلے کسیکو بھی اوسکی حقیقت معلوم نہ تھی صرف وجہ اسکی یہ ہے کہ موجودات عالم کے ذرہ ذرہ مین آفریدگار تعالیٰ نے ہزارہا صنعتین اور حکمتین خلق فرمائین کہ اوسکے سمجھنے اور معلوم ہونیکی قابلیت لوگون کی عقلونمین ہوتی جاتی ہے اور موافق قابلیت عقل زیادہ ہر ایک کو علم بعض بعض فوائد کا ہر زمانہ مین ہوتا جاتا ہے چنانچہ شاعر کہتا ہے

مثنوی ذرہ ذرہ کان حکیم ذوالجلال ✤ کرد پیدا از کمال بیزوال ✤ در دل ہر ذرہ بس سر گران کرد از انوار صد حکمت نہان ✤ اور دراصل یہ بھی اعتراض عمل مقناطیسی کی نسبت صحیح نہین ہے اسواسطے کہ حقائق علم مقناطیسی نے زمانہ سابق مین بھی لوگون کو معلوم تھے اور وہ لوگ علاج امراض اور بعض ناقص مطالب مثل فال گوئی وغیرہ کے واسطے استعمال کرتے تھے چنانچہ مصر اور ہندوستان مین اکثر فرقون کے عالمون مین اسکا رواج تھا اور چونکہ وہ لوگ علم و عمل کو اپنے اظہار کمالات کے واسطے بہت پوشیدہ استعمال کرتے تھے اور کسیکو نہ بتاتے تھے لہذا یہ علم ایک عرصہ کے بعد دنیا سے ضائع ہوگیا تھا بعد ازان اس علم کو دوبارہ مسمر صاحب نے دریافت کیا ہے اور ہنوز یہ علم عہد طفولیت مین ہے الایقین کامل ہے کہ روز بروز اسکو ترقی ہوتی جائیگی اور یہ اعتراض کہ سیکڑون برس سے پہلے یہ عمل بخوبی کیون نہ ظاہر ہوا دلیل اس بات کی نہین ہوسکتی کہ یہ علم جھوٹا ہے اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جو لوگ علم اور فضل مین کمال رکھتے تھے اونھون نے اس علم کی بہ نسبت تحقیقات واقعی اب تک کیون نکی تو اسکا جواب یہ ہے کہ گو ایسے لوگون نے اب تک اس علم کی طرف توجہ نہین کی تھی لیکن یہ کم توجہی اونکی اس علم کی بہ نسبت اب عرصہ تک نہین رہ سکتی ہے اسواسطے کہ اگر اہل علم اسکی طرف توجہ کرینگے تو اون جاہلون سے پیچھے رہجاوینگے جنکو اسکی طرف توجہ ہے اور تھوڑے ہی عرصہ مین یہ بات ہوجاویگی

کہ جسطرح علم کیمیا اور علم تشریح کے نہ جاننے سے طبیب کے علم مین قصور سمجھا جاتا ہی اسیطرح اگر اس علم مقناطیس حیوانی مین اونکو دخل نہوگا تو وہ ناقص سمجھے جاوینگے اب جو مناظرہ اور اعتراضات کو جواب سے فراغت حاصل ہوئی تو ترکیبین عمل مقناطیسی کی اور اون ترکیبون سے جو آثار پیدا ہوتے ہین اور پہلے آثار ادنی اور بعد ازان آثار اعلیٰ کا حال تبصرون مین بیان کرونگا اور تکملہ مین وجوہ وقوع آثار عمل جو کچھہ قیاس مین آتی ہین اور اون آثار کے پیدا ہونے سے جو فوائد دریافت ہوتے ہین لکھونگا اگرچہ بیشک اس معاملہ مین قیاس ہی قیاس ہے لیکن اس قیاس کرنے سے کچھہ نقصان نہین اسواسطے کہ حقائق جس کا واقع ہونا ثابت ہے خواہ ہم اونکی وجوہ وقوع بیان کرسکین یا نہ بیان کرسکین یا جسطرح چاہین بیان کرین

تبصرہ اول بیان آثار و علامات ترکیب خواب مقناطیسی کو پیدا کرتے ہین

اسکی چند صورتین ہین **اول** یہ ہی کہ ناظر یعنی عامل پانچ چار آدمیونکو برابر بٹھاوے اور اون سے کہے کہ اپنے ہاتھہ اسطرح پر رکھین کہ ہتھیلیان اوپر کیطرف ہون بعد اسکے اپنے دونون ہاتھہ کی انگلیون کے سرون کو پونچھے سے نیچے کیطرف متصل علی التواتر حرکت دیجاوے اور انگلیان اوپر رکھی یا اسطرح پر کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون یعنی معمول کے جسم کو چھوتا نہیں ہی اور جسقدر ممکن ہوسکے انگلیان ناظر یعنی عامل کی جسم منظور کے قریب تر ہین تو اس ترکیب سے غالب ہے کہ اون آدمیون مین سے ایک یا دو یا زیادہ پر ایک خاص اثر اس حرکت سے معلوم ہوگا لیکن یہ آثار مختلف اشخاص مختلف پر مختلف طور کے ہوتے ہین بعض کو کچھہ گرمی اور بعض کو کچھہ سردی اور بعض کو گدگدی سی محسوس ہوگی بعض کو اپنا جسم مثل سن ہوجاتا ہی اور بعض کے جسم پر اثر مثل سوئیان چبھنے کے معلوم ہوگا پس جن لوگونکو ان علامات و تاثیرات مذکورہ بالا سے کوئی اثر معلوم ہوا وہ خواب مقناطیسی جلد واقع ہوگا اور یہ جو یہ آثار اس عمل کے ہین اونمین سبھی نمایان ہونگے اور اسیطرح سے حال قابلیت مادہ ہر شخص کا واسطے قبول تاثیر اس عمل کے اچھی طرحسے ظاہر ہوجاتا ہی پس جب کوئی شخص ایسا ہو کہ جسمین کچھہ کچھہ آثار عمل کے نمایان ہوتے ہون تو ناظر عامل اوسپر اسطرح آغاز عمل کرے

کر اپنے دونوں ہاتھ منظور عمل کو سر اور چہرہ پیٹ اوسکی پیٹھ اور پاؤں تک پہونچاتا رہے اور
ہر وقت ناظر کو یہ امر ملحوظ خاطر رکھنا واجب و لازم ہے کہ منظور کے جسم کو ہاتھ سے چھونے نپاے اور
جسقدر ممکن ہوسکے قریب جسم منظور کے ہاتھ کو لیجاتا رہے اور اسطرح بھی ممکن ہے کہ سینہ کے سامنے سے چہرہ
اور شکم تک ناظر اپنے ہاتھ منظور کے پہلو دونوں کی طرف لیجاتا رہے الغرض تاثیر عمل میں یہ دو شرطیں ضروری ہیں
شرط اول یہ کہ شاگرد عمل یعنی طبیعت ناظر کی نظر کرنیکے وقت اپنے کام میں یعنی نظر بازی میں اسطرح پر
خوب جمی ہو کہ اوسوقت نظر سوا چہرہ و تاک چشم منظور کے دیدہ ظاہر یا باطن سے کسی اور چیز کو نہ دیکھے اور
کمال استقلال اپنے ارادہ پر قائم رہے اور کسی طرح کا شور و غل اوس مکان اور اوسکے قریب و جوار میں نہو
اور آواز رفتار و گفتار اور کھٹکا اور کسی چیز کی بھی وہاں نہ آتی ہو بلکہ لوگ آپس میں گفتگو بھی چپکے چپکے کی
بھی باتیں نکرتے ہوں اور بہت سے آدمیوں کا مجمع بھی اوسجگہ نہو اسواسطے کہ ان چیزوں سے طبیعت ناظر منتشر ہو
تو طبیعت میں خلل واقع ہوتا ہے **شرط دوسری** یہ کہ جس شخص پر عمل کیا جاتا ہے وہ ہر طرح
تاثیر نظر ناظر کا اثر پذیر ہوجانا دل سے منظور کرے اور اپنی طبیعت کو چھوڑ دے یعنی عامل کے عمل
ہوجانے پر راضی ہو الا یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اوسکے دل میں عمل کی تاثیر کا اعتقاد اور اعتماد بھی ہو
پس اگر ان شرطوں کیساتھ ناظر منظور کو اور منظور ناظر کو برابر نظر جما کر دیکھتا رہے یعنی قطع نظر اور
دل سے دل لڑا رہے تو بعض اشخاص پر تھوڑی ہی عرصہ میں آثار تاثیر نظر مثل گرمی اور سردی اور گدگدی وغیرہ کی
اول ظاہر ہونگی پس نیند خواب مقناطیسی واقع ہوگا اور اگر عامل ناظر بہت دیر ... مستقل مزاج
اور صابر ہو یعنی تاثیر عمل کی دیر میں ظاہر ہونے سے طبیعت اوسکی نہ گھبراوے اور وہ اپنی طبیعت کو یکسو کر عمل کی
متوجہ رکھے تو اسطرح جو کہیں کیسا ہی شخص ہوگا اوسپر عمل اوسکا کامل ہوجائیگا لیکن یہ عمل تو تا جیسا کبھی ہوتا ہے
کہ مرتبہ اول میں معمول ذرا اثر پذیر نہیں ہوتا بلکہ متواتر ترکیب عمل میں لانی پڑی اور مطلقا اوسکے آثار ...
نہیں ہوتی تو اس حالت میں بھی عامل کو چاہیے کہ ہمت اپنی نہ ہارے بلکہ اگر وہ اپنے ارادہ پر مستقل رہیگا ...
تو اوسکے عمل کی تاثیرات روز بروز زیادہ موثر اور کارگر ہوتی جاوینگی یہانتک کہ ...
پانچ چار نشست میں نظر ناظر کی تاثیرات منظور پر بخوبی ظاہر ہوجائینگی اور خواب مقناطیسی طاری ہوگا

دوسری ترکیب اس عمل کی یہ ہے کہ بہنگام آغاز عمل ناظر منظور کے سامنے قریب بیٹھ کر
اور اوسکے دونوں پاؤں کو اپنے گھٹنوں کے بیچ میں اور اوسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر نرمی سے دبائے اور ٹکٹکی باندھ کر
اوسکی آنکھوں کی طرف دیکھنا شروع کرے اور دل کو خوب متوجہ منظور کی طرف رکھے اور [illegible]
[illegible] ظاہری اور [illegible] ناظر کی نظر کا نگران رہے [illegible] ترکیب کو [illegible] اور اس ترکیب کو ایک
دوسرے ترکیب کے بیچ میں کبھی تاثیر دونوں ترکیبوں کی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی دونوں ترکیبوں میں خلط
ہو جاتی ہے بلکہ یہ ترکیب دوسری اسوجہ سے اچھی ہے کہ اس ترکیب میں عامل ابتدا میں اتنا نہیں
تھکتا جیسا ترکیب اول میں عاجز ہوتا ہے کیا معنی کہ سر سے پاؤں تک تا دیر دراز ہاتھوں کا متصل
اوٹھانا دقت طلب ہے لیکن جب مشق ہو جاتی ہے تو کچھ کسی ترکیب میں مشقت نہیں ہوتی ہے پس مناسب
ہے کہ دونوں ترکیبوں کو شامل کریں یعنی کبھی پہلی سے خواب مقناطیسی واقع کریں اور کبھی دوسری سے اور
دونوں [illegible] ترکیب [illegible] حال کو اس ترکیب میں بھی ملحوظ خاطر رکھنا واجب لازم ہے
اور [illegible] تاثیر اس عمل کا [illegible] موافق [illegible] شرطوں عمل کے اور قابلیت ناظر [illegible] مختلف ہوتا ہے کبھی
ایک [illegible] ہوتا ہے کبھی زیادہ عرصہ کھینچتا ہے حتی کہ ایک گھنٹہ تک یا اس سے بھی زیادہ
لیکن جس قدر مشق زیادہ ہوا کرتا ہے عمل جلد ہوتا ہے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل [illegible]
ہوں اور [illegible] باہم [illegible] جا کر دیکھیں تو عمل کا اثر ہو جاتا ہے چنانچہ [illegible] صاحب کو سنا [illegible]
[illegible] ایک جماعت پر ایسا عمل کیا [illegible]
کبھی [illegible] اثر ہو جاتا تھا اگر یہ واقعی ہے تو اون صاحب کو اس عمل [illegible]
حاصل تھی ترکیب تیسری یہ ہے اور اوسکی دو طریقے ہیں پہلا یہ کہ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہے
عامل اوسکے ہاتھ میں کوئی چیز دیدے اور کہے کہ اس چیز کی طرف نظر جما کر دیکھتا رہے [illegible]
اوسپر عمل کا اثر ہو جاتا ہے دوسرا طریقہ اسکا یہ ہے کہ کوئی چیز معمول کے سامنے آنکھ سے اونچی رکھی جائے
اور وہ اوسکی طرف دیکھتا رہے ان دونوں طریقوں کا جو اس ترکیب تیسری میں بیان کیے گئے ہیں
ایسا اثر ہوتا ہے کہ معمول کو بیہوشی سے بچانا مشکل ہوتا ہے ایک عام بیان ترکیب اور [illegible]

عمل کا ہو تو ہی ہوتا کیا اگر کوئی شخص ہمین بات تک کہیا دیتی تو حقیقت سبب اتنا عمل مقناطیسی کا ہو جاتا
یہی نتیجہ ہوتا ہے جب ان تکیلون بعضون بات سے پیدا ہو جاتا ہے بین ایک سبب عمل کا بیان اوس سے زیادہ ضرور
نہین ہے اب بین مفصلاً اوس عمل کا ذکر کرتا ہوں اول اثر یہ ہوتا ہے کہ آنکھون کی پلکین بند ہو جاتی
لگتی ہیں اور جھپکی جاتی ہیں اور اگر پلکین کھلی بھی رہیں تو اکثر حالتوں میں گویا آنکھ کو ایک پردہ سا
آجاتا ہے اور معمول کی نظر سے عامل کا اور دیگر اشیا کا چھپ جاتی ہیں اوسکی یہ کیفیت ہو جاتی
لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد یکایک بیہوش ہو جاتا ہے تو پھر جب وہ جاگتا ہے تو گویا ایک خیال سے
جاگتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بہت شیرین خواب میں تھا اور اوسکو بیہوش اس بات کا ہوتا ہے
کہ جب وہ سویا تھا اوس وقت کو کتنا عرصہ ہوا اور کتنی دیر تک سویا اور حالت خواب میں کیا کیا
ہوا ساری حالت جو خواب میں اوسپر گذرتی ہے محض ہیچ شکستہ ہوتی ہے لیکن اس
سبب سے یہ خیال نکرنا چاہیے کہ حقیقت میں سونیوالا بالکل بیہوش ہوتا ہے بلکہ مثل حالت
بیداری معمول کے یہ بیہوشی کہی جاتی ہے حقیقت میں یہ بات ہے کہ سونیوالا حالت خواب میں کچھ
سوچ رہا ہو یا بولتا ہو یا دیکھ رہا ہو یہی بات ہے جس کے سبب سے خواب مقناطیسی کیفیت کی تشریح
اب میں اس خواب کی کیفیت تفصیل سے بیان کرتا ہوں **تشریح کیفیات خواب مقناطیسی**
اول یہ ہے کہ یہ حالت خواب ایسی ہوتی ہے کہ گویا انسان خواب میں جاگتا ہے یعنی یہ خواب ایسا
ہوتا ہے کہ سونے والا آرام سے بلا حرج سوتا ہے اور سوال عامل کا جواب بہت ہوش اور عقلمندی کے
ساتھ اوسی حالت خواب میں دیتا ہے اور اگر کسی بات میں اوسکو شک ہوتا ہے تو جواب میں کہتا ہے کہ
مجھے نہیں معلوم وجہ اس شک کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے دل میں خوب مطمئن نہو جب تک وہ کسی
چیز کے ہونے کا اقرار نہ ہونے سے انکار نہین کرتا ہے اور اگر اوسی حالت خواب میں ناظر حکم کرے تو
منظور و مختار اور بخوبی رفتار کرے اور باوجود رفتار کے آنکھیں منظور کی بند ہونگی یا اگر کھلی بھی
ہوں تو پتلی اوپر کی طرف پھری ہوئی ہوگی اور روشنی کا اثر آنکھوں پر نہو گا غرض کہ معمول پر
ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ اوسکے ذریعہ سے ہر شے کے موجود ہونیکا تفصیلاً اوسے ہوش ہوتا ہے

اور کیفیت خواب بیداری میں کبھی حاصل نہیں ہوتی اس کیفیت کو پیدا ہونیکی وجہ بعد اسکے بیان کیجاویگی
لیکن اس جگہ فقط یہی بیان کرتا ہوں کہ یہ آثار مختلف ہیں اور ایک ہی شخص پر مختلف حالات میں مختلف
طور پیدا ہوتے جاتے ہیں یعنی بعضے وقت کبھی قوت حس یا قوت شامہ یا سامعہ یا باصرہ تیز ہوجاتی ہے
اور کبھی یا اسکو قوت آئندہ کسی امر کی پوشیدہ حاصل ہوتی ہے اور کبھی یہ دونوں وجوہ شامل ہوتی ہیں
لیکن بعضی اوقات نتیجہ کمال اس بات کا ہوتا ہے کہ حواس ظاہری بالکل بیکار ہوجاتے ہیں
چنانچہ اکثر آدمیوں کو جو دیکھا ایسی حالت پیدا ہوتی ہے کہ سوتے سوتے ہوجاتا ہے گفتگو میں بھی اس حالت کی
کیفیت کو جو دکھا ہے اور اسکا نتیجہ نکلتا ہے کہ ضرور حواس ظاہری اوس حالت میں بھی بیکار
ہوتے ہیں جس شخص نے ایسی حالت قدرتی دیکھی ہو اور بعد اسکے وہ حالت دیکھی ہو جو عمل
مقناطیسی سے پیدا ہوتی ہے اوسکو ہرگز اسمین شک نہیں ہوتا کہ یہ دونوں قدرتی اور مصنوعی
حالتیں دراصل ایک ہی ہیں اگرچہ مین نے ایسے شخص کو جسپر حالت خواب بیداری قدرتی خود واقع
ہوتی ہو آج تک نہیں دیکھا ہے لیکن تذکرہ ایسی حالت کی معتبر آدمیوں سے سنے ہیں تو ایسی
آنکھوں سے ایسے شخص کو دیکھا ہے اکثر سنتے ہیں اور وہ لوگ خواب بیداری مقناطیسی کو دیکھکر یہ نتیجہ
اخذ کرتے ہیں کہ دونوں حالتوں میں کچھ بھی فرق نہیں ہے اتنی بات کہنی ضرور ہے کہ ایسی
حالت کہ آدمی خواب بیداری میں ہو اکثر واقع ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی سبب قدرتی
نوع انسان میں ایسا پیدا ہوا ہے کہ اوسکا اثر ایک خاص حالت طبیعت انسانی میں پیدا
ہوتا ہے ممکن ہے کہ جب آدمی کی طبیعت ایسی نازک ہوکہ اوسپر فوراً اکثر چیزون کا اثر ہوجاتا ہے
اوس وقت اس سبب کا اثر ظاہر ہو چنانچہ جب آدمی حالت خواب میں ہو تو اکثر یہ اثر پیدا
ہوتا ہے لیکن یہ قاعدہ کچھ کلیہ نہیں ہے اس واسطے کہ کبھی یہ حالت دن کے وقت بھی گذرتی ہے
الا یہ بات ضرور ہے کہ حالت خواب میں اس نوبت کو واقع ہونے کی زیادہ امید ہوتی ہے اگر کوئی
پہلی حالت قدرتی خواب بیداری کی کسی نے دیکھی ہو اور اول مصنوعی حالت دیکھی ہو تو اوسکو
سبب یہ کہ ضرور ایسی حالت کا پیدا کرنا کسی خاص اثر پر موقوف ہوگا ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ کبھی کبھی جیسا ایسا

اثر خود بخود واقع ہو جاوے تو ایسی حالت بھی خود بخود پیدا ہو جاویگی علی ہذا القیاس جب ہم جانتے ہیں
کہ یہ بات قدرتی ابتدا سے زمانہ سے چلی آتی ہے تو ہمکو یہ بھی امید ہو سکتی ہے کہ کبھی ہم ایسی حالت ساختہ بھی
پیدا کر سکیں گے جیسا کہ یہی نیند منومات سے اور چھینک عطوسات سے اور قے مقیات سے پیدا
ہو سکتی ہے حقیقت میں عقل حیران ہوتی ہے کہ جن لوگوں نے قدرتی خواب بیداری دیکھا ہے
اور جو اوسکا واقع ہونا مانتے ہیں وہ کیوں یقین نہیں کرتے ہیں کہ ایسی حالت مصنوعی بھی
پیدا ہو سکتی ہے اور جب منظور سوتا ہے تو کبھی کبھی نہ ہمیشہ اوسکی قوت سامعہ نہایت تیز ہو جاتی ہے
اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر سونے والیکے کان کے پاس بہت زور سے غل مچایا یا طبلہ بجایا جاوے
تو وہ نہیں سنتا اور یہ حالت ہر ایک عامل معمول میں جب چاہے پیدا کر سکتا ہے اور جب منظور پر
بعینہ یہی کیفیت خواب طاری ہوتی ہے اور سوالات کا جواب سوتے میں دینا شروع کرتا ہے تو ہمیشہ
اوسکے چہرہ اور انداز اور آواز میں ایک عجیب تغیر ہو جاتا ہے ابتداء خواب میں طبیعت اوسکی بھاری
بھاری اور سست معلوم ہوتی ہے جیسا کہ کوئی شخص تھکا ہوا بیٹھنا چاہے اور بیٹھ نہ سکے یا جیسا کوئی
شخص شراب کے نشہ میں ہو اور اوس سے جب بات کیجاتی ہے تو ہمیشہ اوسکے چہرہ پر روشنی آتی
جاتی ہے اور اگرچہ آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن اوسکے چہرہ کے انداز سے ایسا ہوش پایا جاتا ہے
کہ گویا وہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہے حقیقتہً تمام انداز میں ایسی آراستگی پیدا ہو جاتی ہے کہ جب اوسکی
حالت خواب کی ہوتی ہے تو اوسکے انداز سے انداز بحالت بیداری اصلی کو کچھ نسبت نہیں ہوتی ہے
اور جو اصل خیالات اور خواہش آدمی کی طبیعت میں ہوتی ہیں وہ بالکل خواب مقناطیسی میں نکل
ہو جاتی ہیں اور جو اعلی خیالات عقلی اور خواہشیں اعلی اچھی طبیعت میں ہو جاتی ہیں وہ نمایاں
ہو جاتی ہیں خصوصًا یہ بات مستورات نیکبخت اور صالح طبائع میں پائی جاتی ہیں اور جو مرد ایسی
طبیعت کے ہوتے ہیں اون میں بھی پائی جاتی ہیں اور جو حالتیں خواب مقناطیسی کے سبب سے
اعلی ہیں اونمیں چہرہ منظور کا نہایت معشوقانہ اور خوبصورت نظر آتا ہے اور جو انداز اوس وقت
اوسکے چہرہ کا ہوتا ہے گویا وہ انداز نورانی بہشت کے لوگوں کا سا ہے دنیا میں ایسی رونق اور روشنی

کسی کی چہرہ پر نہین پائی جاتی ہی اور آواز بھی حالت اصلی سے زیادہ تر نرم و ملائم ہوتی ہی جتنا چہرہ زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہوجاتا ہی اوتنی ہی آواز بھی بہت اچھی ہوجاتی ہی اور جب سونے والا اپنے عزیزون اور دوستون گذشتہ کا ذکر کرتا ہی تو اوسکی آواز مین ایک درد اور صدمہ پایا جاتا ہی اور عموماً یہ حال ہوتا ہی کہ اگر ہم ایک شخص کو اوسکی اصلی حالت مین دیکھین اور پھر حالت مقناطیسی مین دیکھین تو ضرور جدا جدا دو شخص معلوم ہوتی ہین اور ایسا حال ہونا کچھ عجیب نہین اسواسطی کہ سونے والی کا ہوش اور وقوف حالت مقناطیسی مین حالت اصلی کے وقوف اور ہوش سے بالکل مختلف اور جدا ہوتا ہی اسیطرح حالت مقناطیسی مین سونے والا ہر چند کوئی غیر شخص نہین بن جاتا ہی لیکن اتنا ضرور ہوتا ہی کہ اپنی زندگی کی غیر صورت مین ہوجاتا ہی اور یہ صورت اوسکی صورت اصلی سے بہت بہتر ہوتی ہے عموماً ایسا ہوتا ہی کہ جب سونے والا جاگتا ہی تو اوسکو بالکل یاد نہین ہوتا کہ حالت خواب مین مین نے کیا سونگھا اور کیا چکھا اور کیا سنا اور کیا کہا اور کیا دیکھا لیکن جب اوسکو پھر سلادو تو فقط ایک ہی خواب گذشتہ کا حال یاد نہین آجاتا ہی بلکہ ابتدا سے اوسپر جتنی مرتبہ حالت خواب کی گذری ہی وہ سب اوسکو یاد آجاتی ہی مگر اتنا ہوتا ہی کہ بعض باتین بہت صحت کے ساتھ اور بعض اچھی طرح صحیح نہین یاد رہتی ہین جسطرح کہ حالت اصلی مین بھی انسان کو سب باتین گذشتہ بالکل صحیح صحیح یاد نہین رہتی ہین دراصل یہ کہنا چاہیے کہ جس شخص پر خواب مقناطیسی کی حالت گذرتی ہی اوسکی زندگی دو طرح کی ہوتی ہے ایک گویا زندگی مقناطیسی یعنی وہ زندگی جو خواب مقناطیسی مین گذرتی ہی اور دوسری اصلی جیسی سب آدمیون کی ہوتی ہی اسواسطی کہتے ہین کہ ایسا شخص دو طرح کا وقوف رکھتا ہی کہ وہ دونون وقوف آپسمین علحدہ ہین ایک وقوف مقناطیسی اور دوسرا اصلی پس اسی طرح مختلف سونے والونکو مختلف مرتبہ کا حافظہ حاصل رہتا ہی جیسا کہ دنیا مین شخصون کی قوت حافظہ ایک کی بہ نسبت دوسرے کے جدا ہوتی ہی لیکن ہمیشہ یہ بات نہین ہوتی ہے کہ حالت خواب مقناطیسی مین ہمیشہ اپنی حالت اصلی سے بالکل جدا ہوجاوے اگرچہ جاگنے کے بعد اوسکو اپنی حالت مقناطیسی کا کچھ بھی ہوش نرہے برخلاف اسکے ایسا ہوتا ہی کہ حالت

خواب مقناطیسی میں معمول نہایت تعجب کے ساتھ اپنی اصلی حالت کا اسم کا نام بتلاتا ہے [illegible]
لیکن تعجب کی یہ بات ہے کہ معمول کو آدمیوں کا یا اور چیزوں کا نام [illegible] دشوار ہوتا
معلوم ہوتا ہے [illegible] اور نقشہ رنگ [illegible]
چاہتا [illegible] اگر [illegible]
وہ اقرار کر دیتا ہے لیکن چاہتا ہے کہ نام کو [illegible]
جاتا ہے اور اپنا نام کبھی اور کا اور اگر عامل کے نام [illegible]
وہ نہایت صحت سے گفتگو کرتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل کا اور دیگر اشخاص کا [illegible]
بتاتا ہے لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جب کسی کا کوئی خاص نام بتاتا ہے [illegible]
کیا جاوے اور اس آدمی کا وہی نام بتاتا ہے یہ صورت جو دو قوت دو [illegible]
خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے اور بہت آدمی مدتوں تک ایسی حالت میں رہے ہیں کہ کبھی ان کو
ایک قسم کا وقت اور کبھی دوسری قسم کا قوت حاصل رہا ہے ایک حالت [illegible] دوسری [illegible]
ہوش نہیں رہتا جو کچھ انکو ایک حالت میں سکھایا گیا ہے دوسری حالت میں بھول جاتی ہیں [illegible] طرح
وہ باتیں انکو سکھائی جاتی ضرور ہوتی ہیں اور یہ بات کبھی کبھی حالت خواب مقناطیسی میں بھی واقع
ہوتی ہے جو باتیں حالت قدرتی میں معمول کو معلوم ہوتی ہیں مثلاً لکھنا اور پڑھنا وہ باتیں سب اوسکو
خواب مقناطیسی میں بچوں کی طرح سکھانی پڑتی ہیں لیکن یہ بات ہمیشہ نہیں ہوتی اور [illegible]
واقع ہونیکی ہمیشہ امید نہیں ہوتی یہ حالت توقف [illegible] زیادہ نہایت تعجب [illegible] مقناطیسی [illegible]
چونکہ یہ بات آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے اگر چہ معمول کی راست بازی میں اعتقاد [illegible]
عالم کی صحت میں شبہہ ہے لیکن شوق تحقیق صحت بہت رکھتے ہیں انکو چاہیے کہ اس اثر عجیب کو
واقع ہونیکی صحت کر لیں تاکہ انکو صحت عمل مقناطیسی میں [illegible] حاصل ہو [illegible]
معمول کو ہر بات میں جھوٹا یقینا سمجھیں [illegible] قوت حالت اصلی کی نسبت [illegible] تحقیق [illegible] یافت
نہیں ہو سکتی ہے اگرچہ معمول کی آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن اگر کسی [illegible] طرف اوسکی توجہ [illegible]

تو وہ واسطہ پر اوسکی نسبت گفتگو کرتا ہے گویا وہ اوسکو دیکھتا ہے اور اکثر اوس چیز کو ہاتھ میں لیکر ٹٹولتا ہے کبھی اوس چیز کو اپنی پیشانی پر یا سر پر یا معمول کی پشت پر رکھہ لیتا ہے تب اوسکا حال بیان کرتا ہے اور اس طرح پر کہتا ہے کہ میں اس چیز کو دیکھہ رہا ہوں اور اوسکے اندر بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعض حِسّی کے استعمال میں کوشش کرتا ہے اور اکثر یہ کوشش اوسکی بیکار ہوتی ہے کبھی کبھی خصوصًا اسفل حالات خواب میں ایسا ہوتا ہے کہ اوسکو اس امر میں بڑی دشواری معلوم ہوتی ہے در حقیقت اس امر میں ابتدا سے ظہور غائب بینی پائی جاتی ہے اور غائب بینی وہ اثر ہے جو حالات اعلی خواب مقناطیسی میں پیدا ہوتا ہے جس حالت کا ذکر میں اب کر رہا ہوں اوسمیں یہ بات ضرور ہے کہ جو شے دیکھنے کو واسطے رکھی ہو وہ متصل تر بلکہ معمول کے جسم سے ملحق ہو حالت اعلی اور ادنی میں اتنا فرق ہے کہ اعلی میں آثار غائب بینی اور شرکت خیال کے پائی جاتی ہیں اور ادنی میں یہ بات نہیں ہوتی اور اعلی ترین حالت وہ ہے کہ جب آدمی بالکل مسلوب الحواس ہو جاوے لیکن اس اعلی ترین حالت کو کبھی تک میں نے بچشم خود نہیں دیکھا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب معمول پر عمل کیا جاوے تو اوسپر خود بخود حالت اعلی گذر جاتی ہے اور ادنی حالت کو آثار اوسمیں باقی نہیں جاتے ہیں حالت غائب بینی کو میں حالت روشن اصطلاحًا قرار دیتا ہوں اور جس حالت میں غائب بینی کے آثار نہوں تو اوسکو حالت تاریک کہونگا اب میں ان آثار کا ذکر کرتا ہوں کہ جو بالا حالت غائب بینی کے نمایاں ہوتی ہیں اگرچہ وہ آثار حالت روشن میں بھی نمایاں ہوتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سوا عامل کے آواز کے معمول اور کسی شخص کی آواز بالکل نہیں سنتا ہے لیکن یہ بات ہمیشہ نہیں ہوتی ہے بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو شخص اون سے گفتگو کرتا ہے وہ اوس سے کلام کرتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اگرچہ وہ شخص معمول کے جسم سے ملحق نہو بلکہ کسی طرح کا ربط بھی نہ ڈالا گیا ہو بعض مرتبہ ایسی حالت میں یہ ہوتا ہے کہ خود بخود یا عامل کی مرضی سے یا اس طرح پر کہ عامل و معمول پر ترکیب معروف سے پھر عمل کرے معمول حالت ادنی سے حالت اعلی کو منتقل ہو جاتا ہے

اور عامل کے آواز کو سوا اور کسی کی آواز نہین سنتا بلکہ ایک حالت ایک شخص ہم نے
ایسی دیکھی ہے کہ جب معمول خود بخود حالت روشن مین داخل ہوگیا تو وہ عامل کی بھی آواز
نہین سنتا تھا مگر اوس حالت مین کہ عامل نے اپنے منہ کو معمول کی اونگلیون کے سرون سے
لگا دیا تو اونگلیون کے سرون کے ذریعہ سے معمول سے باتین کین تھوڑی دیر کے بعد معمول
چونک پڑا اور پھر اوس سے سوال کیے گئے تو مثل سابق اچھی طرح جواب دیتا رہا اس معمول کا
یہ حال تھا کہ بغیر سوال کے وہ خود بخود بہت سی چیزون کا ذکر کرتا تھا جو اوسکو نظر آتی تھین اور اگرچہ
اوسکے کان کے پاس بہت غل مچایا اور طبلہ بجایا تپنچہ بھی چھوڑا گیا لیکن اوسکو کچھ خبر نہوئی جو بیان
وہ کر رہا تھا برابر اوسکا ذکر کرتا رہا کسی طرح حرج اوسکے کلام مین نہین ہوا اور ہر شخص کے
سوال کا جواب دیتا تھا چنانچہ مین ایک دو گھنٹہ تک برابر اوس سے گفتگو کرتا رہا بعض حالتین
ہوا اوس معمول کی حالت سے مشابہ ہوتی ہین یہ بات ضرور ہے کہ اوس شخص کا جسم جو معمول سے
گفتگو کرنا چاہتا ہے معمول کے جسم سے ملحق ہو اگر عامل اوس شخص مین اور معمول مین باطنی ربط
قائم کر دے نہین تو معمول اوس شخص کی بات نہین سنتا اور نہ اوسکو جواب دیتا ہے بعض
معمولونکا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر ہم اون سے گفتگو کرنی چاہین تو ہمکو اونکے سر یا پیٹ سے بات
کرنی چاہیے ان حالتون کی جزئیات مین بہت اختلاف ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالانکہ معمول
ہر ایک آدمی کی بات سنتا ہے اور ہر ایک کو جواب دیتا ہے لیکن عامل کو اختیار ہے کہ جسوقت
چاہے مثلاً یہ معمول سے کہکر خواہ اپنے جی مین خیال کر کے فوراً یہ بات زائل کر دے بسا اوقات
ایسا ہوتا ہے کہ جس وقت ہم کسی شخص جدید پر یہ عمل کر رہے ہون اور کوچہ و گلی کے شور کی
آواز آتی ہو تو اوسکو حکم دیتے ہین کہ وہ شور و غل سُنے اور اوس ذریعہ سے خواب مقناطیسی
اوسپر بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے لیکن یہ بات جب ہو سکتی ہے کہ جب پہلو ابتدا مین معمول کے
حواس پر تسلط کامل حاصل ہو جاوے چنانچہ اسکا حال مفصل آگے بیان ہوگا اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ سونے والے کو کسی طرح کی تکلیف محسوس نہین ہوتی ہے جس طرح وہ آواز

نہیں ہنستا اوسی طرح اگر اوسکا جسم چھوا جاوے یا اور کسی طرح کی حرکت اوسکے جسم پر
کیجاوے تو اوسکو مطلقاً معلوم نہیں ہوتی اکثر شخصوں میں یہ بات خود بخود پیدا ہو جاتی ہے
اور اگر کسی میں یہ بات از خود پیدا ہو تو عامل کی خواہش گفتہ اور ناگفتہ تو یہ بات ہر ایک میں
پیدا ہو سکتی ہے بہت عامل ہر ایک حال کو کچھ نہیں رکھتے اس سبب سے اونکو یہ خیال ہوا ہے
کہ اوسکا معمول تکلیف سمجھتا یا نہیں ہو سکتا ہے بسبب تحریک جس طرح کہ آدمی کو تکلیف کر
سمجھتا ہے میں سب سے اچھا الفاظ کہ سب بات میں ہر کسی طرح کا مقصد نہیں تھا کسی سے خواب
پیدا کرنے کا ہے اسواسطے کہ اسمیں بیہوش آنے کو بھی کچھ آثار ناخوش پیدا نہیں ہوتے ہیں
بلکہ جتنی معمول میں دیکھے گئے نا انکو جاگنے کے بعد بہ نسبت سابق بہتر پایا ہے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
جب سونے والا جاگتا ہے تو ناخوش جاگتا ہے بلکہ حالت خواب میں اوسکو تکلیف ہوتی ہے اور
کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ اوسکو خواب سے جگانا مشکل معلوم ہوا ہے لیکن یہ سب نتائج
عامل کی ناتجربہ کاری سے پیدا ہوتے ہیں یا ذہن و قوی سے یہ ضعف ہے کیونکہ اسواسطے ایسی حالت کرتا ہے
جسپر اوسکو اختیار نہیں تھا اور اوسکو شکل پیدا ہوتی ہی اسی نہ تھی تو اوسکو یہ حالت دیکھکر ہیبت
سے تعجب ہے بلکہ کچھ خوف بھی ہوتا ہے اور جب عامل سونے والے کو جگانا چاہتا ہے اور وہ بالکل
اوسکی بات نہیں سنتا اور بیدار نہیں ہوتا ہے تو عامل حیران ہوتا ہے اور گھبرا کر خوف کرتا ہے
اور یہ حالت عامل کی طبیعت کے سبب شرکت خیال کے معمول پر منتقل ہو جاتی ہے اور اوسکا
معمول کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ تشنج پیدا ہو جاتا ہے اس حال کے معائنہ سے عامل اور بھی
زیادہ خوفناک ہوتا ہے اور یہ حالت معمول کی بگڑتی جاتی ہے جب نوبت زیادہ پہنچتی ہے
تو ڈاکٹر صاحب بلائے جاتے ہیں پس اگر ڈاکٹر صاحب بھی ایسے ہی ناتجربہ کار اس معاملہ میں
ہوئے تو کچھ وہ اسواسطے تجویز کرتے ہیں کہ سونے والا بیدار ہو جاوے اور ان تجویزوں سے زیادہ
ضرر پیدا ہوتا ہے پس جب کبھی ایسی نوبت ہو تو دو باتیں یاد رکھنی چاہئیں اول سب سے اچھی بات
تو یہ ہے کہ جب تک کوئی آزمودہ کار عامل اوس وقت موجود ہو تب تک ہرگز عمل

کسی پر نگاہ کرنا چاہیے اور اگر کیا بھی جاوے تو لحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ یہ عمل مقناطیسی جو بیشتر
نافع ہوتا ہی اور دوسری یہ کہ اگر بیدار کرنے کا طریقہ صحیح نہ معلوم ہو تو جلدی اور گھبراہٹ کے ساتھ
تدبیر بیداری نکرنی چاہیے کہ اوس سے بھی نقصان ہوگا اور طریق صحیح بیدار کرنے کا اول یہ ہی
کہ جس ترکیب سے عمل کیا گیا ہو اوسکے بالعکس ترکیب کرنی چاہیے یعنی ترکیب عمل کرنیکی
یہ ہی کہ سر سے لیکر شکم تک ہاتھ متصل جسم معمول کے لاتا ہی اور یہان عکس اوسکی
تدبیر یہ ہی کہ شکم سے چہرہ اور سر کی طرف الٹا ہاتھ لیجاوے مگر چاہیے کہ عامل کو چاہیے
کہ اپنی طبیعت کو قابو مین رکھے اور اوسی ترکیب کرے کہ کوئی شخص کو خلل نہ دینے دے اسواسطے کہ
مناقض اثر مقناطیسی بہت نقصان کرتا ہے دوسری یہ کہ اگر عامل اوسی ترکیب سے معمول کو
بیدار نکر سکے تو سب سے اچھا طریقہ یہ ہی کہ سونے دے اوسکو اوس وقت تک سونے دین کہ جبتک
وہ خود بیدار ہو اور اگر یہ عمل کیا جاوے اور سونے والے سے کسی طرحکی مزاحمت نکیجاوے تو اس عمل سے
کچھ زیان نہین ہوتا کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا تین یا چار یا بارہ یا چوبیس بلکہ اڑتالیس گھنٹہ تک
سوتا ہے لیکن اگر بلا مزاحمت اوسکو سونے دین تو ایسا شاذ ہوتا ہی کہ ایک یا دو گھنٹہ سے
زیادہ سووے جن حالتون مین خواب بہت دیر تک قائم رہتا ہے اور اوس مین مداخلت اور
اثر مناقض معمول پر کیا جاتا ہی یہ بات نہایت برا اور بڑی ہی سب سے اچھا طریق یہ ہے
کہ نبض اور نفس کو دیکھین تو معلوم ہوگا کہ سونے والے کو کچھ تکلیف نہین ہی اور کسی طرح کا
نقصان اوسکو نہین پہونچتا ہے اور یقین ہوگا کہ جسطرح معمولی نیند مضر نہین ہوتی اور جیسا جب
زیادہ عرصہ تک تو آنکھ نہین کھلتی ہی اوسی طرح مقناطیسی خواب بھی نہ مضر ہی نہ زیادہ عرصہ تک
رہتا ہے اب ہم پہلے بیان کرینگے کہ معمول کو حالت ایسی ہو سکتی ہی کہ اوسکو تکلیف کا
خبر نہو اور سب سے اچھی صفتین اسکی عمل مقناطیسی کرتا ہے بیان کرتا ہون حقیقت مین اس عمل سے
کچھ زیادہ نہین ہی اور عامل کو اختیار ہی کہ جب تک اوسکی مرضی ہو تب تک یہ بیخبری
رہتی ہے اور دوبارہ عمل کرنے کی ضرورت نہین ہوتی اور مین بلا تامل یہ بات کہتا ہون کہ اگر

عامل آزمودہ کار ہو تو کچھ بھی ضرر نہیں ہوتا الا ایک مشکل البتہ واقع ہوتی ہے کہ عامل ہمیشہ
فوراً خواب پیدا نہیں کر سکتا ہے اور جب کوئی صدمہ کسی پر دفعتہً ہو تو اتنی وقت نہیں ہے
تا کہ دیر تک عمل کیا جاوے لیکن اگر عامل مشاق اور آزمودہ کار ہوا اور اس عمل کا رواج
کثرت سے ہو تو دفعتہً خواب کا پیدا کرنا حاصل ہو سکتا ہے یہ بات ضروری ہے کہ انگلستان کو
آدمیوں پر یہ عمل اتنی جلدی نہیں چلتا ہے جتنی جلدی اور ملک کے آدمیوں پر چلتا ہے ڈاکٹر اسٹیل صاحب
کلکتہ میں عمل جلد جاری بہت لوگوں پر اس طور سے کیے ہیں کہ اونکو مطلق تکلیف نہیں ہوتی اور
ڈاکٹر صاحب کی امداد کے واسطے بہت عامل ہندوستانی ہیں اور یہ عمل کرتے ہیں اور کبھی خطا واقع
نہیں ہوتی ہے عامل شائق کو چاہیے کہ ہر شخص پر اس عمل کو آزماوے امراض فرزندہ اور ایام وضع
حمل کو کچھ عرصہ پہلے بعض اور عامہ مستورات پر اس عمل کو کرتے رہیں تا کہ جس وقت ضرورت ہو فوراً
عمل کیا جاوے اور بہت مصلحت ہے کہ تندرست آدمیوں کو ترغیب دیجاوے کہ یہ عمل اپنے اوپر
ہونے دیا کریں تا کہ حالت ضرورت میں بکار آمد ہوا اور جس وقت جی چاہے اوس وقت عمل کا اثر
ہو جاوے بعض عاملوں کی تحقیقات سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ زیادتی قوت مقناطیسی حاصل
ہو جاتی کچھ خیالی نہیں ہے بلکہ زیادہ تر مصلحت یہ ہے کہ جب بچے چھوٹی عمر کے ہوں تو نیز یہ عمل
کیا جانا شروع ہو تا کہ جس قدر سن انکی عمر زیادہ ہوتی جاوے اونمیں قابلیت تاثیر عمل کی زیادہ
ہوتی جاوے جس طرح بچوں کو تیرنا اس واسطے سکھاتے ہیں کہ عند الضرورت پانی کے ضرر سے محفوظ
رہیں اسی طرح اس عمل کا اثر بھی اطفال پر ہوتا رہے تو بہت خوب بات ہے تا کہ عند الضرورت
عمل مذکور فوراً بکار آمد ہو اگر ایک بار اون پر عمل ہو جاوے تو پھر اوسکا اثر آسانی سے
قائم رہ سکتا ہے علاوہ بریں جس قدر کثرت عمل کی ہوتی جاوے گی بہت سی باتیں اور زیادہ
اوس علم کی تجربہ سے معلوم ہوتی جاویں گی اور اس علم کو بہت ترقی ہوگی تیسرے دوم
سونے والا اکثر عامل کے بس میں ہوتا ہے یعنی اوسکو اختیار ہے کہ معمول کے سونے کا
وقت جتنا چاہے تھوڑا یا بہت معین کر دے اس اختیار میں عامل کا فائدہ ظاہر ہے

خصوصًا اس حالت مین کہ جب معمول کو کچھ تکلیف ہو یا عمل جراحی اوسپر کرنا منظور ہو علاوہ
معمول بھی ازخود جس وقت تک سونے کا وعدہ کرتا ہی اوسی وقت تک سوتا ہی حتی کہ پلک تک بھی اوپر
نہین ہوتا ہی اور جب وہ وقت معین گذر جاتا ہی تو اثر عمل کا ازخود زائل ہو جاتا ہے اور کسی
عامل کو کسی وقت مقرر تک سے تو سونے والا خود بخود جاگ اوٹھتا ہی اگرچہ کوئی اوسکو نہ جگاوے
سوتا اور معمول یہ بات ہی کہ گھنٹے دو گھنٹے تک معمول سوتے ہین بعض اوقات خصوصًا
اس صورت مین کہ سونے والے سے بہت سے سوالات کیے جاوین اور اوسکو جواب
دینے مین بہت سی کوشش کرنی پڑے معمول کہتا ہی کہ بہت تھک گیا ہون اور مجھے
جگا دو ایسی حالت مین سب سے بہتر یہ ہے کہ اوسکی خوشی کر دین اور اوسکو بہت تکلیف نہ
کر زیادہ محنت سے اوسکو نقصان پہنچتا ہی سونے والے کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہی کہ جب
اوس سے دریافت کیا جاوے کہ کب تک سوتا رہیگا تو وہ ٹھیک ٹھیک عرصہ بتا دیتا ہی
اور یہ قدرت اوسکو دونون حالتون مین حاصل ہوتی ہے یعنی اون حالتون مین کہ عامل
عرصہ خواب مقرر کر دے یا نہ کر دے اور اگر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اوس سے پوچھا جاوے
کہ اب کتنی دیر باقی رہی ہے تو جتنا عرصہ باقی رہا ہوگا ٹھیک ٹھیک بتاویگا یہ امر بھی
عقلا کیسی نہایت تعجب کا باعث ہی اسواسطے کہ اس قدرت کو حاصل ہونے مین ہمکو [illegible]
[illegible] اگر مختلف سونے والون سے پوچھا جاوے کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ [illegible]
[illegible] کیا ہی تو مختلف سبیل اس بات کو جاننے کی بتاتے ہین لیکن اکثر کہتے ہین
کہ ہمکو ایک وقت جتنے عرصہ تک ہمکو سونا ہی آنکھون کے سامنے نظر آتی ہے اور
اوسکے ذریعے سے ہم جان جاتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب اول ہی مرتبہ کسی شخص کو
خواب مقناطیسی پیدا کیا جاوے اور زیادہ تر اوس حالت مین کہ کئی مرتبہ اوسپر عمل ہو چکا ہو
تو اوس سے اگر دریافت کیا جاوے کہ سب سے بہتر ترکیب تم پر عمل کرنیکی کون سی ہی تو اوسکو
وہ بتا دیتا ہی اور یہ بھی بتا دیتا ہے کہ جب عمل ہو جائیگا تو کیا کیا قوت اوسکو حاصل ہوگی اور

کسب خاص اثر نمایان ہونگا اور یہ بھی بیان کردیتا ہے کہ کوئی خاص اثر پیدا ہونے کے واسطے کتنی مرتبہ اور کتنے عرصہ کے بعد یعنی ہر روز یا دوسرے دن یا دن مین دو بار علی ہذا القیاس عمل کرنا چاہیے عامل کو اختیار ہے کہ حالت خواب مین اوسکو حکم دیکہ اوس حکم کے سبب سے جب وہ جاگیگا تو خواہ تمام حال خواہ تھوڑا حال مطابق حکم عامل کے اوسکو یاد رہیگا عامل چاہے تو یہ اختیار اوسکو حاصل ہوگا کہ معمول کو خواہ تمام خواہ جتنا عامل چاہے اوتنا حال اوسکو فراموش ہوجاوے بلکہ جو معمول خود بخود یاد رکھتا ہے اوسکو بھی اگر چاہے تو فراموش کردے اگر عامل چاہے تو معمول پر یہ بات پیدا کردے کہ معمول نہ اپنا ہاتھہ نہ ٹانگ ہلا سکے نہ بول سکے نہ بیٹھہ سکے نہ اوٹھہ سکے اور جب عامل چاہے معمول کے ہاتھہ پیر اکڑ جاوین اور جب چاہے تشنج جاتا رہے غرض کہ معمول کی رگ رگ اور پٹھے پٹھے پر جسکی حرکت اختیاری ہوتی ہے عامل کو اختیار کامل حاصل ہوتا ہے اور عامل معمول مین یہ بات پیدا کرسکتا ہے کہ جو حرکت عامل کرے اور جس طرحکی آواز اوسکی ہو معمول اوسکی فوراً نقل کالاصل کردے اگر عامل عربی یا ترکی یا انگریزی بولے تو با وجودیکہ معمول کوئی ان زبانون سے جانتا بھی نہو ویسی زبان بولتا جاویگا اور ایسی ٹھیک ٹھیک نقل کریگا کہ سننے والونکو کچھہ بھی تمیز نہوگی اور اگر عامل کسیطرحکی حرکت کرے تو معمول بھی باوجود اس حرکت کو نہ دیکھنے کے ویسی ہی حرکت کرتا ہے اور بعد جاگنے کے اگر اوس سے کہا جاوے کہ اوسی طرح پھر نقل کیجیے تو ہرگز کسیطرح اوس سے ویسی نقل نہو سکیگی اور اگر عامل ہنستا ہے تو فوراً معمول بھی ہنستا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول حالت خواب مین سوای عامل کے اور کسی کی آواز نہین سنتا ہے یا اگر کوئی حرکت کیجاوے تو اوس سے آگاہ نہین ہوتا لیکن عامل کو اختیار ہے کہ یہ بات اپنی مرضی سے رفع کردے اور کسی شخص غیر سے معمول کا ربط قائم کردے اور اسکی یہ صورت ہے کہ عامل کسی شخص کا ہاتھہ معمول کے ہاتھہ سے ملادے بعض صورتون مین عامل کو معمول سے یہ کہنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ فلان شخص کے ساتھہ بات کرو اور اوسکی تقلید ہو تب اوس شخص سے اور معمول مین ویسا ہی ربط ہوجاتا ہے جیسا پہلے عامل کے ساتھہ تھا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ

جب اس شخص بیگانہ کو معمول کے ساتھہ ربط حاصل ہوگیا تو پھر اس بات کی ضرورت ہوتی ہے
کہ وہ بار دگر معمول کو پھر عامل کو سونپ دے ورنہ عامل کے ساتھہ ربط نہین ہوتا جس وقت
ایک آدمی سے دوسرے کی طرف معمول اس طرح پر منتقل کیا جاتا ہے تو وہ چونک پڑتا ہے ہوش مین
نہین آجاتا ہے عامل کو اختیار ہے کہ معمول کو خوش خواہ اداس خواہ خفا خواہ فیاض خواہ
خسیس خواہ مغرور و خودبین و خواہ سلیم الطبع خواہ شجاع خواہ ڈرپوک خواہ مایوس خواہ گستاخ
خواہ مؤدب جیسا چاہے ظاہر کردے خواہ یہ اثر پیدا کردے کہ معمول گانے لگے یا ناچنے لگے
یا رونے لگے یا بندوق لگائے یا مچھلی کا شکار کرے یا نماز پڑھنے یا وعظ کہنے یا بحث علمی کرنے لگے
ایسی بہت سی باتین عامل کی مرضی اور حکم سے معمول کر سکتا ہے اور مین نے خود یہ باتین ہوتی دیکھی ہین
بلکہ خود پیدا کی ہین چنانچہ مین نے ایک معمول کو علم مقناطیسی حیوانی اور حفظ صحت کا درس دیتے
سنا ہے اور بعض کے منہ سے نظم بہت اچھی طرح سے ادا ہوئے بیانات شاعرانہ سنے ہین اور
طرفہ یہ ہے کہ جب وہ جاگے تو ہرگز ویسی تقریر اوس سے ادا نہو سکی مین نے دیکھا ہے اور
اہل تجربہ نے بھی لکھا ہے کہ ان حالات عمل مین آواز اور انداز اوسکا بہت اچھا ہوجاتا ہے
اور جو معمول خواہ زبان سے خواہ جسم کی حرکت سے ادا کرنا چاہتا ہے مثل غرور اور انکسار
اور خوف اور مہربانی اور پارسائی اور فکر کے وہ بطور کامل اوس حالت مین ادا ہوتی ہین
یعنی جو جو خیالات اوسکے دل مین آتے ہین اون خیالات کے سبب سے اوسکے جسم کو حرکت ہوتی ہے
اور چہرہ اور انداز سے وہ سب خیالات ایسی خوبی کے ساتھہ ادا ہوتے ہین کہ مصورونکو چاہیے
کہ اونکو غور اور توجہ سے دیکھکر اوسی انداز پر اپنی تصویرونکو بناوین اور خوبی یہ ہے کہ سب ادائین
بد علم لوگون مین بھی دیکھی جاتی ہین اور جب اونکو جگا کر اونکی تقلید کرائی جاوے تو ہرگز اون سے نہین ہوتی
اگر تمام مصور جانتے جیسا کہ بعض مصور جانتے ہین کہ یہ آثار مقناطیسی مصورونکو واسطے الہام غیبی کے ہین
تو وہ گھنٹون تک اونکو دیکھتے رہتے اور اونکی نقل کرتے بہرحال کارنامی بڑے بڑے مصورونکو دیکھکر
معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہی آثار مقناطیسی کی نقلون مین گو پوری نقلین نہین مجکو یقین ہے کہ

جس طرح اب بڑے بڑے مصور اعضا کی شکلین کھینچنے کے واسطے جسم عریان دیکھکر نقل کرتے ہین
اسی طرح ادا کی نقل کے واسطے ظہور آثار مقناطیسی کو دیکھا کرینگے مین نے ایک چودہ برس کی لڑکی کو
خواب مقناطیسی مین دیکھا تھا اوسکے چہرہ کی ادا ایسی معشوقانہ اور خوبصورت معلوم ہوئی کہ مجھکو
اوسکی بیان کی قدرت حاصل نہین ہے ایسا انداز معدوم ہے اگر ہوگا تو بہشت مین ہوگا اور جسوقت
اوسکے خیالات پارسائی پر انگیختہ کیے گئے اور کچھ گانا شروع ہوا تو اوسکے چہرہ پر ایسا نور اور حسن تھا
کہ چشم ظاہر نے تو کیا بلکہ دیدہ خیال مین بھی کبھی نہ آیا تھا غرض کہ خصوصیت ان آثار مقناطیسی مین
یہ ہے کہ نہایت سچے آثار ہوتے ہین یہ بات قابل ملاحظہ ہے کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول پر
بہ نسبت اوسکی رسمی حالت کے راگ کا زیادہ اثر ہوتا ہے اور اسکا چہرہ نہایت روشن ہوجاتا ہے
اور جیسا کہ راگ گایا بجایا جاتا ہے ویسی ہی اوسکے انداز اور حرکات مین تغیر ہوجاتا ہے اگر ناچ کا
باجا ہو تو معمول ناچنے لگتا ہے اور اگر وہ فرقہ آراستہ مین سے ہے تو اوسکے ناچنے مین ایک لطافت
پائی جاتی ہے اگر غیر ترتیب یافتہ ہے تو اکثر بین ہوتا ہے مین نے یہ اثر دونون فرقون یعنی تعلیم یافتہ
اور غیر تعلیم یافتہ پر دیکھا ہے حالانکہ اونھون نے اپنی حالت اصلی مین ناچنا نہین سیکھا تھا
اگر ایسے شخص ہون کہ اونکو درحقیقت کچھ شوق علم موسیقی کا نہ ہو تو بھی حالت خواب مقناطیسی مین
یہ آثار اون پر نمایان ہوتے ہین ایوس صاحب کی تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگون پر
اول ہی عمل کیا جاوے اگر راگ بھی ساتھہ گایا بجایا جاوے تو خواب مقناطیسی زیادہ آسانی سے
پیدا ہوسکتا ہے چنانچہ یہ بات لکھی چلی آتی ہے کہ جادوگر ہمیشہ راگ کو ایک جزو اپنے عمل کا
سمجھتے ہین اگر معمول سے ایسے سوالات کیے جاوین کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے یا جو کچھ اوس پر
گذر رہا ہے اوس سے باہر ہے تو وہ ہمیشہ اون سوالات کے جواب دینے سے انکار کرتا ہے تکلیف دینے والا
اکثر ناداشتگی اور اوسکے مطلب کو نہ سمجھنے کے سبب ایسے سوالات کرتا ہے کہ جس سے سونے والا
بہک جاوے لیکن حالت خواب مین جتنی باتین عجیب نمایان ہوتی ہین اون مین بڑی یہ بات ہے
کہ اکثر سونے والا تکرار کیے ساتھہ ایسے الفاظ جو سنے گئے تھا کہ جن سے ٹھیک ٹھیک نہین جانتا ہو ان

مین یقیناً نہین کہہ سکتا ہون خواہ یہ بات ہو خواہ نہو مین دیکھہ نہین سکتا ہون جو کچھہ مین
جانتا یا دیکھتا نہین ہون وہ بات مجھی کبھی نہین چاہیے اور جب سونیوالا ایکبار کسی چیز کو
دیکھتا ہی یا خیال لیتا ہے تو وہ اوسپر قائم رہتا ہی یہ سچا پن جو معمول مین ہوتا ہی اوسکی سبب سے
اکثر تجربات بطور مناسب کیے جاوین تو بڑا فائدہ ہی مجھکو ہمیشہ اس بات سے اعتراف رہا ہی کہ جب عمل
مقناطیسی روپیہ کی طمع پر کیا جاوی تو دہوکا دہی کا امکان ہی اور بعض بعض حالتون مین ایسے معمول
جن پر آثار مقناطیسی فی الحقیقۃ نمایان ہوتے ہین فریب دہی کے مجرم ہوتی ہین یہ بات اس طرح
ممکن ہو سکتی ہی مثلاً فرض کیجیے کہ ایک شخص پر حقیقت مین عمل مقناطیسی خوب ہوتا ہی لیکن
یہ شخص طامع ہی اور اپنی قوت مقناطیسی کا گھمنڈ رکھتا ہی اور فرض کیجیے کہ اس شخص پر
جلسہ عام مین عمل کیا جاوے اور فرض کیجیے کہ اوس خاص موقع پر اوسکو معلوم ہو کہ جو
قوتین مقناطیسی اوسکو ہمیشہ حاصل ہوتی تھین وہ اوس وقت رو بکمی رکھتی ہین اور یہ بات
اس طرح پر بھی ہو سکتی ہے کہ اوس وقت سے پہلے کئی مرتبہ اوسپر عمل ہو چکا ہو اور زیادہ محنت کے
سبب سے اب وہ تھک گیا ہو تو ایسی حالت مین دو باتین ظاہر ہین ایک تو یہ کہ اوسکے گھمنڈ مین
فرق آتا ہی دوسرے اوسکو روپیہ کے حاصل ہونے کی امید کم ہو جاتی ہی اور فرض کیجیے کہ اس شخص کو
راستی اور شرافت کا بھی خیال کم ہے تو ممکن ہی کہ ایسا شخص اپنی کمی قوت کا فریب سے عوض
کر دینے مین کوشش کریگا یہ تجربہ ہوا ہی کہ جب معمول پر مرتبہ اول عمل کیا گیا تو باوجود یکہ
نہایت محنت سے اور عرصہ تک عمل کیا گیا گھنٹے دو گھنٹے تک عمل کا اثر نہین ہوا لیکن جب
متواتر عمل کیا گیا تو کبھی ایک دو دن کی عمل کرنے کے بعد اور کبھی ایک ہفتہ اور کبھی ایک
مہینے کی بعد ایک منٹ اور بعض وقت نصف منٹ بلکہ چوتھائی منٹ مین بھی معمول کو نہایت
گہرا خواب آگیا ہے اور بعض معمولون پر فقط ایک نظر کے دیکھنے مین غش کی نوبت طاری
ہو جاتی ہے بہت معمول ایسے ہین کہ اون کو یہ درجہ اثر پذیر ہونے کا حاصل نہین ہوتا لیکن
اس مین شک نہین کہ سب پرستش کے سبب اور کثرت عمل کے ذریعہ سے یہ نسبت سابق

عمل کے اثر ہونے مین آسانی ہوتی جاتی ہے یہ بات اکثر ہوتی ہے کہ جن پر بہ آہستگی اور
بتدریج عمل کیا جاتا ہے اون پر عمل مقناطیسی کے آثار بہت خوب نمایان ہوتے ہین
بہرحال اگر ابتدا عمل مین خطا ہو یا حسب مراد عمل نہو تو ہمکو ہمت ہارنی نچاہیے
بہت سی ایسی صورتین ہین کہ جن مین سو مرتبہ تک عمل کرنے مین بھی اثر پیدا نہین ہوا ہے لیکن
جب یکبارگی ہوگیا تو بہت کارگر ہوا اور نہایت خوبصورت آثار عمل اون مین نمایان ہوئے
جسقدر مجھے تجربہ ہوا ہے اوس سے مجھے یقین کامل حاصل ہے کہ ہر شخص کو ہر شخص پر
عمل کر دینے کی قوت حاصل ہے گو یہ بلکہ مختلف اشخاص مین مختلف مرتبہ کا ہوتا ہے اور
علی ہذا القیاس ہر شخص پر بشرط صبر اور محنت عمل عامل کا ہو سکتا ہے یعنی ہر فرد بشر مین قابلیت
عامل اور معمول ہونے کی باختلاف مراتب حاصل ہے اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے
کہ تکلیف رفع کرنے یا بیماری دور کرنے کے واسطے معمول پر عمل مقناطیسی سے خواب پیدا کرنا
کچھ ضرور نہین ہے چنانچہ یہ نتائج اور اور بہت سے خوبصورت آثار مقناطیسی حالت مین بھی
حاصل ہوتے ہین جبکہ معمول کو خواب نہ آوے بلکہ وہ بیدار اور ہوش مین رہے لیکن یہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ اگر کوئی بہت قوی مزاج ہوتا ہے تو اوسکا اثر ضعیف مزاج پر بہت جلد
ہوتا ہے مثلاً جس شخص کا مزاج تیز صفراوی ہو اوسکا اثر اوس شخص پر جسکا مزاج سوداوی
یا بلغمی ہو بہت جلد ہوتا ہے اور جس شخص کا سر بڑا اور طبیعت مین چالاکی ہو اوسکو آسانی سے
عمل کر لینے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے اور اگر معمول کی عقل قوی اور طبیعت چالاک ہو
تو اگرچہ عمل کا ہونا اوس پر ناممکن نہین ہوتا لیکن دشوار ضرور ہو جاتا ہے اور جب عمل
خلوت مین کیا جاتا ہے تو اکثر بہ نسبت اون صورتون کے کہ جب جلسہ عام مین کیا جاوے
اچھی طرح چل جاتا ہے اور غیر تعلیم یافتہ اشخاص پر اکثر عمل مقناطیسی جلسہ عام مین بہ نسبت
اون لوگون کے جو تعلیم یافتہ ہین اور علم رکھتے ہین زیادہ چل جاتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے
کہ غیر تعلیم یافتہ کے طبایع کم چالاک ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اونکی طبیعت عامل کے

بس ہین زیادہ ہوجاتی ہے ہین یہ بات تجربہ کر چکا ہون کہ فرنگستان کے لوگون کی نسبت
ہندوستان کے آدمیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے اصول تعلیم بھی
کہ جب عامل بھی ہندوستانی ہو اور معلوم ہوتا ہے کہ حبشیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی
زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے اور حبشی عامل زبردست ہوتے ہین چنانچہ حبشی اور ہندوستان مغربی باشندے
اسی سبب سے زیادہ سحر ہوتا ہی اور جب عامل کو یہ قدرت حاصل ہو جاوے کہ معمول پر
خواب کی نوبت آسانی سے اور تھوڑے عرصہ مین پیدا کر سکے تو اکثر اوسکو یہ قدرت حاصل
ہو جاتی ہے کہ بغیر ترکیب معروف کو فقط اپنی مرضی ناگفتہ سے عمل کا اثر پیدا کر دے
اگر اوسکو اپنے جی مین حکم دی کہ ایک گھنٹے تک سوئے تو وہ اتنے ہی عرصہ سوئیگا اور یہ بات
کچھ ضرور نہین ہی کہ معمول عامل کے ارادے سے علم رکھتا ہو اور ایسا ہی ایک مرتبہ مین نے بھی
کیا ہے اور اکثر اس طرح پر بھی عمل ہوتے دیکھا ہی کہ عامل ایک کمرے مین ہی اور معمول دوسرے مین
یا عامل اوپر کے مکان مین اور معمول نیچے کے مکان مین ہو چنانچہ لیوس صاحب نے
ایک عورت کو درد سر کے واسطے چھپن سو گز کے فاصلے سے عمل کیا تھا اور اوسکا اثر
بخوبی ظاہر ہوا اور وہ عورت میرے ہی گھر مین رہتی تھی اور اس امر سے اور کئی آدمی مثل
ڈاکٹر کمنگ صاحب کے واقف ہین الغرض عمل مقناطیسی کو اثر ہونے مین بُعد و مسافت
کچھ نہین ہی خصوصاً اوس حالت مین کہ معمول کی طبیعت آسانی سے عمل کی اثر پذیر ہو شاید
کمی اور زیادتی مسافت کے سبب سے اثر عمل کا بھی کم و زیادہ ہوتا ہی چنانچہ بغیر اعلان
ارادہ عامل کے بھی معمول پر یہ اثر پیدا ہو سکتے ہین کہ معمول عامل کے پاس آجاوے
یا جہان وہ چاہے وہان بیٹھ جاوے اور اور جو حرکتین عامل چاہے کرنے لگے پس جاننا
چاہیے کہ جو جو آثار ارادہ معلوم عامل سے پیدا ہوتے ہین وہ سب ارادہ غیر معلوم سے
پیدا ہوتے ہین اور یہ بات اوس حالت مین بھی ہوتی ہے کہ جب معمول حالت خواب مین
نہو بلکہ بیدار ہو ایک اور اثر عجیب یہ ہی کہ معمول کو حسب مرضی عامل کوشش اور خواہش

عامل کے پاس جانے کی ہوتی ہے کہ وہ اوسکو روک نہین سکتا اگر اوس سے دریافت کیا جاوے
کہ اوسکو یہ رغبت کیون ہوتی ہے تو وہ فقط یہی کہسکتا ہے کہ مین عامل کی طرف
کھنچا جاتا ہون اور بعض یہ کہتے ہین کہ کچھ رستے منور ایسے ہوتے ہین کہ وہ عامل
کی طرف آہستہ آہستہ کھینچے لیے جاتے ہین چنانچہ سننے مین آیا ہے کہ سوگز کے
فاصلے سے ایک مرتبہ ایک عامل نے معمول کو بلا لیا اور وہ کھنچ گیا باوجودیکہ اوسکو
اوس سے زیادہ زبردست آدمی نے روکنا چاہا لیکن نہ رک سکا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے
کہ جب معمول پر سے عمل کا اثر جاتا رہے تو اوسکو اپنی حالت اصلی مین بھی عامل کے ساتھ
محبت قائم رہتی ہے مجکو تجربہ اسکا نہین ہوا لیکن جانتا ہون کہ اسمین کچھ شک نہین ہے
اگر عامل معمول کو حالت اثر مین کسی طرح کا حکم دے اور وہ اوسکی تعمیل کا اوس حالت مین
اقرار کرلے تو جب وہ جاگے گا اوسکی تعمیل ضرور کریگا گو وہ امر ایسا ہی بیہودہ اور
فضول ہو پس عامل کو چاہیے کہ کوئی بیہودہ امر کے لیے اوس سے وعدہ نہ لے اگر حالت
خواب مین ایسے حکم کی تعمیل کا اقرار وہ خود نہین کریگا اور یہ قوت جو عامل کو حاصل ہے
کہ اصلی حالت مین بھی معمول اوسکے حکم کی تعمیل کرے اوسکو اگر اچھی طرح کام مین لایا جاوے
تو بہت فائدہ کی بات ہے چنانچہ میرے سامنے لیوس صاحب نے ایک شخص سے حالت
خواب مین شراب پینی ترک کردینے کا اقرار کرالیا تھا اوسنے ایفاء وعدہ کیا اور زبانی
لیوس صاحب کو معلوم ہوا کہ اونھون نے شراب خواری اور اور بری بری باتین اکثر لوگون کی
چھوڑوا دی ہین پس جاننا چاہیے کہ وعدہ خواب مقناطیسی وعدہ حالت اصلی سے بہت
واثق ہوتا ہے **تبصرہ سوم** اب مین اعلی آثار عمل مقناطیسی کا بیان کرتا ہون
وہ دو آثار ہین شرکت خیال اور غائب بینی اور حقیقۃً یہ دونون قسم کے آثار یعنی اعلی
اور ادنی ایک ہی باعث پر موقوف ہین مگر اس وجہ سے کہ شرکت خیال اور غائب بینی کے
نتائج خاص قسم کے ایسے ہین کہ اگر ہم یہ بات نجانتے کہ حقیقت مین اونکی پیدا ہونے کے قدر

باعث ہین تو اونکو اعجاز مین داخل سمجھتے اسواسطے بخلاف آثار سابق کے ان آثار کو اعلےٰ
کہتے ہین اور یہ خوب سمجھنا چاہیے کہ آثار اعلیٰ کی ماہیت آثار ادنیٰ کی ماہیت سے جدا نہین فقط
مرتبہ مین دونون کو فرق ہے پہلی مین شرکت خیال کا ذکر کرتا ہون بیان سابق سے ظاہر ہوا ہے کہ
اثر عمل مقناطیسی ابتدا مین اوس صورت مین ظاہر ہوتا ہے کہ معمول عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے
لیکن جسقدر اس حالت عمل کو ترقی ہوتی جاتی ہے بتدریج ایک خاص صورت حاصل کرتا جاتا ہے یعنی کہ
سوئی ہوئی کو ایک قدرت حاصل ہو جاتی ہے کہ جو اثر عامل کے جسم پر ہوتا ہے خیال اوسکے ذہن مین
آوے اوسمین شریک ہو جاتا ہے اور یہ شرکت عامل کی نسبت کچھ خاص نہین ہے بلکہ
جس کے ساتھ اوسکو ربط دلا دیا گیا یا جسم چھوا دیا گیا ہو اوسکے ساتھ اس طرح کی شرکت
حاصل ہوتی ہے اور یہ آثار سوتی والے پر شرکت خیال اس طرح سے نمایان ہوتے ہین کہ
گویا عامل اور اوسکے جسم پر جو اثر ہوتا ہے عامل یا جس شخص کا جسم پر آثار پیدا ہوتے ہین ایک چیز ہو جاتا ہے
اور ایک اثر دونون پر عادی ہو جاتا ہے چنانچہ ایک **شرکت ذائقہ** ہے اگر عامل یا اور
کوئی شخص ہم ربط معمول کوئی شی کھاوے یا پیوے کی اپنی منہ مین لو تو معمول فوراً اپنے منہ کو
اس طرح حرکت دیتا ہے کہ گویا کچھ کھا یا پی رہا ہے مثلاً اگر عامل کے منہ مین کوئی یا شیرینی یا
پانی یا شراب یا دوا رکھا اور کوئی چیز ہو تو جب سوتی والے سے پوچھا جاویگا کہ تم کیا
کھا رہے ہو تو جو چیز اوس وقت عامل کی منہ مین ہووے گی وہی اپنے منہ مین بتا دیگا اور اگر کوئی چیز
بد ذائقہ یا تلخ ہو تو اوسکی چہرے سے تلخ یا ناگوار ذائقہ معلوم ہوتا ہے گو اوسکی آنکھین بند ہوتی
یا عامل اوسکے پس پشت پر کھڑا ہو اور یہ آثار بھی مثل اور آثار کے مختلف معمولون مین
مختلف درجے کے پائے جاتے ہین لیکن جسپر بکثرت عمل مقناطیسی کیا گیا ہو تو اوسپر یہ آثار
بخوبی ظاہر ہوتے ہین **دوسری شرکت شم** یعنی اگر عامل یا دوسرا شخص جسکو
معمول کے ساتھ ربط دیا جاوے گلاب سونگھے تو معمول کو چہرے سے فرحت حاصل
ہوتی ہے یا اگر ہینگ سونگھے تو معمول کے چہرے سے کراہیت عیان ہوتی ہے یا اگر

کوئی چیز بشکل مرچ کے سونگھے تو معمول اوسکے تیزی کی شکایت کرتا ہو جیسی درجے مین
ذائقہ کی شرکت کامل ہوتی ہو اوسی درجے مین شرکت شم بھی کامل ہوتی ہے لیکن مجھے
یہ تجربہ نہین ہو کہ شرکت ذائقہ اور شم ایک ہی معمول کو مثلاً حاصل ہوتی ہے یا نہین غالب ہو
کہ دونون ساتھہ ہی حاصل ہوتی ہون اگر عامل چاہے تو معمول کی قدرت ان دونون شرکتونکو
زائل کرسکتا ہے تیسری شرکت لمس اگر عامل کسی سے ہاتھہ ملاوے تو معمول فورًا
کسی خیالی ہاتھہ سے ہاتھہ ملاتا ہے یا اگر عامل کو ہاتھ مین سوئی چبھوئی جاوے تو معمول اپنا ہاتھہ
ہٹا لیتا ہی اور ایک خاص مقام کو ملنے لگتا ہو اور تکلیف کی شکایت کرتا ہو الغرض جسطرح سے
اس شرکت لمس کی آزمایش کیجاوے فرق نہین ہوتا ہی مین یہ بات تحقیق نہین
کرسکتا ہون کہ آیا اس قسم کی شرکت نظر مین ہوتی ہے یا نہین اس واسطے کہ خواب
مقناطیسی مین آنکھون کا بند ہونا اور پتلی کا پھرا ہونا روشنی کا اثر پذیر نہونا اس بات کا باعث ہی
کہ تجربہ نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اگرچہ معمول کو دل کی آنکھین کھلی ہوتی ہین لیکن ظاہری حواس سے بھی
بالکل مسدود ہوتی ہین اور جو باتین نسبت شرکت ذائقہ اور شرکت شم اور شرکت لمس اوپر بیان کی گئین
وہ شرکتین فقط اس طرح سے پیدا ہوتی ہین کہ حواس ظاہری عامل پر جو اثر پیدا ہوتے ہین وہ بسبب
شرکت خیال کی معمول پر اثر کرتے ہین اور جو کچھہ عامل حس ظاہری باصرہ سے دیکھتا ہے
معمول حالت غائب بینی مین بیشک دل کی آنکھہ سے دیکھتا ہی اسواسطے کہ اگرچہ اوسکی آنکھین
بند ہوتی ہین لیکن جو چیزین اوسکے گرد ہوتی ہین اونکو وہ دیکھتا ہے لیکن جن شرکتون کا اثر
بیان ہوا وہ شرکتین حالت غائب بینی پر موقوف نہین ہین اور ہمکو ضرور ہی کہ حالت اصلی
غائب بینی اور اون آثار مین جو بنسبت شرکت خیال کی پیدا ہوتی ہین تمیز رکھین اور سمجھین بہرحال
میری راے یہ ہی کہ جیسی حالت آنکھہ کی خواب مقناطیسی مین ہوتی ہو اوسکے سبب سے شرکت
نظر کی بسبب آزمایش کرنے کے نتائج شافی نہین نکلین گی سامع کو یاد ہین مین نے تجربات ہوتے
نہین دیکھے لیکن پہلے مین بیان کرچکا ہون کہ معمول سوا عامل باہم ایک اور کسی کی آواز نہین سنتا ہو

اور جو باتیں معمول سے پوشیدہ کہی جاتی ہیں اون سے وہ بخوبی واقف ہوجاتا ہے اکثر معمولون کو
شرکت جذبہ ہوتی ہے یعنی جیسا جذبہ عامل اپنے ربطے کو دل مین پیدا ہو ویسا ہی جذبہ معمول کے
دل مین پیدا ہوتا ہے اس بات کا تجربہ مجھکو بخوبی نہین ہوا ہے اس واسطے کہ یہ بات دشوار ہے
کہ جس وقت جی چاہے اوس وقت کوئی سچا جذبہ دل مین پیدا کیا جاوے اور اسی سبب سے
اس بات مین تجربہ ہوتا ہے جو اتفاقیہ ہوجاتا ہے مین نے دیکھا ہے کہ جب عامل مسکراتا یا ہنستا ہے
تو معمول بھی مسکرانے یا ہنسنے لگتا ہے اور جب عامل کی طبیعت گھبراتی ہے یا اوسکو کسی
طرح کا خوف ہوتا ہے تو معمول پر بھی یہ حالت گذر جاتی ہے اور اوسکو تکلیف ہوتی ہے
چنانچہ مین اول بیان کرچکا ہون کہ جب ناآزمودہ کار شخص فقط دل لگی یا سیر کے واسطے عمل مقناطیسی
کر بیٹھتا ہے اور عمل چل جاتا ہے اور وہ گھبرا جاتا ہے تو معمول کو بہت تکلیف ہوتی ہے خصوصاً
اوس حال مین کہ معمول کمسن مرد ہو یا عورت اور وہ بیہوش ہوجاوے اور اپنے عزیزون کی بات کا
جواب نہ دے تو وہ پریشان ہوکر عامل سے استدعا اوسکے ہوش مین آنیکی کرتے ہین اور عامل
ایسے وقت مین بسبب ناواقفیت کے گھبرا جاتا ہے اور رشتہ دار اوسکے بسبب محبت معمول
اور ناواقفیت عمل کے عامل کو دست بگریبان ہوتے ہین اور اونکا اثر عامل کو اثر مقناطیسی کا
منافی ہوتا ہے اور اوسکا نتیجہ ہوتا ہے کہ تکلیف زیادہ معمول کے چہرے سے عیان ہوتی ہے
اور طرفہ یہ ہے کہ حقیقت مین اتنی تکلیف نہین ہوتی جتنی معمول کے چہرے سے اوس حالت خاص مین
عیان ہوتی ہے اور ایسی تکلیف کے عیان ہونے کے سبب سے یہ رشتہ دار اور بھی زیادہ
ڈرتے ہین اور اوسکو پکارتے ہین اور جب معمول نہین بولتا تو وہ رونے لگتے ہین اور
عامل کو برا بھلا کہتے ہین آخرکار نہایت پریشان ہوکر عامل اثر مقناطیسی کے دور کرنے کا
ارادہ کرتا ہے اور چونکہ عامل یا اور لوگ اصل ترکیب اوسکی تکلیف رفع کرنیکی نہین جانتے ہین
اونکی تدابیر سے کچھ فائدہ نہین ہوتا اور معمول بیدار نہین ہوتا بیچارہ معمول بیوقوف اور جاہل
آدمیونکی ہاتھ سے بہت تکلیف اوٹھاتا ہے اور اوسکو غش کی نوبت اکثر تشنج کی حالت

پہونچ جاتی ہے پس اسوقت مین سب سے اچھی تدبیر یہ ہے کہ معمول ڈالنے سے قبل
ہو گیا ہو تو اوسی وقت تک نہ سووے وہ سوتے ہوئین اور اگر عامل کی طبیعت قائم ہو اور
تو اوسی تدبیر کو کرے یعنی اوسی ہاتھ پھیرنے کے معمول کو جگا دیوے اور یہ قاعدہ ہمیشہ یاد
رکھنا چاہیے کہ جو موجود ہوئے کسی تجربہ کار کی ایسے عمل کبھی نہ کیجاوین اور جو لوگ
آزمودہ کار ہین اونکو عمل کرنے مین ہمنے ایک مرتبہ بھی ہوتے نہین دیکھا کہ معمول کو کچھ تکلیف ہو
لیکن نا آزمودہ کارون سے بہت سی حالتین ایسی تکلیف کی دیکھی ہین جنکا اوپر بیان کیا گیا ہے
اور عامل آزمودہ کار کے معمولون کی زبانی کبھی کچھ شکایت تکلیف کی نہین سنی اور بعد بیداری کے
ہمیشہ اوسکی طبیعت زیادہ خوش ہوتی ہے بلکہ اگر معمول کچھ بیماری بھی مثل امراض قلب وغیرہ کے
رکھتا ہے تو اچھا ہو جاتا ہے بہرحال جہانتک مجھکو تجربہ ہوا ہے مین خواب مقناطیسی کو نوم قدرتی
اصلی سے زیادہ تر نافع سمجھتا ہون مگر ایسے تجربی عمل کا ذکر نہین کرتا ہون کہ جسمین بہت
قوی آثار نمایان ہون مثلاً معمول کو بشدت ہنسایا جاوے یا جذبات سخت اور قوی برانگیختہ
کیجاوین مین ایسے عمل کو ہمیشہ ناپسند جانتا ہون اور اوس عمل کو بھی جسمین جھوٹی اور سخت اثر
پیدا کیجاتی ہین مثلاً ایسا اثر کہ جب معمول کے ذہن مین یہ بات منقوش کیجاوے کہ وہ
تباہ ہو گیا یا یہ کہ معمول خود اپنے تئین ایک وحشی جانور سمجھے اگرچہ یہ کلیہ نہین ہے
کہ ایسی باتون کو منقوش خاطر ہونے سے معمول کو ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے مگر جن معمولون کی
طبیعت بہت نازک ہے احتمال ہے کہ اونکو نقصان پہونچے پس ایسی آزمایشین خصوصاً
جلسہ عام مین تماشے کے واسطے کرنا بیکار ہے مگر خلوت مین اس مراد سے کہ جو باتین صحیح ہین
اور جو نتائج پیدا ہو سکتے ہین اونکو دریافت کیا جاوے تاکہ اس علم کی تحقیقات مین ترقی
اور اون نتائج سے مفید عام کام لئے جاوین اور خواب مقناطیسی کا پیدا کرنا جلسہ عام مین بجا ہے
اس واسطے کہ ایسے خوبصورت اور عجیب آثار کا فقط استعجاب اور دل لگی کے واسطے پیدا کرنا
عیب ہے اور اس علم کی ہتک ظاہر ہے کہ عمل مقناطیسی کچھ کھیل کی چیز نہین بلکہ حقیقت مین

یہ علم متبرک اور پاک ہے اسمین ادب سے تحقیقات کرنی چاہیے اس واسطے کہ جو قدرت
حق تعالیٰ نے ہمکو ہمارے نیک کے واسطے عطا کی ہے اوسکو بُرے کام مین لانا عیب اور بُرا
بات ہے اب مین شرکت خیال کی طرف سے عود کر کے شرکت جذبہ کا بیان کرتا ہون بہت معمول ایسے
ہوتے ہین کہ اونکو جذبات دیگر اشخاص کی شریک ہونے کے واسطے یہ ضرور نہین ہے کہ اون اشخاص کے ساتھ
ربط دلایا جاوے مثلاً اگر شکی اور متعصب اور کھوٹے آدمی کے موجود ہونے سے
معمول پر ناخوش بلکہ تکلیف کے آثار پیدا ہوتے ہین اور بخلاف اسکے اگر معقول اور نیک بخت
آدمی موجود ہون تو آثار خوش آیند معمول کے چہرے سے نمایان ہوتے ہین اور ایسے مختلف
شخصون کا کہ جن کے خیالات بھی مختلف ہون اوس وقت موجود ہونا معمول کی طبیعت کو
بہت پریشان کرتا ہے اس وجہ سے کہ قوت مقناطیسی ہر ایک کی مختلف طور پر اثر کرتی ہے
یہ بات عاملون کی خوش نصیبی کی ہے کہ بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہین کہ اون پر اجتماع
اشخاص مختلف سے بہت اثر نہین ہوتا اور جب معمول سوتا ہے تو جس شخص کو اوسکے ساتھ
ربط دلایا جاوے اوسکے دل کی خیالات پڑھ لیتا ہے یہ بات اوس امر سے جدا ہے کہ معمول کو
عامل یا اور ہم ربط آدمیون کے جذبات سے شرکت ہوتی ہے اب مین ایک اور قسم کی
غائب بینی کا ذکر کرتا ہون کہ جس کو غائب بینی بشرکت خیال اور قوت دریافت خیال
اشخاص غیر کہہ سکتے ہین اوسکے بیان سے پہلے مین اتنی تمہید استدلال بیان کرتا ہون کہ بہت
آدمی باوجودیکہ ثبوت غائب بینی برأی العین دیکھتے ہین یہ کہتے ہین کہ غائب بینی فی الحقیقۃ
نہین ہو سکتی ایسے آدمیون سے دریافت کرنا چاہیے کہ اگر ایک آدمی دوسرے آدمی کے
دل کو اندر اور جسم کے آر پار دیکھ لے تو اس سے کچھ زیادہ تعجب سمجھتے ہین کہ ایک پتھر کی دیوار کے
آر پار دیکھ لے میرے ذہن مین تو اس طرح خیالات کو اشخاص غیر کے دریافت کر لینا اوس
قسم کی غائب بینی سے کہ فاصلے سے کسی شی یا آدمی کو دیکھا جاوے زیادہ حیرانی کا سبب ہووے گی
کہ غائب بینی کی صورت مین تو ہم خیال کر سکتے ہین کہ کوئی شے خاص کہ نہایت لطیف ہے

کہ اوسکے ذریعے سے ہم پر اشیا کی ہیئت یا خواص کا کچھ نقشہ ظاہر ہو جاتا ہے بجز اوس
بات کے معلوم کرلین کہ فلانے شخص کے دل مین کیا کیا خیالات ہین حالانکہ اوس خیالات کا
اوس شخص نے اظہار بھی نکیا ہو پس معلوم ہوا کہ جو لوگ دریافت خیال کی قدرت مسلم مانتے ہین
اور غائب بینی کی قوت کو نہین مانتے ہین وہ عقل و فہم سے کچھ بہرہ نہین رکھتے اب جاننا چاہیے
کہ قدرت دریافت خیال مختلف صورتون مین نمایان ہوتی ہے چنانچہ اگر معمول کو کسی شخص سے
ربط ولایا جاوے تو جو کچھ اوس شخص کے دل مین مثلاً کسی دولت کے وارث ہونے کا یا اپنے گھوڑون کا
یا مکان یا اور کسی شئے کا خیال گذرتا ہے معمول اوسکا حال بہت تشریح اور تفصیل سے بیان
کرتا ہے اور معمول کو ہم ربط کے خیالات موجودہ بلکہ خیالات گذشتہ تک معلوم ہو جاتے ہین
یعنی اوسکے حافظے کا شریک ہو جاتا ہے اور زیادہ اس سے یہ بات ہے کہ معمول وہ باتین
دریافت کرلیتا ہے جو سابق مین اوس شخص کو معلوم تھین مگر اوس وقت بھول گیا ہے
اسی وجہ سے وہ شخص معمول کے بیانات کو غلط بتاتا ہے اور معمول اپنے بیان کے صحیح ہونے مین
نہایت اصرار کرتا ہے اور جب اس بات کی تحقیق کی جاتی ہے اور ہم ربط غور بھی کرتا ہے
تو صحت بیان معمول کا یقین کرتا ہے جس طرح بعض اوقات ہمکو بعض باتین فراموش ہو جاتی ہین
اور پھر یاد آجاتی ہین اس حال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سونے والا ہمارے خیالات گذشتہ مین
کہ اوس وقت ہمکو یاد نہین ہوتے ہین شریک ہو جاتا ہے اس صورت مین یہ بات ضرور ماننی پڑیگی
کہ غائب بینی بسبب شرکت خیال کے بھی حاصل ہوتی ہے بہرحال اگر ہمکو امکان وقوع غائب بینی کا
یقین ہو تو غائب بینی بلاواسطہ شرکت خیال اور بواسطہ شرکت خیال مین تمیز کرنی بہت
مشکل ہے مثلاً ایک شخص کی درخواست کے موافق معمول کسی خاص مکان کا یا اور
چیزین مثل میز و کرسی و پلنگ و فرش و دیگر اشیا اوس مکان مین موجود ہین اوسکا
تفصیل کے ساتھ ذکر کرتا ہے اور جیسا کہ وہ بیان کرتا جاتا ہے مالک مکان اپنے جی مین مطابقت
کرتا جاتا ہے کہ جس وقت مین اپنے مکان سے باہر آیا تھا تو یہ سب اشیا اسی ترتیب سے

اوس مکان مین رکھی ہوئین تھین لیکن بیان کرتے وقت معمول کسی خاص تصویر کا یعنی کسی آدمی یا کتے یا گھوڑے کی تصویر کا ذکر کرتا ہے اور بلحاظ کسی اور دوسری شے کے اوسکا موقع کسی اور طور پر بیان کرتا ہے اور مالک اوسکے بیان کو غلط بتاتا ہی اور بعد تکرار بسیار کے بھی معمول اپنے قول کو اور مالک کو صحیح جانتا ہے لیکن جب مالک مکان اپنے گھر کو پھر آتا ہی تو اوسکو دریافت ہوتا ہے کہ حقیقت مین مجھسے غلطی ہوئی اور معمول کا بیان راست تھا اب اوسکو یاد آتا ہے کہ کسی خاص وقت تک وہ تصویر اس موقع پر رکھی ہوئی تھی جو اوسکے ذہن مین تھا لیکن بعد ازان خواہ تو اوسنے خود خواہ کسی اور شخص نے اوس مقام کو بدل کر دوسری جگہ پر رکھدیا تھا جو سونے والے نے بیان کیا تھا الاوہ اس بات کو اوس وقت بھول گیا تھا ایسی باتین اکثر ہوتی ہین اور اسکے دو سبب ہوتے ہین اول یہ کہ سونے والا حقیقت مین اوس شخص کے خیالات گذشتہ پڑھ رہا ہی اور کسی طور سے جو ہمکو معلوم نہین ہو سکتا ہے اوسکو یہ امر دریافت ہو جاتا ہی کہ خیال حال اوس شخص کا غلط ہی دوسرے یہ کہ جب سونیوالے سے کہا جاتا ہے کہ فلانے مکان کا حال بتاؤ تو وہ اوس مکان کا نشان مستفسر کے ذہن مین پاکر اوسی نشان پر چلا جاتا ہے تا وقتیکہ غائب ہین اوس مکان کو برای العین یا طرح دیکھنے لگتا ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ ایسا امر اکثر واقع ہوتا ہے بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ صندوق سر بمہر یا بند خط یا لفافہ سر بمہر کا حال دریافت کر لیتے ہین اور بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایسا موجود ہو کہ جو خط کے مطلب سے یا صندوق کے اندر کے اشیا سے واقف ہو اور اوسکے ساتھ ربط دلایا جاوے تو سب باتین دریافت کر لیتے ہین اور اگر یہ بات نہو تو دریافت نہین کر سکتے جب ایک معمول اس قسم کا جو شرکت خیال کے سبب سے اشیاء غائب کو دیکھتا ہی ایک وقت مین اشیاء غائب نہین دیکھ سکتا ہے اور پھر کسی ایسے شخص کے آنیکے بعد جو اون اشیا کو جانتا ہی واقف ہوا دیکھنے لگتا ہی تو دیکھنے والون کو خیال ہوتا ہی کہ اس مین کچھ سازش ہوتی ہے حالانکہ اگر یہ سب مختلف صورتین اس عمل کی معلوم ہوون تو بجا ہی اسکے

کہ ہم معمول پر شبہہ کریں ایک نیا ثبوت راستی عمل کا اور ایمانداری اور صدق معمول کا حاصل
ہوتا ہی اور اگرچہ اکثر ایسا ہوتا ہے جیسا ابھی بیان ہوا کہ معمول کی بیان کو کسی خیال یا شی موجود
حال کی نسبت غلط سمجھتے ہین اور حقیقت مین اوسکا بیان صحیح ہوتا ہی لیکن یہ بھی ہوتا ہے کہ
معمول کی بیان کو غلط سمجھہ لیتے ہین اور بعد ازان ایسی سبیل کوئی نہین واقع ہوتی جس سے
اوسکی بیان کی صحت دریافت کیجاوے حقیقت یہ ہی کہ دونون جانب مین بہت سی وجوہ
غلطی کے ایسے واقع ہوتی ہین کہ اون کا تحقیق کرنا بہت مشکل ہے مثلاً ممکن ہی
کہ معمول حقیقت مین کسی واقع گذشتہ کا ذکر کر رہا ہو اور اوسکی ذہن مین راسخ ہو کہ یہ بات
زمانہ حال مین موجود ہی گذشتہ اور حال واقعات اوسکے دل پر ایک ہی طرح سی پیدا ہوتے ہین
اسواسطے کہ دونون آثار باطنی ہین اس سبب سی اوسکو اون مین فوراً تمیز نہین ہوتی
اور غالب ہی کہ اگر ہمکو دریافت ہو کہ وہ کس زمانہ کا ذکر کرتا ہے تو اوسکا بیان صحیح اور
مطابق واقع معلوم ہو لہذا عامل کو اس امر کا لحاظ ملحوظ خاطر رکھنا واجب لازم ہی یہ بھی
ہو سکتا ہی کہ معمول کے خیال پر اور لوگون کے خیال سی اثر ہو بلکہ یہ اثر شرکت خیال اتنا تیز
ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص اشارہ صریحاً کرے یا کوئی سوال بطور فہمایش حیلہ کیا جاوے تو معمول ایسا
متاثر ہوتا ہی جیسا کہ سوال کرنیوالے کے خیالات اور حافظے سی ہوتا ہی اور یہ سب باتین مجتمع ہو کر
معمول کو خیال کو پریشان کر دیتی ہین اسواسطے مناسب ہی کہ فہمایش سوالات اور اشارات ہرگز
کام مین نہ لائی جاوین بلکہ معمول کو از خود جو کچھ کہنے دین اگرچہ بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہین کہ واقعات
گذشتہ اور حال مین تمیز کر سکتے ہین اور اون سی سب حالتون مین برابر غلطی نہین ہوتی ہے بعض
اوقات ایسا ہوتا ہی کہ بعض معمولون کو اکثر اوقات قدرت غائب بینی حاصل ہوتی ہے لیکن
کبھی کبھی یہ قدرت برای چندی جاتی بھی رہتی ہے اور فقط خیالات کی پرچھائین سی رہ جاتی
رہتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ تجربات اولین مین عامل کو ظہور آثار مقناطیسی کی سے
ایسا تعجب اور خوشی معلوم ہوتی ہی کہ وہ نادانستہ حالت تصرف مین اپنے خیالات

ذہن میں بسبب شرکت خیال کے پیدا کر دیتا ہے لیکن چند مرتبہ وہ عمل کر چکتا ہے تو اوسکی
طبیعت سلیم اور متعین ہوجاتی ہے اور پھر اوسکو خواہش فقط اسی بات کی ہوتی ہے کہ جو کچھ
معمول کو سکھاتا ہے کہ سمجھاتا ہے وہ کبھی پریشانی اوسکے انتظام میں نہیں ہوتی ہے درجہ بدرجہ
معمول کی قوت بڑھتی جاتی ہے اور زیادہ مشق سے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ اگر ابتدا کے دنوں میں
نقشیان اور اوسکے بیان میں دشواریاں بھی پائی جاتی ہے تو رفتہ رفتہ سب چیزیں صحیح ہوجاتی ہیں
اکثر ویسا ہوتا ہے کہ معمول کو عامل یا اور کسی دوسرے آدمی کے جسم کے ساتھ شرکت ہوجاتی ہے
یعنی جو کیفیت عامل کی ہو اوسکا اثر معمول کے جسم پر ہوجاتا ہے اور بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جو عضو
عامل کے جسم کا ضعیف ہو اوسکا حال [illegible] معمول بتا دیتا ہے کہ عامل کی فلاں بات
یا پھیپھڑے یا معدہ میں فلاں [illegible] ہے اور بہت صورتوں میں اوسکا بیان سچ ہوتا ہے اور
معمول کو ایک شخص [illegible] بلکہ حالت مرض و صحت کو دریافت کرنیکا حاصل ہوجاتا ہے اور یہ دیکھا
بلکہ اوس حالت میں بھی کام آتا ہے کہ جس شخص کا حال دریافت کرنا منظور ہو اور وہ فاصلہ پر ہو
بشرطیکہ کسی طرح معمول میں اور اوسمیں [illegible] کیا جاوے اور اس ربط کو پیدا کرنے کے واسطے
یہ بات کافی ہے کہ اوس آدمی کے بال یا اور کوئی شے جو اوسکے پاس رہی ہو یا اوسکی تحریر یا دستخط
اوسکی معمول کے پاس رکھی جاوے تو اس شے کی امداد سے معمول کو شخص غیر حاضر کے ساتھ
ایک ربط پیدا ہو کر یہ بات حاصل ہوجاتی ہے کہ گویا وہ شخص معمول کے پاس موجود ہے
اور پھر جو کچھ معمول اوسکے نسبت بیان کرتا ہے صحیح ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں معمول کو
جو جسم کا حال دریافت کر لیتا ہے یہ قدرت بھی ہوتی ہے کہ علاج مناسب ہر مرض کا مریض کو
بتا دیتا ہے لیکن مجھکو بخوبی امتحان اس امر کا نہیں ہوا ہے جاننا چاہیے کہ دریافت
حال اشخاص غیر کی قدرت جو معمول کو ہوتی ہے وہ غائب بینی کی ایک قسم ہے
لیکن انمیں اتنا امتیاز چاہیے کہ [illegible] بینی [illegible] اسواسطے نہیں ہے یعنی اشیاء غائب کو معمول
[illegible] دیکھتا ہے بلکہ [illegible] اشیا کا خیال یا نقشہ جو اور لوگوں کے

ذہن میں ہوتا ہے معمول کے ذہن میں اونکا خیال منتقل ہوجاتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں
کہ ذہن غائب بینی ہی ہے اور غائب بینی صریح کوئی شے نہیں لیکن آگے دریافت ہوگا
کہ غائب بینی صریح اور قوت دریافت حال اشخاص غیر دو چیزیں علٰحدہ ہیں اور یہ دونوں چیزیں شرکت
حس پر موقوف ہیں پس ان دونوں میں امتیاز کرنا اور دونوں کو ایک نہ سمجھنا چاہیے
دنیا کے لوگوں میں اس طرح کی شرکت یا رغبت خود بخود بہت واقع ہوتی ہے کوئی آدمی
ایسا نہیں جسے کچھ نہ کچھ رغبت کسی خاص شے کی طرف نہو اور رغبت ایسی چیز ہوتی ہے کہ اگر
دو آدمی اتفاقاً مرتبہ اولیں میں ملے ہوں تو اون میں آپس میں بہت محبت ہوجاتی ہے اور اس بات کا
سبب دونوں میں سے کوئی بیان نہیں کرسکتا ہے پس معلوم ہوا کہ کبھی کبھی جو دو آدمیوں کو باہم اول ہی
نظر میں عشق ہوجاتا ہے تو یہ بات کچھ خیالی نہیں بلکہ اصلی ہے اور جس طرح سے آدمیوں میں رغبت
ہوتی ہے اوسی طرح سخت تنفر بھی ہوتا ہے چنانچہ بعض شخص کو بعضے شخص سے ایسا تنفر ہوتا ہے
کہ تمام عمر نہیں رفع ہوتا ہے اور اگر اوس سے سبب اسکا دریافت کیا جاوے تو نہیں بتا سکتا ہے
بلکہ وہ اوس تنفر کو دور کرنا چاہتا ہے مگر دور نہیں ہوسکتا لیکن حالت عمل مقناطیسی میں اس طرح کا
تنفر بہت قوی ہوتا ہے بعض حالتوں میں معمول کو کسی خاص شخص کے موجود ہونے کی
برداشت ہرگز نہیں ہوتی اور درحالیکہ اوسے خواب مقناطیسی کا اثر نہو تو کچھ بھی تنفر
اوس شخص سے نہیں ہوتا بلکہ حیوانات مطلق یا غیر ذی روح اشیا کی نسبت اس قسم کا تنفر بہت
قوی طور پر نمایاں ہوتا ہے چنانچہ بہت آدمیوں کو بلی یا کتے یا چوہے یا مینڈک
یا مکڑی کے دیکھنے کی برداشت نہیں ہوتی یہانتک کہ اگر یہ جانور پوشیدہ بھی ہوں تو بھی
اونکو اونکا موجود ہونا معلوم ہوجاتا ہے اور اگر اوس جگہ سے اونکو علٰحدہ نہ کیا جاوے
تو طبیعت اونکی بگڑ جاتی ہے بلکہ غشی یا تشنج کی نوبت ہوجاتی ہے بعض لوگوں کو ایسی اشیا سے
تنفر ہوتا ہے کہ جس سے اکثر لوگوں کو رغبت ہوتی ہے مثل پھول گلاب یا سیب یا ناسپاتی
یا خربوزہ وغیرہ کے چنانچہ ایک بہت عامل عمل مقناطیسی کا تجربہ ہوا ہے کہ اس قسم کا تنفر اور

عمل مقناطیسی مین ایسے مین بہت ربط ہے یعنی جن شخصون کو اس قسم سے سخت تنفر ہوتا ہے اونپر عمل مقناطیسی کا اثر جلد اور تیز ہوتا ہے ان بیانات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آدمیون اور حیوانات اور غیر ذی روح اشیا مین کچھ خاص قسم کے ایسے اشیا ہین کہ اوسکا اثر خاص آدمیون پر ہوتا ہے اغلب ہے کہ یہ شی وہی ہے کہ جسکے سبب سے عمل مقناطیسی کا اثر آدمیون پر ہوتا ہے اور خواب مقناطیسی اور دیگر آثار مقناطیسی ظہور مین آتے ہین **تبصرہ چہارم** غائب بینی اوسکو کہتے ہین کہ بلا مدد آنکھون کے معمول فاصلے کو اور غائب اشیا کو دیکھے اور ابتدا مین جب خواب مقناطیسی طاری کیا جاتا ہے تو با وجود بند آنکھون کے سونیوالا خود بخود دریافت کرنیکے کہتا ہے کہ مین عامل کے ہاتھ کو دیکھتا ہون اور اکثر یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مجھکو انگلیون سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے اگر ہاتھ بند آنکھون کے سامنے یا سر کے پاس یا سر کے اوپر یا پیچھے یا ایسی جگہ ہو کہ حس باصرہ ظاہری اصلی معمول کی اوسکو نہ دیکھ سکے تو ان سب حالتون مین معمول اوسکو دیکھ سکتا ہے لیکن پٹی کے باندھنے سے معمول کی قدرت غائب بینی مین کمی ہو جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ بغیر آنکھون پر پٹی باندھنے کے آنکھین دو طور پر قدرتی بند ہو جاتی ہین چنانچہ اون صورتون مین کہ جب حالت خواب طاری خود بخود و بلا عمل مقناطیسی کے واقع ہو جاتی ہے ہمیشہ آنکھ کی پتلی بالکل قائم ہوتی ہے اور اوسپر روشنی کا کچھ اثر بھی نہین ہوتا ہے اور آنکھونکو زور سے کھولدینے سے معلوم ہوتا ہے اور اکثر پتلی فقط قائم بھی نہین ہوتی ہے بلکہ اوپر کی طرف الٹی ہوتی ہے حتی کہ اگر آنکھون کو زور سے کھولا بھی جاوے تو بھی پتلی نظر نہین آتی ہے پہلے سونیوالا ہاتھ کی دیکھنے کی واسطے بہت کوشش کرتا ہے اور اگرچہ آنکھین اوسکی بند ہوتی ہین لیکن آنکھونکی حرکت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اونکے استعمال کو واسطے بہت جہد کرتا ہے اوسکی صورت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے سامنے دیکھ رہا ہے گویا ہاتھ سر کو پشت پر ہوتا ہے کہ سونیوالی کی [illegible] آنکھ [illegible] حس باصرہ [illegible] ہاتھ کی شکل کو دریافت کرنیکے واسطے کوشش [illegible] اوسکو [illegible] نظر آتا ہے [illegible] لیکن

رفتہ رفتہ جب خواب اعلیٰ کی نوبت پہونچتی ہے تو تاریکی زائل ہوجاتی ہے اور ہاتھہ صاف صاف
قدرتی رنگ مین نظر آتا ہے پہلی پہلے ہاتھہ کا رنگ مجہول سا نظر آتا ہے اگر کمرے مین کچھہ بھی
کام کیا جاوے اور جتنا جی چاہے اوسکو پوشیدگی سے کرین تو اگر سونیوالے کا دھیان
کسی اور طرف متوجہ ہوگا تو وہ فوراً بتا دیگا کہ فلان شخص نے فلان حرکت کی مین نے یہ بات
اور عامل کی ہاتھہ کا دیکھنا اکثر معمولون مین دیکھا ہے غرضکہ یہ آثار عمل مقناطیسی کی روزانہ ظہور مین
آتے ہین اس بیان سے ظاہر ہے کہ بلا استعمال حس باصرہ ظاہری کی معمول اشیا کو صاف دیکھتا ہے
اس بات کی صحیح ہونے مین کچھہ شک نہین ہے اور اس بات کی وجہ دریافت ہونی بھی ایسی مشکل ہے
جیسی غائب بینی کی اور صورتون کی یا عشقون کا دریافت کرنا دشوار ہے سوال یہہ ہے سونیوالا
بند آنکھون سے دیکھتا ہے اوسکا نقشہ دماغ تک کس ذریعہ سے پہونچتا ہے اسمین تو ہرگز شک نہین
کہ جب تک دماغ مین اثر نہین ہوتا ہے تب تک کسی شی کو معمول دیکھہ نہین سکتا ہے لیکن یہ فرق ہے
کہ کس قسم کا اثر ہے جو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے پہونچ سکتا ہے حس باصرہ ظاہری تو
کام مین نہین آتی ہے اسلئے کہ آنکھین بند ہوتی ہین اور قطع نظر اسکے پتلی اوس وقت مین
اس قابل نہین رہتی ہے کہ روشنی کا اثر اوسپر پہونچے پس ہمکو یہ بات ضرور ماننی پڑیگی کہ اجسام مین
کوئی خاص اثر ایسا ہے جو بلا ذریعہ آنکھون کے دماغ تک سرایت کرجاتا ہے حیرت کی بات یہ ہے
کہ جب سونیوالا کسی شے کو صاف نہین دیکھہ سکتا ہے تو صاف دیکھنے کے واسطے اپنی پیشانی
یا سر یا پشت سر پر اوس شی کو رکھہ لیتا ہے اور اس ذریعہ سے اوسکو صاف صاف دیکھہ سکتا ہے
پس معلوم ہوا کہ یہہ چیز مثل حرارت کی سقف سر یعنی کھوپڑی کے اندر سے گذر کر دماغ تک سرایت
کرجاتا ہے اور غالب ہے کہ جب معمول ایسی اشیا دیکھتا ہے جو اوسکے سر سے چھوئی ہوئی
نہین ہوتین تو اون اشیا سے بھی یہہ چیز کھوپڑی پر گرکے اوسکے اندر گذر جاتا ہے
تو ہم یہ بات جان جاتے ہین کہ کوئی شی ایسی ہے جسکے ذریعہ سے اوسکی حس باطنی پر
اثر ہوتا ہے اور حالت اصلی انسان مین اوسکا اثر نہین ہوتا یا اگر ہوتا بھی ہے تو حواس ظاہری پر اثر

ایسا قوی ہوتا ہے کہ جو اثر حس باطنی پر ہوتا ہے تو وہ دب جاتا ہے ایسی حالت میں یہ بات آسانی سے
سمجھ میں آجاتی ہے کہ عمل مقناطیسی جب کسی معمول پر کیا جاتا ہے تو جسکے سبب سے سب اشیا
قریب و بعید کو دیکھتا ہے یہ جوہر اس قسم کا ہے کہ تمام عالم میں مثل نور آفتاب وغیرہ اور حرارت کے
آسانی سے دوڑ جاتا ہے اور مثل حرارت کے سب اشیا میں حتی کہ خشتی دیواروں میں بھی اوسکا
گذر ہوجاتا ہے ویسا سنگ صاحب نے اس جوہر کا نام اوڈیل رکھا ہے اس جوہر کی یہ کیفیت ہے
کہ نور آفتاب سے جو سکی رفتار رکھتا ہے اور حرارت کی نسبت بعضے اجسام میں زیادہ آسانی سے نفوذ
کر لیتا ہے دوسری صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ اگر کسی شے کو کاغذ میں لپیٹ کر یا صندوق میں
بند کر دیں تو معمول اوسکو دیکھ لیتا ہے بلکہ سر نامہ اور مضمون بند خط کا صاف صاف پڑھ دیتا ہے
لیکن سب معمول ایسے نہیں ہوتے ہیں بعض معمول ایسے ہیں کہ بلا خواب مقناطیسی کے پیدا ہوئے
وہ بند تحریر پڑھ لیتے ہیں مگر کبھی کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ شرکت خیال ہی کے
سبب سے یہ قدرت حاصل نہیں ہوتی ہے بلکہ غائب بینی کے سبب سے وہ تحریر پڑھ لیتا ہے لیکن
یہ بات ضرور ہے کہ کسی وقت معمول پڑھ سکتا ہے اور کسی وقت نہیں ابتدا میں تفصیل
بیان کر چکے ہیں کہ معمول کی قوت مقناطیسی بیان کرنے یا اشغال مختلف سے واقع ہوتا ہے
وہی باعث ایسے وقت میں بھی حارج ہو جاتے ہیں بعض عامل ایسے ہیں کہ اونکے معمولوں کو تحریر
حاصل ہوتی ہے اور بعضوں کے معمولوں کو یہ قدرت کبھی نہیں حاصل ہوتی اور بعض غائب بین
کسی وقت غائب بینی اور کسی وقت شرکت خیال کے سبب سے پڑھ اور دیکھ سکتے ہیں اور کسی وقت
نہ صریح غائب بینی کی قوت اونمین ہوتی ہے نہ شراکت کے ذریعہ سے یہ قدرت اونکو حاصل ہوتی ہے ایک اور
صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس مکان میں معمول ہو اوسکے اوپر یا نیچے یا پہلو میں جو دوسرا مکان ہو
اوس میں جو چیزیں ہوں معمول اونکو دیکھتا ہے اور خود بخود حال اوسکا بیان کرتا ہے جس سے معلوم
باب میں یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ معمول سوا عامل کے یا اوس شخص کی آواز کے جسکے ساتھ
اوسکو ربط دلایا گیا ہو اور کسی کی آواز بالکل نہیں سنتا ہے اور حس شامہ کا یہ حال ہے کہ فقط یہی بات

نہین ہوتی ہی کہ اکثر اشیا کو جو معمول دیکھتا ہے اونکی بو کا حال بیان کرتا ہی بلکہ معمول اونکا
رنگ و صورت بتاتا ہی اور اکثر یہ بات بھی بتاتا ہی کہ اون مین سے کچھہ روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے
ظاہر ہی کہ یہ امر حس شامہ سے کچھہ تعلق نہین رکھتا اور اگر کوئی اپنے ذہن مین یہ سمجھہ لے
کہ حس شامہ کے تیز ہوجانے سے صورت اور رنگ اور شفافی یا تاریکی اشیا کی حالت خواب
مقناطیسی مین معلوم ہوتی ہی تو یہ بات ماننی پڑیگی کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے ایک حس کا فعل
دوسرے حس کو منتقل ہوجاتا ہے اگر اس بات کو مانین تو یہ اور بھی زیادہ عجیب تر عمل مقناطیسی کا
ہوگا یہ موقع اس بات کی بحث کا نہین ہی کہ اصل ماہیت اوس جوہر کی کیا ہی کہ جسکے سبب سے قوت
باصرہ باطنی کام مین آتی ہے اب اور ایک بات کا ذکر مین اس جگہ کرتا ہون کہ جو جو اشیا معمول
دیکھتا ہی اون مین سے اوسکو ہمیشہ ایک قسم کی روشنی نکلتی معلوم ہوتی ہی چنانچہ معمول بتاتا ہے
کہ عامل کی ہاتھہ مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی اس سبب سے ثابت ہوتا ہی کہ سب اشیا مین سے
کچھہ نہ کچھہ چیز نکلتی ہی نام اوسکا ہم جو چاہین رکھہ لین چنانچہ ریشن بنگ صاحب نے علاوہ
عمل مقناطیسی کی بہ تجربہ دریافت کیا ہی کہ جمیع اشیا مادی مین سے ایک خاص قسم کا جوہر
نکل کر تمام عالم مین پھیلا ہوا ہے اور اکثر آدمیون مین سرایت کرتا ہی اور اس جوہر کا اثر
خاصکر اون آدمیون پر زیادہ ہوتا ہے جنکو خواب بیداری کی حالت خود بخود واقع ہوتی ہی
اور ان نتائج کا ثبوت عمل مقناطیسی سے بھی حاصل ہی اسواسطے کہ معمول کو اشیا مین سے روشنی
نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اور ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہی کہ جس مکان مین معمول ہوتا ہی
اوس سے علیحدہ کسی مکان کو قوت باصرہ باطنی سے دیکھتا ہی مین نے اکثر یہ بات دیکھی ہے
کہ معمول کو عامل کی ساتھہ شرکت خیال نہین ہوتی یا بارہا بلا شرکت خیال کے دیکھتا ہی اور اسکا
ثبوت کئی وجہ سے ہو سکتا ہی اول یہ کہ معمول کا بیان اس طرح پر ہوتا ہی کہ جیسے کوئی شی کو دیکھہ
کر اوسکا بیان کرے اور دوسرے وہ ایسی چیزون کا معمول بیان کرتا ہی اور اکثر جب تک اوسکو
اشارہ نکیا جاوے خاص اوس چیز کا ذکر نہین کرتا جسکی طرف عامل کا خیال اوس وقت ہوتا ہی

دوسری یہ کہ جو آدمی اوس مکان مین ہون اور جو کچھہ وہ کر رہی ہون سب کا حال بیان کرتا ہی
اور عامل نہ تو اون آدمیون سی واقف ہوتا ہی اور نہ جانتا ہی کہ وہ کیا کر رہی ہین چنانچہ ایکبار ایک عورت پر
بیوس صاحب نی عمل کیا اور حالت غائب بینی اوسکو دفعتہً حاصل ہوگئی اوس عورت نی میرے
گھر کا حال بیان کرنا شروع کیا اور بتایا کہ ایک کمرے مین ایک عورت اور ایک مرد موجود ہی اور سیاہ
پوشاک عورت پہنی ہوے ہی اور وہ عورت پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہی اور ایک مرد میز کی پاس
ہاتھہ ٹیکی ہوے کھڑا ہی اور اوسکے دست چپ کی چھوٹی اونگلی مین ایک چھلا ہی اور جو کچھہ
وہان کا حال تھا وہ سب بتایا جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جس وقت کا ذکر معمول نی
کیا تھا اوس وقت یہ سب باتین درست تھین فقط اتنی غلطی نکلی کہ اوس مرد کی دست راست کی
اونگلی مین چھلا تھا اور معمول نی دست چپ مین بیان کیا تھا ایسی غلطی معمول اکثر کیا کرتی ہین
چنانچہ بعض معمول ایسے ہوتی ہین کہ وہ ہمیشہ راست کو چپ اور چپ کو راست اور جنوب کو شمال
اور شمال کو جنوب اور غرب کو شرق اور شرق کو غرب بتاتی ہین اس سی یہ بات ثابت ہی کہ
معمول جو کچھہ بیان کرتے ہین عامل کی شرکت خیال سی نہین بیان کرتے ہین اسواسطے کہ عامل تو
سمت درست جانتا ہی پس معمول بھی سمت درست بتاتی ایکدفعہ ایک اور معمول کی باتین
جو اطراف و سمت کی غلطی ہوئی تو مین پہلی پہل بہت متعجب ہوا لیکن جب مین نی اوسکی سب باتین
ملائین تو معلوم ہوا کہ اس قسم کی غلطی وہ ہمیشہ کیا کرتا ہی مین اس بات کی وجہ نہین بتا سکتا ہون
کہ ایسی غلطیان معمول کیون کیا کرتے ہین لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کچھہ قاعدہ کلیہ نہین ہی
کہ سبھی معمول ایسی غلطی کرین کوئی غلطی کرتا ہی کوئی نہین کرتا ہی ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہی
کہ معمول عامل کی خواہش سی اور اکثر خود بخود بھی مقامات اور ممالک دور و دراز کی سیر کرتا ہی اور وہان کی
آدمیون کا حال بیان کرتا ہی بعض اوقات تو یہ امر بسبب شرکت خیال کی کہ عامل کی ساتھہ معمول کو
ہوتی ہی پیدا ہوتا ہے لیکن بہت سی صورتین ایسی ہین کہ شرکت خیال ہرگز نہین ہوتی
مثلاً معمول اون مکانات اور ملکون کی سیر کرتا ہے جو عامل کو معلوم بھی نہین ہوتی

نہ کسی اور شخص موجود کو اون مقامات سے واقفیت ہوتی ہے قطع نظر اسکے جب اون ممالک کا
بیان کرتا ہے تو ویسے جزئیات اور تغیرات کا بیان کرتا ہے جو کسی کو بھی معلوم نہین ہوتی ہین
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معمول گویا جی ہی جی مین اوس ملک کو جاتا ہے اور پہلے پہل تو اوسکو
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین ہوا مین تیر رہا ہون اور کسی خاص جگہ مین ساکن نہین اور بعد تھوڑی
دیر کے کہتا ہے کہ اب مین وہان پہونچ گیا اور شہر کا حال اور درخت اور مکانات اور معبد
اور حمام اور لوگ جو چلتے پھرتے ہین سب کا حال بہت خوش ہو کر بیان کرتا ہے اور اگر مکرر
سہ کرر اوسی شہر مین بھیجا جاوے تو وہان کا سب حال مطابق بیان اول بیان کرتا ہے
فقط آدمیون کے حال مین اختلاف ہوتا ہے اسواسطے کہ آدمی ہمیشہ اوسکے ایک طور پر
نہین رہ سکتے اور معمول دور و دراز ملکون کی سیر بغیر اس بات کے کہ ایک نئی حالت اوسمین
پیدا ہو نہین کر سکتا ہے یہ نئی حالت اکثر خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اگر خود بخود نہو تو ترکیب
معروف یا عامل کی مرضی سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے یہ نئی حالت یعنی حالت سیاحی
جب پیدا ہو جاتی ہے تو معمول کا نقشہ کچھ اور ہو جاتا ہے مثلاً ایک معمول کو مین نے
دیکھا کہ پہلی حالت روشن بینی مین پشت یا دوسرے کمرے کا حال یا ہم رابطہ کے جسم کا حال صحیح صحیح
بتا دیتا تھا اور جو شخص جس طرح کا سوال اوس سے کرے اوسکو سن لیتا تھا اور جواب دیتا تھا
لیکن اکثر اس معمول کو خود بخود ایک نئی حالت پیدا ہو جاتی تھی اور اس نئی حالت مین وہ کوئی
آواز بھی نہین سنتا تھا حتی کہ عامل بھی جب تک اوسکے اونگلیون کے سرون سے اپنا منہ
نہ لگا دے تب تک عامل کی بھی بات نہین سنتا تھا اور اگر کوئی شخص غیر بھی سوا عامل کے
اوسکے اونگلیون کے ذریعہ سے بات کرتا تھا تو وہ سن لیتا تھا لیکن جب کوئی شخص اس
ترکیب خاص سے بات کرتا تھا تو معمول ہمیشہ چونک پڑتا تھا اور جب یہ نئی حالت اوسکی ہوتی تھی
تو فقط یہی بات نہین ہوتی تھی کہ جہان چاہو اوسے بھیجدو بلکہ وہ خود بخود کسی دور و دراز
ملک مین پہونچا ہو وہان کی سیر مین مصروف ہوتا تھا ایسی حالت مین وہ کہتا تھا کہ اب مین

فلانی جگہ چلا گیا یا اگر عامل کے حکم سے بھیجا جاتا تھا تو کہتا تھا کہ اب مجھے فلان جگہ لے گئے اور اگر تھک جاتا تھا تو کہتا تھا اب مجھے واپس لے چلو اور عامل تھوڑی سی ترکیب سے اوسے واپس لے آتا تھا جب وہ اپنی پہلی حالت مین آجاتا تھا تو جو کچھ اوس نے سیر کی تھی اوسکا حال اوسے یاد رہتا تھا ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس شخص کو عامل کہے اوسکو معمول مثل لیے ہوا مین تیرتا دیکھتا ہے اور غائب مین جس آدمی کو دیکھتا ہے خواہ تو اوسکو اوس سے رغبت ہوتی ہے خواہ متنفر ہو جاتا ہے اور اوس آدمی کا چہرہ اور نقش و نگار اور رنگ اور بال اور آنکھین اور وضع بہت صحت سے بتاتا ہے اور جو کچھ وہ کر رہا ہو اوسکا حال بیان کرتا ہے یاد رکھنا چاہیے کہ جن آدمیون کا یا مقامات کا نام نہین جانتے ہون تو معمول سے اوسکا نام حاصل نہین ہو سکتا ہے فقط اونکا حال بیان کرتا ہے بعض غائب بین ایسے ہوتے ہین کہ جن آدمیونکو وہ دیکھتے ہین اونکے ساتھ شرکت خیال ہو جاتی ہے یعنی اوس شخص کے خیال دریافت کر لیتے ہین اور حال گذشتہ اوسکا بلکہ جو کچھ اوسکے ارادے ہوتے ہین وہ بھی دریافت کر لیتے ہین یہ ملکہ فقط اس صورت مین ظاہر نہین ہوتا کہ عامل اوس شخص کا نام بتا دے جسکا نظر آنا چاہتا ہے بلکہ اوس صورت مین یہ ملکہ نمایان ہوتا ہے کہ کوئی شے مثل بال یا چھلا یا تحریر اوسکے ہاتھ کی معمول کو ہاتھ مین رکھ دیجاوے تو معمول بآسانی اوسکا حال بیان کر دیتا ہے اور پہلے معمول بال یا تحریر کو اپنے ہاتھ مین دبا لیتا ہے اگر وہ آدمی اوسکو فوراً نظر نہ آوے تو اوسی بال یا تحریر کو اپنے سر پر رکھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اب مین نے اس چیز کو اپنی آنکھون کے سامنے رکھ لیا حالانکہ اوسکی آنکھین بالکل بند ہوتی ہین جب یہ ترکیب کر چکتا ہے تو اوس آدمی کو دیکھنے لگتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ آدمی کر رہا ہو معلوم ہو جاتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اوس وقت کا حال معلوم ہوتا ہے جب اوسنے وہ کاغذ جو معمول کے ہاتھ مین ہے لکھا تھا کبھی کسی پہلے وقت کا حال دریافت ہوتا ہے اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے کسواسطے کہ اگر اس بات کا لحاظ نہ رہے تو خیال ہو سکتا ہے کہ معمول غلطی کر رہا ہے حالانکہ

حقیقت مین وہ کچھ بھی غلطی نہ کرتا ہوا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول اوس آدمی کا تمام حال زمانۂ ماضی کا
زمانہ حال تک بیان کرتا ہے اور جن شخصون کو وہ اس طرح دیکھتے ہین اونکی خیالات دریافت
کر لیتا ہے زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ وہ اونکی ساتھ گفتگو کرتا ہے اور وہ اوسکو جواب دیتے ہین
لیکن جواب کا دینا فقط قرائن اور معمول کی گفتگو کی وضع سے معلوم ہو جاتا ہے یہ گفتگو معمول کی
اون لوگون کی ساتھ کسی کو سنائی نہین دیتی اور معمول اونکے ساتھ کلام بھی اس طرح کرتا ہے
کہ گویا آپس مین بہت رسم اور ربط ہے مثلاً کبھی کبھی وہ اون لوگون کو تنبیہ کرتا ہے کہ تم اپنے
عزیزون یا دوستون کو خط کیون نہین لکھتے اور جو کچھ وہ عذرات کرتے ہین وہ اونکو توجہ سے
سنتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اونکی عذرات کو منظور یا نا منظور کرتا ہے اور معمول مصر ہو کر کہتا ہے
کہ مین اون لوگون سے گفتگو کر رہا ہون اور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مین اون لوگون کے ذہن مین
اپنا خیال ڈال سکتا ہون بلکہ ایسا کر سکتا ہون کہ وہ خواب دیکھنے لگین چنانچہ ایک آدمی کی
تحریر معمول کی ہاتھ مین تھی اوسنے جب اوس آدمی کو دیکھا تو اوس سے کہا کہ فلان وقت جب تم
بیمار تھے تو تمھین اپنی بی بی نظر آئی تھی اس طور پر کہ گویا وہ تمھارے دیکھنے کے واسطے آئی تھی اور
بعد ازان دریافت ہوا کہ حقیقت مین اوس شخص کو اوسکی بی بی اوسی طور پر نظر آئی تھی جس طور پر
معمول نے بیان کیا تھا جس شخص کو ایسی حالت مین معمول دیکھتا ہے اوسکی طرف اوسکو
رغبت ہو جاتی ہے یا نفرت ہو جاتا ہے اور اگر کوئی چیز بد یا کمینہ پن کی دیکھے تو اوسکو نہایت
نفرت ہوتی ہے ایک معمول نے ایک مسروقہ گھڑی اور چور کا پتا لگایا اور اوسنے اکثر
مال مسروقہ اس طور پر پیدا کر دیا ہے کہ خواہ تو مال کے ساتھ خواہ اوس کی مالک کو
ساتھ کسی طرح کا اوسکو ربط دلایا گیا چنانچہ اوسی نے بہت سے کھوئے ہوئی کاغذ بھی
پیدا کر دیے ہین غائب بین کے ہاتھ پر جب کسی شخص کے بال یا اوسکی تحریر رکھی جاوے
تو فقط ایسے ہی اشخاص کو نہین دیکھتا ہے جنکو ہم پوچھتے ہین بلکہ اس قبیل سے
ایسے آدمیون کو بھی دیکھتا ہے جو زندہ نہین ہین ایک غائب بین نے اکثر یہی

درخواست کی جبکہ مین نے نام بتایا ایسے اشخاص کا حال بیان کیا ہے کہ جو مدت سے
مرچکے تھے اور یا دسکو انکی زندگی کی کبھی واقفیت بھی نہ تھی اکثر اوسکو وہ آدمی مشکل
ہمارے یعنی مردہ نظر آتے تھے لیکن اوس نے اپنے بھائی کو کہ پانچ برس ہوئے مرگیا تھا
جب دیکھا تو شکل ہمارے سے بتایا بلکہ بالکل مختلف بتایا لیکن بھائی کے مرے ہونے کے
خیال سے کچھ اوسکو غم ہوتا تھا اور طبیعت پر تغیر ہو جاتا تھا اور غائب بین مردہ
آدمیون کو دیکھکر نہین ڈرتے ہین بلکہ اونکو دیکھکر کچھ خوش ہوتے ہین لیکن آپ کر
آدمیون کی نسبت لفظ مردہ زبان پر نہین لاتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ڈھکے ہوئے ہین بلکہ
بڑے بڑے ایچ پیچ کی تقریر کرتے ہین تاوقتیکہ کوئی خاص لفظ نہین پیدا کر لیتے ہین غائب بین
فقط مردہ آدمیون ہی کو نہین دیکھتے ہین بلکہ پہلے زمانے کے آدمیون کو بھی دیکھتے ہین اور
جو کچھ واقعات اون سے متعلق ہوتے ہین اوسکا بیان کرتے ہین مجھکو یقین ہے کہ اگلی
قرنیے کو غائب بینون کے ذریعہ سے واقعات تواریخی کہ جنکے نسبت شبہہ ہوتا ہے
مفصل دریافت ہو جاوینگے اور بلکہ شہادت اونکے تصدیق کی حاصل ہوگی یہ بلکہ گذشتہ
حالات کو دریافت کرنیکا حقیقت مین نہایت عجیب اور غریب ہے اس ہی یہ بات معلوم ہوتی ہے
کہ جو چیزین گذرگئی ہین یا دنیا مین موجود ہین کسی نہ کسی طرح کا ایسا نشان چھوڑ جاتے ہین کہ
حس باصرہ باطنی انسان پر اوسکا اثر ہوتا ہے غائب بین کو ایک اور یہ ملکہ ہوتا ہے کہ اپنے
جسم کے اندر جو رگ یا عضو ہے اوسکے شعبون اور اوسکی نادر ترکیب کو دیکھ لیتا ہے اور ہر چیز
اوسکو شفاف نظر آتی ہے بعض غائب بین ابتدا مین ایسے نادرات کو دیکھکر ڈر جاتے ہین لیکن رفتہ رفتہ
یہ خوف جاتا رہتا ہے اور اون چیزون کو دیکھکر خوش ہوتے ہین اکثر غائب بینون نے انسان کے
جسم مین جو نادرات چیزین ہین اونکا بہت سلیس اور یعنی عبارت مین بکمال فصاحت حال
بیان کیا ہے اور جیسا اونکے کلام سے دل پر نقش ہو جاتا ہے اوس سے نصف بھی بیانات
حکما کا اثر نہین ہوتا ہے حالانکہ غائب بین علم تشریح سے بالکل ناواقف ہوتا ہے

اور باوجود ناواقفیت کے پٹھون اور ہڈیون اور رگون اور دماغ اور پھیپھڑا اور دیگر اعضا اور
رگون کے شعبون کا اور کل اعضا کی حسن ترکیب اور کمال ترکیب کا ذکر ایسی صحت اور نفاست سے
بیان کرتا ہے کہ نہایت ہوشیار تشریح دان اوسکے بیان سے عاجز ہوتا ہے لیکن سب
غائب بینون کو یہ ملکہ حاصل نہین ہوتا غائب بین کو جس شخص کے ساتھ ربط دلا دیا گیا ہو
اوس شخص کے جسم کا حال اور تمام اعضا کی ترکیب اور جو اونمین مرض ہو بیان کرتا ہے
جو طبیب حاذق مریض کا معالج ہوتا ہے اوسکی راے تشخیص مرض مین غائب بین کی راے کی
مطابق ہوتی ہے بلکہ غائب بین زیادہ تشریح اور تفصیل سے بیان کرتا ہے اور طبیب دانا اوسکو مسلم
مانتا ہے غائب بین اگر وہ علاج جسکا اوسکو خود تجربہ ہوتا ہے یا جو اوسکو کسی طبیب نے سکھایا سنایا ہو
بیان کرتا ہے تبصرہ پنجم اب مین عمل مقناطیسی کے ایک اثر خاص کا ذکر کرتا ہون کہ جب غائب بین کو
قدرت پیشین گوئی حاصل ہوتی ہے اور اس امر کی شہادت بہت ہے کہ حالات گذشتہ اور گذران کا
بیان غائب بین کرتا ہے اور جب وقوع غائب بینی اور گذشتہ حالات کے دیکھنے کا ثبوت ہو گیا
تو پیشین گوئی کے وقوع کا بھی امکان ہے یعنی جس طرح یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ حالات گذشتہ
اور گذران دریافت ہو جاتے ہین گو اوس وجہ کو ہم سمجھ نہین سکتے ہین اسی طرح ممکن ہے
کہ حالات آیندہ بھی دریافت ہو سکین اگر کوئی کہے کہ یہ بات نسبت واقعات آیندہ کے
قیاس مین نہین آسکتی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر واقعات گذشتہ کے نسبت بھی جو
ثبوت کامل حاصل نہوا ہوتا تو لوگ اوسکے نسبت بھی ایسی ہی تقریر کرسکتے تھے اسواسطے
کہ خواہ قیاس مین آسکے خواہ نہ آسکے وجہ وقوع دونون کی دشوار ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے
کہ بہت سے معمول پہلے بتا دیتے ہین کہ ہم اتنی دیر تک خواب کرینگے اور اگر اون سے دفعتا
دریافت کیا جاوے تو ہر بار وقت صحیح بتاتے ہین اور جب معمولون کو یہ قدرت حاصل
ہوتی ہے اون سے خطا شاذ و نادر ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص پر جو عمل کیا گیا تو ۵۳
بار کے عمل مین اسو بار معمول نے وقت اپنی جاگنے کا صحیح بتایا اور دو مرتبہ تو معمول سے

حالت بیداری دریافت ہی نہین کیا گیا اور دو مرتبہ مین کچھ حرج ہوگیا اور پیشین گوئی کی صورت
مختلف ہوتی ہے بعض معمول تو عامل کی گھڑی سے وقت بتا دیتے ہین گو گھڑی اونکو
دکھائی نہین جاتی ہے اور بعض کسی خیالی ساعت سے بتاتے ہین مثلاً بعض کہتے ہین
کہ ہم ٹھیک نو بجے تک سوؤنگا بعض کہتے ہین نو بجے پر جب ۴۳ منٹ گذرین گے
تو جاگونگا بعض تعداد گھنٹون اور منٹون کی بتاتے ہین چنانچہ ایک معمول کو مین ایک گھنٹے تک
عمل کیا کرتا تھا جب اوس سے ایک بار دریافت کیا گیا کہ تم کب تک سوؤگے تو اوسنے کہا
۴۳ منٹ اور سوؤنگا اور جب مین نے ۱۲ منٹ بعد اپنی گھڑی کو دیکھکر پوچھا کہ اب کتنی دیر
سوؤگے تو اوسنے ۳۲ منٹ بتائے پھر جب ساڑھے چودہ منٹ پیچھے مین نے اوس سے
پوچھا کہ اب اور کتنی دیر سوؤگے تو اوسنے کہا کہ ۱۷ ساڑھے ۱۷ منٹ اور سونا باقی ہے
پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں طریق وقت بتانے کے اس بات پر موقوف ہین کہ وقت معمول کو
کس طرح سے معلوم ہوتا ہے جو معمول طریق اول سے وقت بیداری بتاتے ہین وہ گھنٹون کو یا کسی
ساعت خیالی ہین یا اپنی بصارت روشن کے سبب سے عامل کی گھڑی مین ہر وقت دیکھ لیتے ہین چنانچہ
بعض معمول کہتے ہین کہ ہمکو کسی قسم کی گھڑی سے وقت دریافت ہوتا ہے اور ہم اپنے جی مین
جان جاتے ہین کہ جس وقت ہمکو جاگنا ہوگا اوس وقت گھڑی کی سوئیان فلانی سمت پر ہونگی
دوسری صورت پیشین گوئی کی یہ ہے کہ اکثر معمول اپنی طبیعت مین جو اختلاف یا بیماری
ہونیوالی ہے وہ پہلے سے خود بخود ٹھیک ٹھیک اس طرح بتا دیتے ہین کہ فلان وقت فلانی بیماری
اور مرض کی شدت اس خاص درجہ کی ہوگی اور اتنے عرصہ تک مرض قائم رہیگا اور
اکثر یہ پیشین گوئی بہت مدت قبل وقوع مرض سے ہوتی ہے پس جو مراتب احتیاط اور تقدم
حفظ صحت کی راہین ملحوظ رہ سکتے ہین اور معمول اکثر یہ بھی بتا دیتے ہین کہ جب بیماری نوبتی
اول یا دوم یا سوم علی ہذا القیاس فلان وقت اور فلانے گھنٹے واقع ہوگی تو وہ نوبت
اخیر ہوگی یعنی اوسکے بعد پھر وہ بیماری نہوگی لیکن یہ پیشین گوئیان اوس صورت مین

ہوتی ہیں کہ جب مریض کا علاج عمل مقناطیسی سے کیا جاتا ہو اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنا
چاہیے کہ معمول کو پیشگوئی اپنی یاد نہیں رہتی ہے معمول اکثر بتا دیتا ہے کہ مجکو حالت
روشن کب حاصل ہوگی اور وہ حالت روشن درجہ غایت کو کب پہونچے گی تو بتا دیتا ہے
کہ فلانے روز میں فلان شخص یا فلانے مقام کو دیکھ سکونگا یا بتا سکونگا اور یہ بھی
بتا دیتا ہے کہ فلانے وقت فلانی حالت مجھپر واقع ہوگی اکثر یہ بھی بتا دیتا ہے کہ کونسی
ترکیب عمل میرے اوپر زیادہ اثر کریگی آیا یہ ترکیب کہ عامل اوسکی طرف نظر کرتا رہے
یا یہ ترکیب کہ اوسکے سر پر ہاتھ رکھے یا ہاتھ اوسکے جسم پر نیچے اوتارے یا اوسکی پشت کے
پیچھے یا سر کے گرد گذارے یا اوسکے سر پر یا پیشانی پر یا دل پر یا معدے پر دم کرے یا یہ ترکیب
کہ اوسکے ہاتھوں کو پکڑ کر عمل کرے سونیوالا یہ بھی بتا دیتا ہے کہ کتنی مرتبہ اور کب کب
اور کتنی کتنی دیر تک اوسپر عمل کی ترکیب کرنی چاہیے اور جب وہ ترکیب عمل پہلے بتا دیتا ہے
اور یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ اوس ترکیب کا کیا نتیجہ ہوگا تو اوسکا بیان ہمیشہ صحیح ہوتا ہے
سونیوالا اکثر اون آدمیون کی نسبت جنکی ساتھ اوسکو ربط دلایا گیا ہے وقوع مرض
اور اوس بیماری کے اختتام کا وقت بیان کرتا ہے چنانچہ ایک معمول نے اپنی موت
واقع ہونے کا وقت چھہ برس پہلے بتا دیا تھا اور مجکو معتبر اطلاع پہونچی ہے کہ جو وقت
اوسنے بتایا تھا اوسی وقت وہ شخص قدرتی موت سے مرا ایک اور معمول کی پیشین گوئی سے
ثابت ہوتا ہے کہ معمولون کو قوت اس بات کی پیشین گوئی کی حاصل ہے کہ اگر کسی آدمی کو
کوئی عارضہ یا اوسکی طبیعت مین تغیر واقع ہونیوالا ہو تو اوسکو پہلے سے بتا دیتے ہیں گو
اوسکو خود خبر نہین ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص بہت ذی عزت اور عالم اتفاقیہ ایسی جگہ
وارد ہوے کہ جہان ایک معمول پر حالت غائب بینی اوس وقت طاری تھی اور یہ عالم
اپنے نزدیک بہت صحیح اور تندرست تھا لیکن غائب بین نے اوس سے کہا کہ تمھارے ہاتھہ
پانوان کے سرد ہی معلوم ہوتے ہیں اور تمھارے پہلو مین سخت درد ہے چونکہ اس عالم کو ان دونون

آثنا مین سی کوئی بھی اوس وقت معلوم نہین ہوتا تھا اوس نے غائب بینی کو کاذب اور غلط
جانا لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد جس پہلو مین غائب بین نے درد بتایا تھا اوس پہلو مین سخت
درد ہونے لگا اور ہاتھ پاؤن مین سردی معلوم ہونے لگی تب اوس حالت کو یاد آیا کہ
غائب بین کے پاس آنے سے پہلے مین نہایت سرد ہوا مین بہت باریک پاجامہ پہنکر بیٹھا تھا
اور اوس وقت مجھکو سردی معلوم ہوئی تھی لیکن بعد اسکے وہ بات مجھکو فراموش ہو گئی تھی
اور اب جو مرض جسم پر غالب اور ظاہر ہوا تو وہ بات یاد آئی اس صورت مین یہ بات صاف ثابت
ہوتی ہے کہ غائب بین نے اعضا شخص مذکور مین اوس وقت کچھ حرج دیکھ لیا تھا کہ جب
صاحب مرض کو کچھ بھی آگاہی اوس مرض کی نہین تھی اور دو حال سے یہ امر خالی نہین یا تو
غائب بین نے جو امر شدنی تھا بتادیا یعنی پیشین گوئی کی یا یہ کہ جو بات آیندہ ہونے والی تھی اوسکو
موجود دیکھ لیا اس صورت مین پیشین گوئی نہین بلکہ پیشین بینی کی اور اکثر غائب بین نے جو کچھ
صدمہ یا غش یا مرگی یا کسی طرح کا عارضہ اوسکو ہونے والا تھا پیشتر سے بتادیا ہے اگرچہ
مفصل یہ نہین بتا سکتا ہے کہ وہ صدمہ کس قسم کا ہوگا لیکن یہ بات ٹھیک ٹھیک بتادیتا ہے
کہ کس وقت وہ صدمہ واقع ہوگا اور اوسکے نتائج کیا ہون گے اکثر غائب بین ایسے واقعات کی
نسبت پیشین گوئی کرتا ہے جو اوس سے متعلق نہین ہوتی چنانچہ عامل سے غائب بین بتادیتا ہے
کہ تمھارے پاس کل یا کئی دن یا کئی ہفتے کے بعد ایک خط آوے گا اور فرستندہ کا
نام اور خط کا مضمون بھی بتا دیتا ہے ظاہر ہے کہ بہت خواب ایسے واقع
ہوتے ہین کہ جو راست اور مطابق واقع ہوتے ہین پس ان خوابون کا بھی ہونا
کسی ایسے ہی سبب پر موقوف ہے بلکہ بادی النظر مین یہ بات غالب معلوم ہوتی ہے
کہ غائب بینی اکثر حالت خواب مین واقع ہوتی ہے اور حالت روشنی مین شاذ و نادر
واقع ہوتی ہے سب جانتے ہین کہ اکثر خواب بہت بے ربط ہوتے ہین لیکن غالب ہے
کہ سب خواب غائب بینی کے سبب سے واقع ہوتی ہین آپ مین بعض آثار عمل مقناطیسی کا

ذکر تفصیلاً کرتا ہون اسواسطے کہ وہ اکثر واقع نہین ہوتے ہین غالب ہی کہ جب تحقیقات
کیجاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ آثار معمول مین اکثر موجود ہوتے ہین مگر خاص مدارج مین ہونے سے
نظرانداز ہوجاتے ہین تجربہ کرنے والون کو چاہیے کہ اس امر کے تحقیق کرنے مین توجہ تام
رکھین اول یہ اثر ہے جو سابق مین بھی بیان کرچکا ہون کہ معمول ہرگز کسی آدمی یا مقام
یا چیز کا نام نہین بتا ناجانتا ہے اور قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسکو نام کی تلاش مین
دقت ہوتی ہے اور اگر بہت تاکید کیجاوے تو وہ اپنا نام غلط بلکہ اکثر عامل کا نام سمجھ
اپنا نام بتاتا ہے اکثر معمول اپنی نسبت یہ بات نہین کہتا ہے کہ مین غائب بینی کی حالت
یا روشن حالت مین ہون بلکہ یہ کہتا ہے کہ مین روشن یا گرم ہون یا یہ کہ مجھکو فلانی جگہ
بھیجدیا ہے یا لے گئے ہین اور علی ہذا القیاس اسی قسم کی تقریر کرتا ہے اور بہت غائب بین
ایسے ہین کہ وہ نام موت کا نہین لیتے ہین بلکہ بہت پیچدار تقریر کرتے ہین کہ موت کا نام
نہ لینا پڑے اس بات کی وجہ یا تو یہ ہی کہ اونکو مُردہ شخص مُردہ نظر نہین آتے ہین یا یہ کہ اونکو موت کے
خیال سے تنفر ہوتا ہے جب غائب بین کسی شخص کے باب مین کوئی خاص لفظ استعمال مین
لاتے ہین تو اوس شخص کی نسبت وہی لفظ ہمیشہ کہتے ہین اور کوئی شاذ معمول ایسا ہوتا ہی
کہ جو خاص الفاظ کام مین نہین لاتا چنانچہ ایک معمول اکثر اشخاص مردہ کی نسبت
لفظ ڈھکا ہوا اور حالت روشن کی نسبت لفظ گرمی کا استعمال کرتا تھا اور باقی
معاملات مین غائب بینون کی تقریر بہت شستہ اور صاف ہوتی ہے اگرچہ عمل
مقناطیسی کا اصلی خاصہ یہ ہے کہ جو کچھہ خواب مین گذرتا ہی اوسکو یاد نہین رہتا لیکن اگر
عامل چاہی اور معمول کو حکم دیوے تو خواہ سب خواہ کچھہ حال اوسمین سے حالت بیداری مین یاد
رہتا ہے عامل کے حکم کا معمول پر اتنا بڑا اثر ہوتا ہے کہ اگر عامل معمول کو خواب کی حالت مین
کچھہ حکم دیوے تو اوسکی طبیعت پر بیداری کے وقت اوسکے آثار نمایان ہوتے ہین چنانچہ
اگر حالت خواب مین وہ سست اور افسردہ ہو اور عامل حکم دیوے تو خوش اور خرم بیدار ہوتا ہی

علی ہذا القیاس اب مین ایک اور بات کا ذکر کرتا ہون کہ لوگ اوسکو شاذ جانتے ہین وہ یہ ہے
کہ سوا دو وقوف اصلی انسان کے اور اوس وقوف کے جو عمل مقناطیسی مین حاصل ہوتا ہے
ایک اور قسم کا وقوف معمول کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ دونون وقوفون سے جدا ہوتا ہے
اگر یہ تیسرا وقوف متواتر پیدا ہو تو معمول کا حال ہر ایک مین جدا ہوتا ہے اور جس طرح
وقوف مقناطیسی کی حالت مین اوسکو وقوف اصلی کا کچھہ ہوش نہین ہوتا ہے اوسیطرح
اس تیسرے وقوف کی حالت مین اوسکو دوسرے درجے کا وقوف یعنی رسمی حالت
مقناطیسی کا کچھہ ہوش نہین ہوتا ہے اور جیسا وقوف اصلی اور وقوف مقناطیسی مین
کچھہ ربط نہین اسی طرح وقوف اصلی اور تیسرے وقوف مین بھی کچھہ ربط نہین ہوتا ہے اور
جس قسم کا وقوف اوسکو کسی وقت حاصل ہو اوس وقت اوسکو اوسی قسم کے وقوف کی
حالت یاد آجاتی ہے گاہ گاہ ایسا ہوتا ہے کہ معمول پر ایک ہی وقت مین دو جداگانہ حالات
ہوتی ہین اور اوسکو دوگانہ وقوف حاصل ہوتا ہے **مثلاً** معمول گفتگو کر رہا ہے اور
جو کچھہ اوسکے سامنے گذرتا ہے وہ دیکھہ رہا ہے تو بغیر اس بات کی کہ سلسلہ تقریر مین
کچھہ فرق ہو معمول دفعتہً ایسے اشیاء اور اشخاص کو دیکھنے لگتا ہے جنکا اوسکو خیال بھی
نہ تھا حائل حاقل اوسکے بیان سے فوراً پہچان لیتا ہے وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ دماغ کے
دو حصہ مین جس طرح دو آنکھین اور دو ہاتھ ہین وہ دونون حصہ ایک وقت اپنا فعل
نہین کرتے ہین پس ممکن ہے کہ ایک حصہ اپنی حالت ذاتی مین ہو اور فعل اپنا کرتا ہو اور
دوسرا حصہ کسی سبب سے حالت مقناطیسی مین خود بخود پڑ جاوے اور جیسے ایک آنکھ دونون آنکھون کا
کام کر سکتی ہے اسی طرح دماغ کے ایک حصہ کا فعل بھی عموماً سب باتون کے واسطے کافی ہے
پس جس حصہ پر حالت مقناطیسی طاری ہو گئی ہے اوسکو پہلی مقناطیسی حالتون کی کیفیات
نظر آتی ہین یا یہ ہوتا ہے کہ جو فعل غائب بینی کا اون اشیا کی نسبت ہوتا تھا جو سابق مین
[illegible] اس حالت مین اوس فعل کی تکرار ہو جاتی ہے [illegible] اگر واقع ہو سکی حقیقت مین

وہ معلوم نہیں ہے مین فقط قیاس سے کہتا ہون کہ شاید یہ امر بسبب برابر ہونے اتصال حس
دماغی کے واقع ہوتا ہو اور غالب ہے کہ اگر مشابہ آثار عمل مقناطیسی کی تحقیقات
اچھی طرح کیجاوے تو اس امر کی بخوبی تنقیح ہوجاوے مین نے ہنوز ایک اثر کافی کا
بیان نہیں کیا وہ یہ ہے کہ حس ایک عضو کی دوسرے عضو مین منتقل ہوجاتی ہے
یہ بیان تو مکرر ہوچکا ہے کہ معمول کی آنکھین اگرچہ بند ہوتی ہین الا کسی اور راہ سے
اوسکے دماغ تک خاص شعاعین پہونچتی ہین اور یہ بھی کہہ چکا ہون کہ معمول اکثر کسی شے کو
بخوبی دیکھنے کے واسطے اپنے سر پر رکھ لیتا ہے لیکن اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بصارت
ظاہری سے علیحدہ کسی خاص عضو مین قوت باصرہ پیدا ہوجاتی ہے اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ قوت باصرہ
معدے مین یا اونگلیون کے سرون مین یا سر کے پشت مین یا پیشانی مین یا سر مین پیدا ہوجاتی ہے
مین نے ایک بڑے عالم سے سنا ہے کہ ایک معمول کی قوت باصرہ اوسکے کف پا مین
نمودار ہوتی تھی اور سر اور ہاتھ اور معدے مین اکثر یہ قوت پائی جاتی ہے وجہ اسکی ظاہر ہے
کہ سر دماغ کے بہت قریب ہے اور ہاتھ مین اس سبب سے کہ جس گون سے حس لمس ہوتا ہے
اونکا فعل بہت تیز ہوجاتا ہے اور معدے مین اس وجہ سے کہ وہان بہت سے اعصاب
اور رگین موجود ہین جنکے سبب سے شرکت حس حاصل ہوتی ہے اور ہر معمول مین یہ بات
دیکھی جاتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اگرچہ اوسکی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن ہر چیزون کا رنگ
اوسکو بخوبی نظر آتا ہے حس سامعہ کی انتقال کا ذکر مین پہلے کر چکا ہون کہ معمول حالت خواب مین
کوئی آواز نہیں سنتا ہے حتی کہ نقارہ بھی بجایا جاوے اور طپنچہ بھی چھوڑا جاوے
کبھی حس ذائقہ بلکہ قوت شامہ معدے مین ہوجاتی ہے اور چونکہ حس لامسہ ہر عضو مین موجود ہے
اس واسطے یہ کبھی منتقل نہین ہوسکتی اور اس انتقال حس کی یہ وجہ نہین ہے کہ حس ظاہری
مذکور اپنے ذاتی عضو سے دوسرے عضو مین منتقل ہوجاتی ہے بلکہ یہ سبب ہے کہ جس
عضو مین حس پیدا ہوتی ہے اوس عضو کے اعصاب اور رگین گویا اس بات کا ذریعہ

پہونچاتی ہین [illegible] جو ہر کہ جسکے ذریعہ سے یہ اثر ظاہر ہوتا ہی دماغ تک پہونچو پس انگلیان
مثل [illegible] نہین کرتی ہین کہ شعاعون کو جمع کرکے اونکو محل بصر پر منقسم کرین
اور [illegible] کے دماغ تک اوس ارتسام کو لیجاوین بلکہ انگلیون کو
احساس [illegible] اوس چیز کو سیدھا دماغ تک پہونچا دیتی ہین اور دماغ مین نقش ہو جاتا ہی
[illegible] قیاس کام کرتا ہے جسکی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے [illegible]
الحاصل [illegible] ایک عجیب اثر یہ ہے کہ ظاہر ہوتی جو تکلیف معمول کو ہو وہ عامل کو
معلوم ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر مین یا دانت مین درد ہو یا وجع مفاصل کا
عارضہ ہو تو اکثر ایسا عامل کو اپنے جسم پر یہ تکلیفین معلوم ہوتی ہین گو اوسکو
پہلے سے یہ بات معلوم نہو کہ معمول کو اس طرح کی تکلیف ہی اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ جس وقت عامل کو یہ تکلیف معلوم ہوتی ہے تو اوس وقت معمول کو آرام ہو جاتا ہی
تجکو یہ یقین سمجھنی نہین ہی کہ یہ دو اثر اس طرح آپسمین مثل علت و معلول ربط رکھتی ہین اسواسطے
کہ عمل مقناطیسی کی سبب ہی اس طرح کبھی معمول کی تکلیف جاتی رہتی ہے کہ عامل کو تکلیف
معلوم نہو اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل کو تکلیف معلوم ہو اور معمول کو آرام کچھہ بھی
نہ معلوم ہو لیکن یہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب عامل یہ ارادہ اس واسطے عمل کرے کہ معمول کی تکلیف
رفع ہو جاوے تو گویا وہ درد عامل کو دوڑ کر لاحق ہو جاتا ہی اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ معمول کی
تکلیف بھی رفع ہو جاتی ہے اور مگر اس وجہ سے نہین کہ عامل کی جسم پر منتقل ہو جاتی ہی بلکہ فقط
اس سبب سے کہ معمول پر عمل مقناطیسی کیا جاتا ہے ایک اثر یہ بھی ہوتا ہی کہ اگر کسی شخص کو
کسی عضو مین تکلیف ہو تو اگر ایک رومال یا دستانہ اوس عضو پر رکھہ کر عامل کے پاس
بھیجدیا جاوے تو عامل کو وہ تکلیف ہونے لگتی ہے کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہی کہ اگر عامل کو
کچھہ مرض یا تکلیف ہو اور تندرست شخص پر عمل کرے تو اوسکا درد معمول پر منتقل ہو جاتا ہی
اور یہ بات اکثر نہین ہوتی اسواسطے کہ عموماً یہ قاعدہ ہی کہ جب تک عامل تندرست نہو تب تک

وہ عمل مقناطیسی نہین کیا گیا تھا لیکن مین نے ایک بار دیکھا ہی کہ عامل کو سر کا درد معمول پر
منتقل ہوگیا اور تمام دن تک معمول کے سر مین درد رہا اور عامل کو بالکل صحت حاصل ہوگئی
تیرھوین تماشہ مین یہ بیان کرچکا ہون کہ بہت عجیب آثار بعض اشخاص پر حالت
بیداری اصلی مین روزانہ اس طرح پیدا کیے جاتے ہین کہ اونپر عمل مقناطیسی بطور معروف
کیا جاوے یعنی اونکی طرف نظر جما کر دیکھا جاوے یا ہاتھون سے اس طور پر عمل کیا جاوے
کہ نوبت خواب نہ پہنچے یا عامل خواب کا پیدا کرنا نچاہے بلکہ معمول کو حالت بیداری مین رہنے دے
یہ آثار اکثر اس طرح کے ہوتے ہین کہ عامل کو معمول کے حرکات و سکنات اور خواہش اور احساس
وغیرہ پر اختیار ہوتا ہے چنانچہ ہر ایک کا مقام مناسب پر جداگانہ ذکر ہو چکا ہے اب مین
ایک اور ترکیب کا ذکر کرتا ہون جس سے وہ پیدا ہو سکتے ہین فقط اتنی بات یاد رکھنی ضروری ہی
کہ یہ آثار دونون حالتون مین ترکیب معروف سے پیدا ہو سکتے ہین یعنی حالت خواب مین بھی
اور حالت بیداری مین بھی اور اس طرح بھی پیدا ہو سکتے ہین کہ عامل کی ذات کا اثر
معمول پر نہو بلکہ ذات معمول کا عمل اوسپر ہو چنانچہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کہتے ہین
کہ ایک شخص کو دست چپ کی ہتھیلی پر ایک چھوٹا سکہ یا ایک جست کی چیز جو دونون طرف سے
محدب ہو اور اوسکے بیچ مین ایک مسی چیک چھوٹا سا جما ہوا ہو رکھدیتے ہین اور جو شخص
آزمایش پر راضی ہو اوس سے کہتے ہین کہ دس یا پندرہ منٹ تک اوسکی طرف دیکھتا رہے
شرط یہ ہی کہ وہ شخص طبیعت کو جما کر دیکھتا رہے اور بالکل خاموش رہے اور عمل کے
ہونے کو اپنی طبیعت سے نہ روکے ان ڈاکٹر صاحب کا قول ہی کہ ہم نے یہ ترکیب
پوشیدہ نہین رکھی ہے اور جو شخص سکہ کی طرف نہ دیکھے اور عمل کی اثر پذیر ہونے سے
طبیعت کو روکے تو اوسپر تاثیر عمل کی نہین ہوتی ہی اور جو لوگ برضامندی قبول اثر
عمل سکہ کی طرف دل لگا کر اور نظر جما کر دیکھتے ہین اون سے پہلے ڈاکٹر صاحب دریافت
کرتے ہین کہ اون اشخاص مین سے کس پر اثر ہوا ہے اور ترکیب اسکو دریافت کرنے کی یہ ہی

کہ ایک ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ اپنی آنکھیں بند کرلو اور پھر وہ اوسکی پیشانی اور آنکھوں پر اپنی
انگلی سے چھوتے ہیں اور آنکھوں کو اوپر ہاتھ گذارتے ہیں پلکوں کو ذرا انگوٹھے سے دبا کر
ہاتھ نزدیک لاکر اور تیز حرکت دیکر دبا دیتے ہیں اور پھر اوس شخص سے کہتے ہیں کہ تم
اپنی آنکھیں کھول نہیں سکتے ہو اگر باوجود اونکے حکم کے وہ شخص آنکھ کھولنے لگے تو وہ اوسکا
ہاتھ پکڑ کے کہتے ہیں کہ ہماری طرف دیکھو اور خود بھی اوسکی طرف نظر جما کر دیکھتے ہیں
اور پھر وہی عمل کرتے ہیں جو پہلے کیا تھا اگر نوبت دوم بھی آنکھ کھول سکے تو اوس وقت
اوسپر یہ عمل نہیں کرتے اور دوسرے شخص کو آزماتے ہیں اور جن لوگون پر تاثیر عمل ہوتی ہے
اونکو وہ پھر آزماتے ہیں کہ آیا اثر عمل کا اونپر قائم ہے یا نہیں اور یہ آزمایش اس طرح ہوتی ہے
کہ اونکو آنکھ کھولنے کا اختیار نہیں ہوتا ہے تب اونھون نے دیکھ لیا کہ آنکھیں نہیں
کھول سکتا ہے تو اپنے ہاتھون سے اوسکے دونون ہونٹ دبا دیتے ہیں اور گلے کے نیچے
ذرا ہاتھ کو حرکت دیکے کہتے ہیں کہ اب تم منہ نہ کھول سکوگے اگر ایسا ہوا تو وہ آدمی
منہ نہیں کھول سکتا ہے پھر اوس سے وہ کہتے ہیں کہ اپنے ہاتھ پھیلا دو اور اوسکی دونون
ہتھیلیان ملا دیتے ہیں اور ذرا دبا کر کہتے ہیں کہ اب تم ہتھیلیان جدا نہیں کر سکتے ہو
چنانچہ اونکے علیحدہ کرنے کا اختیار اوس شخص کو نہیں رہتا ہے یا وہ معمول سے کہتے ہیں
کہ اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دو اور پھر کہتے ہیں کہ اب تم اپنے ہاتھ سر پر سے نہیں اوٹھا سکو گے
تب ہاتھون کا اوٹھانا اوس شخص کو نا ممکن ہوتا ہے ان سب صورتون میں جب وہ کہتے ہیں
کہ اب تم حرکت کر سکوگے یا فقط خبر کہتے ہیں تو پھر اوسکو اختیار علیحدہ کرنے کا ہوتا ہے
علی ہذا القیاس معمول کو حس میں یہان تک فرق آجاتا ہے کہ اگر سخت تکلیف اوسکو پہنچاوین
تو بھی معمول کو مطلق خبر نہین ہوتی ہے یا اگر کوئی سرد شی مثل برف کی ہو تو ڈاکٹر صاحب کی
تلقین سے معمول کو بہت گرم اور گرم ہو تو سرد معلوم ہوتی ہے یا اوسکو پانی کا مزا
دودھ کا سا یا پانی کا شربت کا سا معلوم ہوتا ہے ڈاکٹر صاحب موصوف کو معمول کو ارادی

اور حافظہ پر بھی اختیار ہوتا ہے اگر وہ کہین کہ ایک منٹ مین سو جا تو وہ سو جاتا ہے یا گانے لگتا ہے اور اگر ایک رومال فرش پر رکھدین اور اوس سے کہین کہ اسپر سے قدم کو نہین سکتی ہو تو وہ ہرگز نہین کود سکتا ہے معمول اون کے حکم سے اپنا نام یا اور کسی شخص کا نام بھول جاتا ہے بلکہ حروف تہجی تک بھول جاتا ہے اور جس چیز کو وہ چاہین ویسا ہی معمول سمجھہ لی **مثلاً** گھڑی کو ناسدان یا کبری کو کتا سمجھہ لی یا جہان کچھہ بھی چیز موجود نہو وہان جو وہ چاہین معمول وہ چیز دیکھہ لے **مثلاً** خالی مکان مین جہان چڑیا نہو معمول چڑیا دیکھنے لگی یہ دھوکا کامل ہو جاتا ہے اور ممکن ہی کہ معمول اپنی تئین حسب مرضی ڈاکٹر صاحب کی کوئی اور شخص سمجھہ لے **مثلاً** کوئی نواب یا وزیر یا بادشاہ سمجھہ لے اور بعینہ ان لوگون کی نقل کرنے لگی اگر ڈاکٹر صاحب چاہین تو کسی مضمون علمی مین درس دینے لگتا ہے یا کسی فوج کا افسر بن جاتا ہی اور خالی حساب سے قواعد لینے لگتا ہی علاوہ ان سب باتون کی ڈاکٹر صاحب کو معمول کی خدمات پر اختیار ہوتا ہے **مثلاً** اگر معمول ہنستا ہو تو غمگین بنا دیتے ہین یا ناخوش ہو تو اوسکو نہایت خوش کر دیتے ہین اور اگر اوس سے دریافت کیا جاوی تو بالکل وجہ ہنسنے کی نہین بتا سکتا ہی مین نے ان سب اختیارات کا عمل سیکڑون طور پر ہوتے دیکھا ہے اکثر یہ اثر فوراً ہو جاتا ہے اور عامل کے کہنے سے فوراً جاتا بھی رہتا ہی اور اس عمل مین کوئی امر پوشیدہ نہین یہ آثار اس طرح ہوتے ہین کہ گویا قدرتی ہین اور ہر شخص اسکو آزما سکتا ہی اور پیدا کر سکتا ہے شاید ابتدا مین ہر شخص بطرز صاحب موصوف عمل نکر سکے لیکن صبر او استقلال کے ساتھہ ہر عامل کو بخوبی یہ اختیار حاصل ہو سکتا ہی اور لیوس صاحب کا عمل اس طرح ہوتا ہی کہ صاحب موصوف فقط پانچ منٹ مین طبیعت کو جاکر معمول کی طرف دیکھتی ہین اور معمول اونکی طرف دیکھتا ہی یا کسی اور شی کو دیکھتا ہی جو اونکی طرف واقع ہی یا وہی شرطین ہی ہین جو ڈاکٹر صاحب موصوف کی عمل مین ہوتی ہین بعد دیکھنے کی لیوس صاحب

بعض سحر کہتے ہیں اور کرتے ہیں جس سے معمول پر تجویزی عمل کا اثر ہو جاتا ہے یعنی اور بعد ذکر کر چکا ہون
کہ دونون ترکیبون سے ایک ہی سی حالت فقط اس معنی مین واقع ہوتی ہے کہ عامل کو معمول پر
اختیار کلی ہوتا ہے لیکن میرے ذہن مین ہے کہ دونون حالتون مین دراصل کچھ فرق ضرور ہوگا
اسواسطے کہ ایک حالت مین معمول کے اپنی ذات کا عمل بسبب اسکی کہ ایک شئی کی طرف
نظر جما کر دیکھتا ہے زیادہ ہوتا ہے اور دوسری حالت مین شخص غیر یعنی عامل کا زور اوسپر
پہونچتا ہے اور مجھکو تجربہ نہین ہے کہ دونون ترکیبون مین کون قوی تر ہے اسواسطے کہ بعض
اوقات ایک ترکیب کا اثر زیادہ معلوم ہوتا ہے اور بعض اوقات دوسری ترکیب کا
اور یہ بات دونون ترکیبون مین ہے کہ جب شرائط تجویزی پوری ہوتے ہین تو اثر قوی ہوتا ہے
بلکہ جن آدمیون کو علم طب مین دخل ہے اونکو واضح ہوگا کہ یہ خاص جسکا ذکر ہو رہا ہے اور
جو آثار حالت بیداری مین پیدا ہوتے ہین تلقین پر موقوف ہین پس اگر ہم یقین کے زور سے
اثر مقناطیسی پیدا کرنا چاہین تو غالب ہے کہ تا وقتیکہ ایسے آدمی پر عمل نکیا جاوے کہ جسکی
طبیعت نہایت اثر پذیر ہو اثر کامل نہوگا بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہین کہ اگر اون پر
ایک مرتبہ عمل کیا جاوے تو پھر بھی اوس عمل کا اثر اوسپر بلا کسی سامان کے ہو سکتا ہے
اور جس سبب سے وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ جسمین یقین کا اثر ہوتا ہے اوسکی حقیقت
اور پھر مقناطیسی کی حقیقت جسکا اثر ترکیب معروف سے ہوتا ہے حقیقت مین ایک ہے
اسواسطے کہ اگر تلقین کا زور زیادہ دیر تک کیا جاوے تو خواب مقناطیسی پیدا ہوتا ہے
اور جو آثار اوس خواب کی نمودار ہوتے ہین مگر فرق اتنا ہے کہ صاحب موصوف کی
ترکیب مین عامل کا اتنا حیوانی زور معمول پر نہین پہونچتا ہے اور رسمی ترکیب دیگر مین
عامل کا زور معمول پر بڑا ہوتا ہے قیاسی وجہ اثر مقناطیسی ہونے کی یہ معلوم ہوتی ہے
کہ جو حالت نظام عروقی یا مقناطیسی یا حیوانی انسان کی ہوتی ہے اوس حالت مین بسبب
عمل کرنیکے فرق آجاتا ہے پس یہ بات قابل لحاظ اور دریافت ہے کہ یہ فرق کس طور سے پیدا

ہوتا ہے اگر قوت ذاتی انسان مین اس طرح فرق آوے کہ اوسکے اپنے ذاتی فعل ہو وہ قوت
متفرق ہو کر خواہ سر کی طرف خواہ جلد پر خواہ سر مین خواہ کسی اور عضو مین زیادہ ہو جاوے
اور اوسکے مطابق کہین کم ہو جاوے تو اونکی برابری مین ضرور فرق آجاویگا اور قوت مجموعی
کچھہ زیادہ نہین ہوئیگی لیکن اگر شخص غیر یا نو کسی آدمی کے دماغ پر یا کسی اور عضو پر ڈالا جاوے
تو وزن کی برابری مین بھی فرق آویگا اور یہ نسبت اور اعضا کی اوس خاص عضو مین زیادہ
ہو جاویگا اور باہمہ دیگر اعضا مین جتنی قوت پہلے تھی وہ قائم رہتی ہے پس معلوم ہوا
کہ ان دونون ترکیبون سے ایکسی حالت پیدا نہین ہوتی ہے اور آثار مین بھی بہت فرق
ہوتا ہے اور یہ اختلاف حالت خواب اور مدارج اعلی مین زیادہ نمایان ہوتا ہے اور اس
حال مین عامل کے ایما کا اوسپر ایسا زور ہوتا ہے کہ اوس ایما کی اثر کا روکنا اوسے ممکن
نہین ہوتا ہے اگر عامل اوس سے کہے کہ تم فلان کام نہین کر سکتے ہو تو فوراً معمول اپنی ذات مین
اوس کام کرنے کی قوت نہین پاتا ہے اوسکی جسم کی پٹھے اوس درجہ تک بیکار ہو جاتی ہین کہ
جہان تک اونہین اوس خاص کام کرنے کی طاقت نہ ہو اور اوس سے زیادہ کچھہ نہین ہوتی ہین
مثلاً اگر معمول کی مٹھی بند ہو اور کوئی چیز ہاتھہ مین ہو اور اوس سے کہا جاوے کہ تم مٹھی کھول
نہین سکتے اور اوسکو گرا نہین سکتے ہو تو وہ اپنے بازو کو تو اوٹھا کر گرا سکیگا اور جس طرف
چاہے حرکت دے سکیگا لیکن اتنی طاقت اوسکی اونگلیون کی رگون مین نہوگی کہ وہ
مٹھی کھول سکے یا اگر اوس سے کہا جاوے کہ تم اپنا نام نہین بتا سکوگے تو فقط اس امر مین اوسکا
حافظہ زائل ہو جاتا ہے کچھہ یہ بات نہین ہوتی ہے کہ وہ بالکل بول نہ سکے یا کسی اور آدمی کا
نام نہ بتا سکے جب وہ پانی پیتا ہے اور اوسکو نہایت تیز برانڈی شراب کا معلوم ہوتا ہے
تو وجہ یہ ہے کہ اوسکا ذائقہ اصلی ذائقہ تلقینی سے مغلوب ہو جاتا ہے جس طرح اوس
حالت مین کہ اوسکے منہ مین کچھہ نہو اور آدمی کو برانڈی شراب خواہ اور کسی چیز کا ذائقہ
یاد آجاتا ہے اسی طرح سے جب معمول کو ذائقہ شراب کی تلقین کیجاتی ہے تو وہ اپنے اصلی ذائقہ کو

فراموش کر کے شراب کا ذائقہ لینے لگتا ہی لیکن یہ بات چند روز سے معلوم ہوتی ہی کہ تلقین کا
اثر بہت آدمیون پر چند منٹ مین جب عامل چاہے ہو جاتا ہی اور اغلب ہی کہ صبر اور
استقلال کی ذریعے سے سب آدمیون پر یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے اور غالب ہے کہ عمل
مقناطیسی کا اثر شفاے مرض کی واسطے اسبات پر موقوف ہے کہ معمول کی طبیعت اثر پذیر
عمل کی ہو جاتی ہے اور یہ حالت اوسکے طبیعت کی خواب کی صورت مین ہو سکتی ہے
اگرچہ بہت سی علاج مقناطیسی اوس صورت مین بھی ہو سکتے ہین کہ معمول پر خواب کی
نوبت نگذرے نہ کچھ اور آثار عمل کے نمایان ہون مریض پر فقط اتنا ہی اثر ہوتا ہی کہ اوسکی
طبیعت اثر پذیر ہو جاتی ہے اور کچھ اثر نہین ہوتا ہے بہر حال عمل مقناطیسی بہت
بکار آمد ہی اب مین برڈ صاحب کی ترکیب کا ذکر کرتا ہون اور مین نے اون صاحب کو خود عمل کرتے ہوے
دیکھا ہے وہ یہ ہی کہ ایک شخص کی آنکھون کی ذرا اوپر کی طرف اور پیشانی کے ذرا
اونچی رخ کوئی شے مثلاً ایک سلائی رکھدیتے ہین اور معمول سے کہتے ہین کہ اوسکی
طرف دیکھتا رہے تھوڑے سی عرصہ مین اون آدمیون سے جنپر یہ عمل کیا جاتا ہی
سو جاتے ہین اوس ترکیب سی بہتر اور کوئی ترکیب اس بات کی نہین ہی کہ جب نیند
نہین آتی ہے تو اس ترکیب سی فوراً نیند آتی ہے بعض آدمیون کی حق مین ایسی
کتاب کا مطالعہ جسکا مضمون دلچسپ نہین ہی ایک اثر منوم رکھتا ہی علاوہ وجودت عبارت
اور مضمون کی غالب ہی کہ کثرت الفاظ مین سی معنی نکالنے کی واسطے جو فکر کرنی ضرور ہوتی ہی
اور طبیعت کو جمانا پڑتا ہے اوسکا بھی اثر ہوتا ہے کہ ایک طرح کی نیند مثل خواب مقناطیسی کے
پیدا ہوتی ہے سب سی اچھا اور سہل طریقہ نیند پیدا کرنے کا یہ ہی کہ ذرا فاصلے سے ایک
روشن چیز آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اوسکے دیکھنے کے واسطے آنکھون کو
ایسا تاننا ضرور ہو جیسے کوئی احول دیکھتا ہے تو اس ترکیب سی ایک خوش آیند اور شیرین خواب
آنے لگتا ہے اور فی الحقیقہ خواب کا اثر ایسی حالت مین نہایت لطیف اور کامل

اور آرام دہ ہوتا ہے اگر شبہہ یہ ہے کہ جیسے کوئی آدمی بہت محنت کرکے تھک کر کہیں بیٹھ جاوے یا لیٹ رہے اور اوسکے اوپر نیند غالب آجاوے اور وہ سو رہے جس طرح برنڈ صاحب کے معمول جب سو جاتے ہیں اگر آزمایش کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خواب مقناطیسی میں ہیں اسی طرح غالب ہے کہ جس وقت ہم خود اس ترکیب سے سو رہیں یعنی کسی روشن چیز کو اپنی آنکھوں سے اونچا رکھکر دیکھتے ہیں اور سو جاویں اگر کوئی شخص آزماوے تو ہم پر خواب مقناطیسی کی حالت معلوم ہو خواب مقناطیسی اور نوم معمولی انسان میں کچھہ اس سے فرق نہیں ہوتا ہے کہ بدن کو مقناطیسی خواب سے کچھہ اور طرح کا آرام ہوتا ہے اور خواب معمولی سے کچھہ اور آسایش حاصل ہوتی ہے حقیقت میں فرق یہ ہے کہ خواب مقناطیسی میں حواس باطنی بیدار رہتے ہیں اور جسم اور حواس ظاہری سو جاتے ہیں اور فراموشی کی حالت میں مستغرق ہوتے ہیں برنڈ صاحب کی ترکیب سے جو خواب پیدا ہوتا ہے اوسکے کل آثار کا بیان بکرر کچھہ ضرور نہیں اس واسطے کہ ایک خاص درجے تک یہ آثار مثل آثار خواب مقناطیسی کے نمایان ہوتے ہیں یعنی وقوت جداگانہ کی حالت ہوتی ہے بعض حواس بند ہوجاتے ہیں اور خیال کا اختیار معمول پر بہمہ جہت یعنی اوسکی تلقین کا مطلق اختیار اور زور ہوتا ہے سوالات کا جواب سوتے میں فوراً دیتا ہے آخری یہ بات ہے کہ آثار شفاے مرض بہت نمایان ہوتے ہیں برنڈ صاحب کا یہان تک زور چلتا ہے کہ بعض عورتون کو جنکے کسی عضو مین حرج ہوتا ہے حالت خواب میں بالکل اچھا کردیتے ہیں اور کئی بار متواتر عمل کرنے کے سبب سے عضو از کار رفتہ میں پھر قوت حاصل ہوجاتی ہے اور زور طبیعت صاحب موصوف کے سبب سے حالت بیداری میں بھی اوسکا اثر قائم رہتا ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دبلے ناتوان آدمی برنڈ صاحب کے حکم سے ایسے طاقت کے کام کرتے ہیں جو توانا آدمیون سے نہو سکیں اور ایک انگلی سے اتنا بھاری بوجھہ اوٹھالیتے ہیں کہ حالت بیداری میں دونو ہاتھون سے کبھی نہ اوٹھا سکیں مگر بڑے تعجب کی

یہ بات ہی کہ یہ صاحب اپنے معمولون مین آثار اعلی مثل غائب بینی پیدا نہین کر سکتے مین اسکی باب مین دو قیاس ہو سکتے ہین ایک یہ کہ شاید برڈ صاحب اون شخصون مین سی ہون جو ایسے آثار پیدا کرنے کی قوت نہین رکھتے ہین چنانچہ بہت سی عامل ایسے ہین جو اپنے عمل سے بیماری کا علاج اور خواب کی حالت پیدا کر سکتے ہین لیکن حالت غائب بینی نہین پیدا کر سکتے خلاصہ مختلف عاملون کا معمولون پر اثر مختلف ہوتا ہے دوسرا قیاس یہ ہی کہ اس ترکیب خاص مین معمول کی ذات کا اثر اوسپر موثر ہوتا ہے اسواسطے شاید بعض آثار نمایان نہ ہوتے ہون اور چونکہ برڈ صاحب نے حالت غائب بینی کسی معمول پر نہین دیکھی ہی اسواسطے اونکو غائب بینی کے واقع ہونے سے انکار محض ہی بلکہ مجکو صاحب معصوف سے تعجب ہی کہ اونھون نے بلا خوض مناسب یہ سب نتیجہ بہت جلدی نکال لیا حالانکہ بہت معتبر اور معقول آدمیون سی اسکی شہادت ملتی ہے کہ اونھون نے اپنی آنکھہ سی اعلی آثار غائب بینی و شرکت خیال وغیرہ دیکھے ہین اور مین نے فقط آثار اعلی کو پیدا ہوتے مین نہین دیکھا ہے بلکہ خود پیدا کیے ہین اور یقین کامل ہی کہ جو شخص صبر اور استقلال کے ساتھہ عمل کی مشق کریگا وہ ان آثار کو پیدا کر لے گا سواے شاذ و نادر آدمیون کو کہ جنکی طبیعت اصلی ایسی واقع ہوتی ہو کہ وہ بعض آثار پیدا نہین کر سکتے الغرض جو کچھہ اوپر بیان ہوا اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ عمل معروف مقناطیسی اور برڈ صاحب کی اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب فی الاصل ایک ہین اور حقیقت مین عمل مقناطیسی معروف کی یہ دونون فرعین ہین لیکن خیال یہ کہ ہر ایک ترکیب مین بعض خاص فوائد اور خاص مضرتین ہوتی ہین اب اسکی تحقیقات نہایت احتیاط اور محنت سی کرنی چاہیے اور اسکا اعتقاد ہونا چاہیے کہ جیسی اور قدرتی حقائق کو دریافت کرنے سی بہت فائدے نکلتے ہین ویسے ہی اس سی فوائد پیدا ہونگے اسواسطے کہ ہنوز اس علم مین کسی کو اچھی طرح دخل نہین ہی اور ایسا حال ہی کہ جیسے تاریکی مین کوئی شے ٹٹولتا ہے اور ہنوز اتنی دستگاہ نہین ہی کہ جو خالق مطلق اور حکیم برحق نے اس قوت روحانیہ انسان کو

عطا کرنے سے غرض رکھی ہے یعنی اس قوت سے جو مطلب رکھا ہی کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر ہو اوس کیفیت کو نہ ہم جانتے ہین نہ اوسکی قدر کر سکتے ہین

تجربہ ہفتم اب مین عمل مقناطیسی کے اوس اثر کا ذکر کرتا ہون کہ جس سے حالت سلب حواس یعنی حالت سکوت اور حالت سلب حواس مع انتقال حواس واقع ہوتی ہے اس حالت کا ذکر بہت تشریح سے نکرونگا اسواسطے کہ جس طرح اور آثار کا مین نے تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے اس طرح مجکو اس اثر خاص کی تجربہ کا موقع نہین ملا ہی اور اسی سبب جو بیان اس حالت کی نسبت لوگون نے کیے ہین اونکو مطابق مین بھی بیان کرتا ہون اور چونکہ اور آثار مذکورہ بالا کی نسبت اونکا بیان مین نے راست و درست پایا ہی اسواسطے تا وقتیکہ اس حالت خاص کی نسبت اونکی غلطی ثابت نہوے مین اونکی بیانات کو صحیح اور درست سمجھتا ہون پہلے یہ بات خیال مین رکھنا چاہیے کہ ان دونون حالتون مین فرق ہی ایک تو حالت سکوت ایسی ہے کہ سب آثار ظاہری موت کی نمایان ہوتی ہین دوسری حالت ایسی ہی کہ ظاہرا معمول ایک اعلی تر حالت زندگی مین داخل ہوتا ہی اور ایسی ایسی خیالات عمدہ مشاہدہ فضاہای خوش آیندہ مین مستغرق ہوتا ہی کہ اس دنیا کے تمام عیش اوسکے مقابلے مین بے حقیقت اور ناچیز معلوم ہوتی ہین بعض عالمون کو ان دونون حالتون مین تمیز نہین ہوئی ہی اور دونون حالتون کا نام اونھون نے حالت سکوت رکھا ہی اسواسطے کہ دونون حالتون مین معمول گویا ایک وقت کی واسطے اس دنیا بلکہ اس زندگی کو چھوڑ دیتا ہی لیکن مین ایک حالت کو حالت سکوت کہونگا اور دوسری حالت کو سکوت مع انتقال حواس کہونگا حالت سکوت خود بھی واقع ہو جاتی ہی چنانچہ ایک کتاب مین ایک مزدور کا ذکر لکھا ہی کہ وہ کئی ہفتہ تک اس حالت مین رہا اس عرصہ مین اوسنے فقط ایک یا دو دفعہ کچھ کھانا کھایا اور ایک یا دو بار رفع حالت بھی اوسکو ہوئی غرضکہ اوسکی حالت ایسی تھی کہ جیسے بعض جانور موسم سرما مین حالت سکوت مین رہتے ہین اور اون جانورونکو کچھ کھانے پینے کی ضرورت نہین

ہوتی ہے اور حرارت غریزی بھی اونکی اسی طرح قائم رہتی ہے کہ جو چیونٹیا حالت بیداری مین تھوڑا تھوڑا
وہ جانور اپنے جسم مین جمع کرتا ہے وہ چربی حالت سکوت مین اوسکی حیات کی قیام کے واسطے
صرف ہوتی جاتی ہے یہ فرد اوس تمام عرصہ مین کوئی آواز نہین سنتا تھا اور کبھی اوسنے
کلام نہین کیا اور جب وہ جاگا تو اوسکو بالکل ہوش نہین تھا کہ مین کتنے عرصہ تک سویا ہون
بلکہ وہ جانتا تھا کہ جتنے عرصہ تک ہر روز سوتا تھا اوتنا ہی سویا ہون اور اوسکو عرصہ تک
اپنے سونے کا جب یقین ہوا کہ جب اوسنے خیال کیا کہ سوتے وقت جو زراعت سبز تھی
اوسکے جاگنے کے وقت پختہ ہوکر قابل کاٹنے کے ہوگئی تھی یہ حالت سکوت صدمہ اتفاقیہ سے بھی
ہوجاتی ہے چنانچہ ایک شخص جہاز کے مستول پر سے گر پڑا اور اوسکا سر پھٹ گیا اور کئی
مہینے تک حالت بیہوشی مین پڑا رہا کبھی کبھی حالت بیخودی مین کچھہ کھانا کھا لیتا تھا کئی مہینے کے
بعد وہ لندن کو گیا اور وہان اوسکا علاج ہوا اور اوسکو ہوش آیا تو اوسکو فوراً اوسی وقت کا
خیال آیا جس وقت وہ گر پڑا تھا اور اوسکو کچھہ بھی ہوش نہین تھا کہ اوس صدمہ کو واقع ہوئے کتنا عرصہ ہوا
یہ مثالین جو حالت سکوت کی خواہ کسی قدرتی سبب سے یا کسی صدمہ اتفاقیہ کے باعث سے واقع
ہونیکی بیان کی گئین انسے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات مین یہ قدرت ظاہر کرے
کہ عرصہ تک کھانے پینے کے بغیر رہ سکے تو اوسکو مکار نہ سمجھنا چاہئے اگرچہ بعض اشخاص روپیہ کے
لالچ سے بھی بطریق فریب کاری بحسب ظاہر یہ حالت اپنے اوپر واقع کرتے ہین الا کلام
حالت حقیقی مین ہے ایسی ہی بنیاد پر ممالک مشرقی مین وہ قصے مشہور ہین کہ بعض آدمی
کسی پہاڑ کے کھوہ مین سو رہے اور جب وہ جاگے تو گویا کہ نئی دنیا دیکھی یعنی صورت دنیا کی
اوس وقت کے مقابلے مین جب وہ سوتے تھے اوسمین بدلی ہوئی نظر آئی خدا کی قدرت سے
ایسے امور کچھہ بعید نہین ہین اور ایسی ہی حالت عمل مقناطیسی سے بھی ساختہ پیدا ہوجاتی ہے
اور جبکہ خود بخود واقع ہوتی ہے تو ساختہ پیدا ہونا آسانی سے قیاس مین آتا ہے ساختہ
حالت کے جزئیات کی تفصیل کچھہ ضرور نہین اس واسطے کہ جو آثار حالت سکوت قدرتی کی

ہوتے ہیں وہی ساختہ حالتیں ہوتی ہیں اور جب خواب مقناطیسی کی اصلی حالت
ہوتی ہے اور نیند نہایت گہری آتی ہے تب یہ حالت پیدا ہوتی ہے حالت سکوت مقناطیسی
اور حالت خواب مقناطیسی میں تمیز کرنی ضرور ہے خواب مقناطیسی کی مدت تھوڑی ہوتی ہے اور
معمول کو ایک طرح کا ہوش رہتا ہے اگرچہ وہ ہوش اسکا اصلی ہوش سے جدا ہوتا ہے اور معمول
بولتا ہے اور سوچتا ہے اور کچھ کام بھی مطابق حکم عامل کرتا ہے اور حالت سکوت میں ظاہرا
معمول بیہوش ہو جاتا ہے اور حالت سکوت بہت عرصہ تک قائم رہتی ہے بعض آدمیوں کو
جس وقت چاہیں اپنے اوپر حالت سکوت پیدا کرنیکی قدرت حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی اتفاق
ہوتا ہے کہ تھوڑی عرصہ کے واسطے فعل حیات کو روک دیتے ہیں چنانچہ کرنیل ٹونسنڈ صاحب
اکثر اپنے اوپر حالت ظاہری موت کی پیدا کر لیتے تھے اور اطبا جب انکی نبض دیکھتے تھے تو انکو شبہہ
ہوتا تھا کہ مبادا مرگ حقیقی واقع ہو جاوے اور تھوڑی دیر کے بعد کرنیل صاحب موصوف
اس حالت سے بیدار ہو جاتے تھے دل دھڑکنے لگتا تھا نفس پیدا ہو جاتا تھا اور تمام افعال حیات
پھر نمایاں ہوتے تھے برنڈ صاحب نے بشہادت معتبر لکھا ہے کہ ہندوستان میں کئی فقیر اپنے اوپر
حالت سکوت پیدا کر لیتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ ان فقیروں کو ایک صندوق کے اندر
بند کر کے زمین میں کئی ہفتوں تک دفن کر دیا اور جب ان فقیروں کو زمین سے نکالا تو انکے
بدن کو ملنے اور نہلانے سے پھر آثار حیات نمایاں ہوئے اس حال کے راست ہونے میں
کسی طرح کا شک و شبہہ نہیں ہے یہ بات تو معلوم ہو چکی ہے کہ انسان اپنے اوپر ایسی
حالت پیدا کر لیتا ہے جس سے تلقین کا اثر اوسپر ہو جاوے بلکہ حالت خواب مقناطیسی بھی
اس طرح پیدا ہو جاتی ہے اور وجہ اسکی بھی بیان کی گئی کہ معمول اپنی طبیعت کو خوب جما کر
جب کسی شی کی طرف دیکھتا ہے تو طبیعت کی جمع ہونے سے یہ بات حاصل ہوتی ہے پس
اگر ذرا فکر کیجاوے تو ظاہر ہوگا کہ اگر طبیعت کا بہاؤ اور معمول کی توجہ بدرجہ غایت
ایک طرف ہو تو حالت سکوت کا پیدا کرنا کچھ عجب نہیں جس طرح کرنیل صاحب و ہندوستان کے

فقرا ایسی حالت پیدا کر لیتے ہین ممکن ہی کہ بعض صورتون مین بعض آدمی مثل کرنیل صاحب موصوف کے
دل کی فعل یعنی حرکت قلبی کے تھما دینے کا ایک خاص ملکہ رکھتے ہون حالانکہ ایسی قدرت ہونی
نادرات میں سے ہے اور اگرچہ فقرای ہند کی وجد مین انفعال حیات بھر نمایان ہو جاتی مین لیکن ایسے
تجربات اندیشہ سے خالی نہین ہین حالت سکوت مع انتقال حواس کا یہ حال ہے کہ یہ حالت
شاذ و نادر پیدا ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ یا تو شاید عاملان عمل کو ایسی حالت کے
واقع ہونے کی امید نہین ہوتی ہے کہ وہ ایسی حالت کو پیدا کرنیکی خواہش نہین رکھتے ہین
یہ حالت بہ حالت سکوت اول ہی اس باب مین مشابہ ہی کہ معمول اصلی زندگانی سے بالکل علیحدہ
ہو جاتا ہے اور اگر اس حالت مین زیادتی ہو تو اندیشہ زیان جان اور ہلاکت کا ہی سوا اسکے
میرے ذہن مین یہ بات بھی ہوتی ہے کہ ایسا تجربہ اندیشہ سے خالی نہین ہی لکھا ہی کہ یہ دونون
حالتین یعنی حالت سکوت ادنی اور اعلی مستورات پر گاہ گاہ خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے
درحالیکہ مستورات مذکور نازک طبع ہون یا کہ مرض متعلق بعروق اونکو لاحق ہو جبکہ یہ حالت
گذرتی ہی اونکو ارواح اور فرشتے یا کہ بہشت نظر آتا ہے اور جو کچھ وہ دیکھتے ہین اوسکا حال
بہت تفصیل سے بیان کرتے ہین جس معمول کی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہی اوسکو واسطے
یہ بات ہو سکتی ہے کہ خواہ وہ خواب مقناطیسی مین ہو خواہ نہو جو کچھ عامل چاہے اور حکم
کرے وہی معمول کو نظر آتا ہی چنانچہ بہت سے فقرا کو علم عمل مقناطیس روحانی سے واقفیت ہی اور
اس عمل کو پوشیدہ کیا کرتے ہین اور عامل کی خواہش سے معمول کو ارواحین یا فرشتے نظر آتے ہین
اور اگر فقیر عامل اس بات کی خواہش کرے کہ معمول بہشت یا دوزخ دیکھے تو معمول حسب طلب
عامل کی ذہن مین ہے بہشت مین پارسا اور دوزخ مین بدکار گنہگار آدمی دیکھتا ہی اور اس
بات کا ثبوت کہ یہ حالت جب خود بخود واقع ہو جاتی ہی تو اوسکا باعث وہی ہی جس سے یہی حالت
عمل مقناطیسی کی پیدا ہوتی ہی یہ ہے کہ ان معمولون کو خواب بیداری حاصل ہوتا ہے اور
خود بخود بہت آثار حالت ادنی عمل مقناطیسی کے اونمین ہوتے ہین اغلب ہی کہ جو قدرتی اشیا

یا اشخاص بے معمول دیکھتے ہین اس سبب سے دیکھتے ہین کہ اونکو حالت غائب بینی حاصل ہوتی ہی
اب ایسے اشخاص کی حالت کی نسبت اکثر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو اشیا یا اشخاص موقع
عمل پر موجود ہوتے ہین اونمین معمولون کو کچھہ روشنی نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہی بلکہ بعض
اوقات خود ان معمولون کے سر کے گرد ایک ہالہ روشنی کا معلوم ہوتا ہی اور یہ بات
کچھہ خیالی نہین ہی ریشن بیگ صاحب نے بدلائل ثابت کیا ہی کہ سب چیزون مین سے اور خصوصا
آدمیون کے سر اور ہاتھون مین سے لمعات نور نکلتے ہین اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اونکو
اندھیرے مین یہ لمعات نور نظر آتے ہین اور جن لوگون کو یہ حالت غائب بیداری واقع
ہوتی ہے وہ تو اکثر بلکہ ہمیشہ ایسے لمعات نور دیکھتے ہین فرض کرو کہ معمول کو غروق کی حالت
ایسی ہی کہ یہ لمعات نور جمع ہو کے تیز ہو جاوین تو اگر نازک طبع آدمی اون معمولون کے قریب جاوین تو
یقین ہی کہ بعض بعض کو روز روشن مین معمول کے جسم سے یہ لمعات نکلتی ہوئی نظر آوینگی اور تاریکی مین
زیادہ آدمیون کو نظر آوینگی اور اگر یہ لمعات نور ایک مرتبہ دیکھے جاوین تو غالب ہے کہ دیکھنے والون کو
ایسی حیرانی اور استعجاب ہو کہ وہ اس رونق کو ایک معجزہ اور کرامت جانکر اوسکے
بیان مین مبالغہ کرین گو جبر مین نے لکھا ہی کہ اکثر ایسے ہالے آدمیون کے سر کے گرد نظر آتے ہین
جو حالت مرگ مین ہوتے ہین اور اس بات کا تمام عالم کو اعتقاد ہی کہ حالت مرگ مین
آدمی اکثر صورتین دیکھتے ہین غالب ہے کہ یہ صورتین اونکو بسبب واقع ہو جانے حالت غائب بینی کے
نظر آتی ہین عمل مقناطیسی کی ساختہ حالت مین بہت آثار اس قسم کے ہین جیسے ہوا مین
معمول کا معلق رہنا امر ممکن الوقوع معلوم ہوتا ہی چنانچہ عامل کو معمول کی نسبت ایسی قوت
کشش حاصل ہوتی ہی کہ بعض بہت طاقتور عامل اپنی قوت کشش کی سبب سے یہ نوبت پیدا
کر دیتے ہین کہ معمول فرش پر سے بلند ہو جاتا ہی اور بمقابلہ قوت جاذبہ زمین کے ایسے موقع
ہوا مین معلق رہتا ہے کہ جس موقع مین ایک لحظہ تک بجز تاثیر قوت عامل کوئی نہین ٹھہر سکتا ہی
اور فرش پر گر نہین پڑتا ہے حالت سکوت اصلی جو عمل مقناطیسی کی حالت مین واقع ہوتی ہی

اس معنی مین حالت ساختہ کہی جا سکتی ہے کہ عمل مقناطیسی کا ایک نتیجہ ہوتا ہے اور حالت
کہ اکثر بلا عمل مقناطیسی پیدا نہو اگرچہ کبھی تندرست اور بہت اثر پذیر لوگون پہ خود بخود واقع
ہو جاتی ہے اور عمل مقناطیسی مین یہ حالت مسکوت اعلی اس طرح واقع ہو جاتی ہے کہ اوسکے
پیدا کرنیکی تلاش نہین ہوتی ہے اور بعض اوقات معمول ارادةً خود بھی پیدا کر سکتا ہے جب یہ حالت
کسی پر واقع ہو تو عامل عقیل کو چاہیے کہ اپنے خیالات کی تلقین نکرے بلکہ معمول کو بالکل اوسکی مرضی پر
چھوڑ دے کہ جو وہ خود دیکھے اپنی مرضی سے اوسکا بیان کرے تو نہایت عجیب باتین دریافت ہوتی ہین
آئندہ لوگون کو اختیار ہے جس طرح چاہین اوس حالت کو تغیر کرین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول
خواہ مریض ہو خواہ تندرست وقوع حالت مسکوت اعلی کا عرصہ پہلے سے ٹھیک ٹھیک اور
دن اور گھنٹہ اور منٹ بتا دیتا ہے کینیٹ صاحب نے اپنی کتاب مین ایک عورت غائب مین کا
حال لکھا ہے کہ وہ اپنے عامل کی اجازت سے نہایت اعلی درجہ حالت مسکوت مین داخل
ہو جاتی تھی اور کہتی تھی کہ مین نہایت خوش ہون اور مین فرشتون سے باتین کرتی ہون اور
اس دنیا سے یعنی زمین سے بالکل جدا ہون اور بالکل میرا جی دنیا مین پھر آنیکو نہین
چاہتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتی تھی تو اون صاحب کو بہت برا بھلا کہتی تھی کہ پھر
اس دنیا مین کس واسطے مجھکو لے آئے ایک دفعہ جو اوسکی یہ حالت تھی تو صاحب موصوف نے
اوسکے اصرار کے سبب دو روز تک اوسکو اوس حالت مین رہنے دیا اور احتیاطاً ایک لڑکی کو
جو بہت روشن غائب مین تھا اوس عورت کے ساتھ ہم ربط کر کے اوسکو حکم دیا کہ بہت
احتیاط سے اوسکا نگران رہے تھوڑی دیر تک تو وہ عورت بیہوش رہی اور تھوڑے
عرصہ کے بعد اوسکے جسم کا حال ایسا تغیر ہو گیا کہ اندیشہ ہوا یعنی بظاہر بالکل مردہ معلوم ہوتی
نبض تھم گئی اور بدن سرد ہو گیا تنفس موقوف ہو گیا وہ لڑکا جو اوسکا ہم ربط تھا کہنے لگا
کہ یہ عورت چلی گئی اب مجھکو نظر نہین آتی صاحب موصوف کو اس بات کا بہت اندیشہ ہوا
اور بڑی دشواری اور محنت سے خدا خدا کر کے عورت کے جسم پر حرارت نمایان ہوئی اور تنفس

اور آثار حیات ظاہر ہوئی جب وہ عورت بیدار ہوئی تو اوسنے صاحب موصوف کو بہت
لعنت و ملامت کی کہ کس واسطے مجھے پھر دنیا مین لائے تب صاحب موصوف نے اوسکو فہمایش کی کہ
اوسکی یہ خواہش پوری ہوتی تو نفس کشی عائد ہوتی اور نفس کشی گناہ عظیم ہے حقیقت یہ ہے
کہ عالم ارواح کا دیکھنا ایک خاص اثر حالت سکوت اعلی کا ہے اور نہایت درجہ عالی اس
حالت کا یہ ہے کہ جس معمول پر حالت مشابہ مرگ طاری ہوتی ہے اور جسکا ذکر اوپر ہوا
یہ حالت بہت مشابہ پیدا ہوتی ہے جمیع نوع انسان کو عالم ارواح کے وجود مین اعتقاد ضرور ہے
تو ممکن ہے کہ ایسے معمولون کا بیان جو حالت سکوت اعلی مین ہوتی ہین کم و بیش راست ہوگا
اس وجہ سے کہ مختلف معمولون کے بیانات آپس مین اتفاق رکھتے ہین اور مین ان بیانات کو ہر طرح معتبر
اور راست سمجھتا ہون اور تعجب کی یہ بات ہے کہ جو باتین اصل مین اونکی نسبت ہمیشہ مختلف
معمولون کے بیانات موافق اور مطابق ہوتے ہین چنانچہ جملہ سکان عالم ارواح جو باتین کرتے ہین
اکثر اوسکی نام بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ فلان دوست یا رشتہ دار کی روحین ہین یا وہ تعجب کی
یہ بات ہے کہ اس طرح کا رابطہ سکان عالم ارواح سے ایسی حالت مین حاصل ہوتا ہے جملہ معمول
خواندہ ہو خواہ ناخواندہ اور اگرچہ عامل کو اعتقاد اس عالم ارواح کا نہو مگر معمول کو
اوس عالم کے لوگون سے ربط پیدا ہوجاتا ہے جو کچھ جواب یا باتین ان ارواح مین سے
کوئی روح کرتی ہے اوسکا حال مفصل بتاتے ہین بعض اون مین کہتے ہین کہ ہر ایک آدمی کے
ہمراہ ایک اچھا اور ایک برا فرشتہ ہوتا ہے بعض معمول اپنی قدرت سے یا اپنے ہمراہی
فرشتہ کی مدد سے جب چاہتے ہین کسی اپنے مردہ دوست یا رشتہ دار کی روح کو بلا لیتے ہین
اگرچہ معمول یا عامل یا موجودہ لوگون مین سے کسی نے اوس شخص کو کبھی نہ دیکھا ہو تب بھی
اوسکی روح طلب کر لیتے ہین اور جو مفصل حال اوسکا بیان کرتے ہین عند التحقیقات اکثر
صحیح پایا جاتا ہے اور بھی زیادہ عجیب باتین اس قسم کی لکھی ہوئی ہین **تبصرہ ہشتم**
جب بعض معمولون پر حالت مقناطیسی واقع ہوتی ہے تو اگر بعض مقامات فکر سر کے

چھوئے جاوین تو خاص مقامات کے چھونے سے خاص خاص حواس باطنی کے افعال نمایان ہوتے ہین اوران حواس کے افعال کا نمایان ہونا علم قیافہ کے مطابق ہوتا ہی ایک بڑے عالم نے ایک کتاب مین یہ قول درج کیا تھا کہ دماغ کو حواس باطنی سے کچھہ علاقہ نہین ہی لیکن یہ قول غلط محض ہی روزانہ یہ بات دیکھی جاتی ہی کہ اگر سر کو کوئی صدمہ سخت پہونچے تو حواس خمسہ باطنی مین خلل آجاتا ہے اور یہ بات تو ثابت ہی کہ جن لوگون کے سر کا دور چودہ انچ سے کم ہوتا ہے اونکو عقل انسانی نہین ہوتی اور بلا شک سر کے اچھے انداز اور شکل پر عقل کا ہونا موقوف ہی اور اگر بلند اور فراخ پیشانی ہو تو عقل زیادہ ہوتی ہی اور اگر سر کی پشت بڑی اور فراخ ہو تو خواہش حیوانی زیادہ ہوتی ہی اگر سر کی چاندا اچھی فراخ اور بلند ہو تو خیالات آراستہ اور نیک حاصل ہوتے ہین اکثر آدمیون کو دماغ کی ان تین قسمون مین اعتقاد ہے لیکن جزئیات مین اونکو تامل ہی چونکہ مین اصول علم قیافہ کو مانتا ہون اگرچہ بسبب اسکے کہ یہ علم فرنگستان مین بنا ہے سب فروع کو اس علم کے مکمل نہین سمجھتا ہون اسواسطے مجھکو امید ہے کہ جو باتین علم قیافہ کی حالت بیداری کی انسان مین ثابت ہوتی ہین وہی باتین عمل مقناطیسی کی حالت مین بھی ظاہر ہونگی اب مین اون باتون کا ذکر کرتا ہون جو فی الحقیقہ عمل مقناطیسی کی حالت مین دیکھی جاتی ہین بعض معمول کے سر کے اگر خاص مقام کو چھوا جاوے تو اوس مقام کے مطابق آثار نمایان ہوتے ہین جس طرح ستار کے خاص پردے کے دبانے سے اور تار پر مضراب لگانے سے خاص آواز پیدا ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر کے راگ کی مقام کو اونگلی سے چھوا جاوے تو معمول فوراً گانا شروع کرتا ہے اگر خود بینی کے مقام کو چھوا جاوے تو معمول فوراً اکڑنا شروع کرتا ہے اور اوسکے تمام انداز سے خود بینی نمایان ہوتی ہی اگر مقام محبت اطفال چھوا جاوے تو معمول فوراً ایک خیالی بچہ کو نہایت محبت پدرانہ سے پیار کرنے لگتا ہی اگر فیاضی کا مقام چھوا جاوے تو اوسکے چہرے سے رحم نمایان ہوتا ہی اور معمول فوراً

اپنی جیب مین ہاتھ ڈال کر جو کچھ اوس مین سے نکال کر دینی کیواسطے ہاتھ بڑھاتا ہے اگر
طمع کا مقام چھوا جاوے تو معمول کے انداز مین فوراً بخل کے آثار ظاہر ہوتی ہین جو
ہاتھ مین دینے کیواسطے جیب سی نکالا تھا پھر جیب کے اندر فوراً ڈال لیتا ہی اگر احتیاط کا
مقام چھوا جاوے تو معمول کی چہرے سی خوف نمایان ہوتا ہی اگر امید کا مقام چھوا جاوی
تو چہرے سے غبار رفع ہوتا ہی اور آثار خوشی کے عیان ہوتے ہین اب تنقیح طلب یہ بات ہی
کہ یہ آثار کس واسطے پیدا ہوتے ہین یہ بات کہنی ضرور ہی کہ یہ سب باتین اوس
حالت مین بھی پیدا ہوتی ہین کہ عامل کی طرف سی کچھ اشارہ یا تلقین معمول کو نہین ہوتی ہی
اس باب مین دو قیاس کیے جاتی ہین ایک یہ کہ یہ آثار فقط مرضی عامل کے بسبب
اور اس باعث سی کہ معمول کو عامل کے ساتھ ہمہ وجوہ شرکت حاصل ہوتی ہی پیدا
ہوتے ہین دوسرا یہ کہ فی الحقیقہ یہ سب آثار فقط خاص مقامات سر کے چھوئی جانے سی
پیدا ہوتی ہین میری راے یہ ہی کہ یہ دونون قیاس صحیح ہین وقوع بعض آثار مطابق
قیاس اول ہوتا ہے اور بعض آثار مطابق قیاس ثانی مثلاً جب نیوبن صاحب
عمل اس طرح پر کرتے ہین کہ معمول کو ہوش رہے تو فقط تلقین کی سبب سی یہ آثار
پیدا ہو جاتے ہین اگر معمول کو کہین کہ تم پادری ہو تو فوراً نہایت فصیح وعظ
کہنی لگتا ہے اگر اوس سی گانے یا منہ چڑھانے کے واسطے کہا جاوی تو وہ یہ حرکتین
کرنے لگتا ہی اور اگر اوسکو کہین کہ تم بالکل برباد ہو گئی تو اوسکے چہری اور انداز سی
سخت پریشانی نمایان ہوتی ہے مین نی اکثر خود یہ باتین بچشم واقع ہوتی دیکھی ہین
اور مجھکو یقین واثق ہے کہ مرضی ناگفتہ یعنی عامل کا دل مین قصد و خواہش کرنا بجای
تلقین کے عمل کرتا ہی لیکن اکثر عامل ایسے ہین کہ جو علم قیافہ سی آگاہی نہین رکھتی اور خاص خاص
مقامات حواس باطنی کے صحیح صحیح نہین بتا سکتے ہین تو اس صورت مین گمان تلقین اور
شرکت خیال عامل کا نہین ہو سکتا ہے اور بہر نوع قیاس ثانی درست ہوتا ہی قطع نظر اسکی

یہ آثار اس طرح بھی پیدا ہوتے ہین کہ سر کے مقامات کو چھوا نجاے بلکہ اور اعضا کے مقامات چھوے جاوین حتی کہ بعض صورت مین اگر سر کے مقامات کو چھوا جاوے تو ایسے آثار نمودار ہوتے ہین اس واسطے کہ اگرچہ شرکت خیال کا ہونا لابدی ہے اور معمول عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کی طبیعت مین کسیطرح کا جوش اور عامل کی طبیعت بالکل ٹھہری ہوئی ہو مثلاً عامل شرارت سے ہنس رہا ہو اور معمول کسی اور فعل و خیال مین مستغرق ہو اور اوسکی ہنسی سے ذرا بھی فرق اور حرج اسکے خیال و فعل مین نہ آوے پس اور بہت آثار ایسے ہین کہ اونکے واقع ہونے پر یہ قیاس اور شرکت خیال و تلقین مرضی عامل صادق نہین آتا ہے اور ہمین نے بہت سی احتیاط اس باب مین کی ہے کہ کسی طرح کا دھوکا نہو اول یہ بات غور طلب ہے کہ اگر معمول علم قیافہ اور تمام حواس باطنی کا بالکل نجانتا ہو تب بھی جبکہ کسی مقام کو اوسکے سر کے چھوا جاوے اثر مطابق اوس مقام کے نمایان ہوگا دوسرے یہ کہ عامل خود علم قیافہ سے ناواقف ہوتا ہے تو جو آثار پیدا ہوتے ہین اونکو وہ دیکھکر حیران ہوتا ہے اس واسطے کہ وہ جب کسی مقام سر کو چھوتا ہے تو نہین جانتا ہے کہ اسکا کیا اثر ظاہر ہوگا پس معلوم ہوا کہ شرکت خیال و مرضی عامل کو اس صورت مین اصلاً و مطلقاً دخل نہین ہے بلکہ اگر اتفاقیہ کوئی خاص مقام سر کا کسی شی سے مثل کرسی یا میز کے چھوا جاوے یا اتفاقیہ ہاتھ عامل یا کسی اور شخص کا سر کے کسی خاص مقام پر لگ جاوے تو ایسے آثار پیدا ہوتی ہین جو قواعد علم قیافہ کے مطابق ہوتے ہین اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل علم قیافہ سے واقف ہے اور سر کے خاص مقام کو چھو کر وہ ایک خاص اثر پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس اثنا مین وہ کسی سے بات کرنے لگا اور جس مقام کا قصد رکھتا تھا نہ چھوا بلکہ کسی اور مقام کو اوسکا ہاتھ بہک کر لگ گیا جسکا ارادہ اوسکو دل مین نہین تھا تو ایسا اثر ظاہر ہوتا ہے کہ جو عامل پیدا کرنا نہین چاہتا ہے اور حیران ہوتا ہے آخرکار فکر اور غور سے اوسکو اپنی غلطی معلوم ہوتی ہے اور اثر کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے

تجربہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عامل کسی خاص مقام سر کو چھوتا ہے تو اوسکو کسی خاص اثر کی
پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہے اور حقیقت مین ایک مختلف نشان نمایان ہوتا ہے چنانچہ مین نے
ایک دفعہ بہت سے مقامات کو چھوتے چھوتے وزن کے مقام کو چھو لیا اگرچہ اس
مقام کے چھونے سے مقابلہ کا اثر پیدا ہونے کی امید ہوا کرتی تھی لیکن وہ
معمول میرے اس مقام کو اوٹھایا اور مین نے ذرا بھی نہین سمجھا تھا کہ اسکا کیا اثر ہوگا
ایک معمول نے مجھکو بیٹھا ہوا دیکھا تھا فوراً اوسی اپنے جسم کو سیدھا کر لیا اور ایک شخص کی جانب
دیکھنے لگا اس اثر کو اپنے دلمین خیال کرکے مین نے دوسرے شخص پر آزمایش کی یہ شخص فوراً
آگے کو جھک گیا اور اوسکے چہرے سے نہایت خوف نمایان تھا اور کہنے لگا کہ مین ایسا دیکھتا
ہون جیسا کہ مین گرا جاتا ہون یہ دونون آثار وزن کے مقام سے متعلق ہین
لیکن جس وقت مین نے آزمایش کی تھی اوس وقت اون دونون مین سے ایک
کی بھی توقع مجھکو نہین تھی جس وقت مین نے ایک معمول کے قدیمی حیاست کو مقام
چھوا تو وہ فوراً کہنے لگا کہ مین ایک بڑا کالا جانور دیکھتا ہون جو چالیس فٹ اونچا ہے
یہ شخص ناخواندہ تھا ایک مرتبہ جو پہلے مین نے اس مقام کو اوٹھایا تھا معمول کو
بہت فرحت معلوم ہوئی اور مسافت معلوم ہوتی تھی مجھکو اس مرتبہ بھی مسافت کے
نظر آنے کی امید تھی جانور کی امید نہین تھی اس طرح کی بہت مثالین پیش ہو
معمول کا کلام کچھ ضرورت نہین چونکہ یہ کہ جب مین نے دو مقام کو ایک مرتبہ چھوا
تو متفق آثار ایسے ہی جلدی نمایان ہوئے جیسے متفرق نمودار ہوتے تھے
خیال بھی نہین تھا کہ کیا اثر پیدا ہوگا چنانچہ جب مین نے طمع اور فیاضی کے
مقامات دونون چھوئے تو معمول نے اپنا ہاتھ جیب مین ڈال لیا اور پھر نکالا
اور ایک خیالی فقیر سے تقریر کرنے لگا کہ غریب آدمیون کی نصیحت سے مدد
کرنی چاہیے روپیہ نہ دینا چاہیے ایک مرتبہ اور اتفاقیہ ایک عجیب اثر پیدا ہوا اور اس

تجربہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک بار کوئی خاص مقام سر کا چھوا جاوے تو اثر
اوسکا کچھ دیر تک رہتا ہے کسی معمول پر زیادہ کسی پر کم ایک معمول کو سر کا مقام
پارسائی جب مین نے چھوا تو اوسنے سجدہ کیا اور اوسکے چہرے سے عبادات اور پارسائی
اور خاکساری نمایان تھی جب خودبینی کے مقام کو چھوا تو آثار شیخی اور غرور بدرجہ غایت
نمایان تھے اور تھوڑی دیر تک یہ اثر قائم رہا اتفاقاً ایک میرے دوست اوس موقع پر
وارد ہوے اور اونھون نے باصرار یہ بات کہی کہ ہم پارسائی کے آثار دیکھا چاہتے ہین
جب حسب استدعا اونکے مین نے پارسائی کے مقام کو پھر چھوا تو مجکو یقین تھا
کہ وہی آثار خاکساری و پارسائی کے پھر نمایان ہون گے لیکن اس مرتبہ پارسائی نمایان تو
ہوئی الا مختلف صورت سے ظاہر ہوئی یعنی بجاے سجدہ کے معمول سیدھا کھڑا
ہوگیا اور اس طرح نماز پڑھنے لگا اور مناجات کرنے لگا کہ یا خداوندا مین تیرا بہت
شکور ہون کہ تو نے مجکو اور سب آدمیون سے زیادہ اچھا اس بات مین بنایا ہے
کہ مین مجکو اور آدمیون کے بہ نسبت بہتر جانتا ہون اور اس شخص کی آواز خاکساری کی
نہین تھی بلکہ شیخی اور پارسائی ملی ہوئی تھی پس ان امثلہ سے ثابت ہوا کہ وجوہ آثار
مطابق تحقیق یا مرضی عامل کی کلیۃً نہین ہے اس واسطے کہ وجہ وقوع ان آثار کی
قواعد علم قیافہ سے کہ خاص خاص مقامات سر کے چھونے سے یہ نتائج نکلتی ہین غلط ہوجاتی ہے
مجکو اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ بعض آدمیون کے حواس باطنی حالت ہوش و بیداری
اور معمولی مین بہت تیز ہوتے ہین اور اونکے سر کے مقامات مناسب چھونے سے آثار
نمایان ہوتے ہین چنانچہ ایک عورت معمولہ نے مجھسے بیان کیا کہ مجکو چھوا تو شکلین
بہت نظر آتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ جو حواس سے شکل دور شکل معلوم ہوتی ہے وہ حواس
اس عورت کو یاد تھی چنانچہ مین نے مقامات شکل اور رنگ اور وزن و ترتیب اور شمار کو
چھوا تو اور بہت سی چیزین اوس عورت کو نظر آئین جو پہلے نظر نہ آئی تھیں کبھی یکجا کبھی ترتیب سے

اور غیر مرتب کبھی سفید اور کبھی اور رنگون کے اور کبھی بڑے بڑے اور کبھی چھوٹے قد اور کبھی
لا انتہا فاصلہ تک نظر آنے لگین جس وقت معمول نے ران کو چھوا تو اوس عورت کو ایسا
معلوم ہوا کہ گویا تیرا خواب دیکھتی ہون اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بڑی بلندی سے
نیچے گرتی ہون یا زمین پیرون کے نیچے سے نکل جاتی ہے اور ان آثار کے ظہور سے
قیاس حکما کا صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بھوت و پریت وغیرہ بسبب حالت ناوف حواس
دریک کے نظر آتے ہین اگرچہ طلسم زور بھی اسکی وجہ ہوں اسی لیے اس بات کا ذکر کرتا ہون
ذمہ مقناطیسی کا اثر حیوانات غیر ناطق پر بھی ہوتا ہے اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگی
کہ عمل مذکور کا اثر ہونا کچھ خیال ہی پر قوت مخیلہ پر ہی اور اوسمین فریب و شبہہ کا بھی
دخل نہین ہوسکتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت مین عامل کا اثر معمول پر ہوتا ہے
چنانچہ ایرلینڈ مین ایک شخص گھوڑے کا رام کرنے والا اور سدھانے والا مشہور تھا اور
اوسکا حال یہ تھا کہ کیسی ہی سرکش گھوڑے کے ساتھ اوسکو ایک جگہ بند کردیتے تھے
اور جب وہ باہر نکلتا تھا تو گھوڑا ایسا ہی معلوم ہوتا تھا اور یہ شخص کچھ پوشیدہ عمل
کرتا تھا اور اغلب ہے کہ یہ عمل بہت سہل اور آسان ہو ورنہ اوسکے نتائج اور ظاہر ہوجاتا
اسکا بہت اندیشہ ہوتا انگلستان مین بھی ایک شخص تھا کہ کیسا ہی سرکش گھوڑا پاس اوسکے
لاتے تو وہ اوسکو فوراً رام کرلیتا تھا کہتے ہین کہ بہت لوگ جو وحشی چارپایون اور درندون کو
رام کرلیتے ہین اون جانورون کے متعلق بہت وہم کیا کرتے ہین اور جن لوگون نے اس عمل کو
آزمایا ہے اونکو دریافت ہوا ہے کہ اس عمل مین بہت اثر ہے اب یہ بات لائق لحاظ ہے کہ وہم
ایسے عمل مقناطیسی مین بہت استعمال ہے اور وہم کرنے کا اثر بہت ہوتا ہے یہ بھی
سب لوگ جانتے ہین کہ انسان کی آنکھ کا اثر حیوانات پر بہت ہوتا ہے ایک مرکی نامی
اور ایک آدمی شیرون کو فقط آنکھ کے زور سے رام کرلیتے تھے اس شخص کی فی الواقع کبھی ایذا
نہین ہوتی اور تیز نظر کے جانورون کو آنکھ سے علیحدہ نہین کرتے تھے اور جب تک اون

جانورون کی آنکھ اونکی فطرت سے مناسب رکھتی تھی تب تک وہ جانور ہرگز اون پر حملہ نہین
کرسکتے تھے یہ بات مشہور ہو گیا اگر آنکھ بینا ایجاد ہے تو بہت اندیشہ ہوتا ہے یہ بات ثابت
ہوچکی ہے کہ نظر جاکر دیکھنے سے عمل مقناطیسی بہت آسانی سے اور زبردست ہوتا ہے جنہیں کہ
ابتدا مین سے آدمی پر جب کہ ترکیب کرتا ہون کہ اوسکے آنکھون کی طرف پانچ یا دس منٹ
نظر لگا کر دیکھا کرتا ہون چنانچہ بیوس صاحب بھی جب عمل کرتے ہین تو نظر ہی کو کیا کرتے ہیں
اور جو لوگ اونکو عمل کرتے دیکھتے ہین اونکو یقین ہوتا ہے کہ آنکھ مین بہت بڑی قوت ہے
چند روز ہوئے بیوس صاحب نے تین آدمیون کو دور ایک بلی پر کامل عمل مقناطیسی فقط
اوسکی طرف نظر جا کر دیکھنے سے کر دیا ایک شخص نے اسی طرح ایک کتے پر کامل عمل مقناطیسی
کر دیا تھا ایک عورت تو ایک ماہ دوگا اونچے پہاڑ تھی اس طرح عمل کیا تھا اور اوسکی بیماری فقط
اس عمل سے دور کر دی تھی معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ حیوانات غیر ناطق عقل اور علم سے مبرا
ہوتے ہین اسواسطے عمل مقناطیسی کا اثر اون پر بہت جلد ہوتا ہے غالب ہے کہ اگر انسان بھی
اپنی مادہ وغیرہ حالت مین ہو تو اوسپر بھی یہ عمل بہت جلد ہو جاوے فقط یہی بات نہین ہے کہ انسان کا
اثر حیوانات پر ہوتا ہے بلکہ ایک حیوان کا اثر بھی دوسرے حیوان پر ہوتا ہے سانپ مین یہ قدرت ہے
کہ چڑیا کو بالکل اپنے بس مین کر لیتا ہے یہ قدرت اوسکی خاص عمل مقناطیسی سے مشابہ ہے
یہ بات اکثر دیکھی جاتی ہے کہ سانپ بلی کو بالکل بے اختیار کر دیتا ہے بیوس صاحب
کہتے ہین کہ ہم نے اکثر یہ بات دیکھی ہے کہ باوجودیکہ سانپ اور بلی مین فاصلہ بہت ہوتا ہے
بلی کی حالت پریشان ہونے لگتی ہے اور آدمی پہلے کہین سانپ کو نہین دیکھتے لیکن جب
تلاش کیا جاتا ہے تو ضرور دیکھا جاتا ہے کہ ایک سانپ کہین چھپا ہوا بلی کے اوپر
نظر جمائے ہوے بیٹھا ہے اور بلی سانپ کی طرف کھنچی جاتی ہے اور بالکل بے اختیار
اور بے حس و حرکت ہو جاتی ہے اور اگر کوئی آدمی بچانے والا نہو تو سانپ کا شکار آسانی سے ہو
جاتی ہے ہمکو تجربہ ہوا ہے کہ جب سانپ کو دفعتاً مار ڈالین یا ہٹا دین تو فقط اسی سبب سے

کہ سانپ کی فقط رال سے دفعتہً علیحدہ ہوجاتی ہے بلی فوراً مرجاتی ہے چنانچہ لیوس صاحب نے
یہ بات بچشم خود مشاہدہ کی ہے اس بات سے وہ بات ہمکو یاد آئی جو پہلے بیان ہو چکی کہ حالت
سکوت عمل مقناطیسی سے موت کو واقع ہونے کا اندیشہ ہے اور عامل کو بسا اوقات عمل
حیات کو پھر پیدا کرنے میں دشواری ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات میں باہم کوئی
ایسی سبیل اتفاق اور باتیں کرنے کی ہے جو ہمکو معلوم نہیں بعض آدمی کہتے ہیں کہ یہ بات
حیوانات کو شعور حیوانی سے حاصل ہوتی ہے لیکن حقیقت اوسکی دریافت نہیں ہوتی
کہ شعور حقیقت میں کیا شے ہے یہ شعور مشہور ہے اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ کتے میں بہت [illegible]
اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتا آدمیون کے پاس بہت رہتا ہے اور لوگ اوسکو تعلیم
کرتے ہیں لیکن اور حیوانات کا شعور بھی برسبیل تذکرہ اکثر کتابون میں مندرج ہے
کوؤن کی عدالت اور بعض اقسام کے جانورون کا خاص خاص موسم میں نقل مکانی کس
باعث پر یقیناً موقوف ہے اسکی کیا وجہ ہے کہ کتا اپنے مالک کو تلاش کر لیتا ہے [illegible]
کہ کوئی چیز جو اوسکے مالک نے چھوئی ہو اور چھپائی گئی ہو اوسکو ڈھونڈ لیتا ہے اسکی کیا
وجہ ہے کہ ایک کتے کو جہاز پر چڑھا کر بلکہ ایک تھیلے میں بند کرکے لیجا دین اور پھر اوسے
چھوڑ دین تو سیدھی راہ سے اپنے گھر کو چلا جاتا ہے ایک ذکر تحریری ہے کہ ایک کتا
ایک جگہ وارد ہوا اور وہان ایک اور کتے نے اوسکو زخمی کیا وہ مجروح کتا [illegible]
جو کئی سو کوس کے فاصلے پر تھا گیا اور وہان سے ایک اور کتا اپنے ساتھ لیکر
اوسی جگہ آیا جہان وہ زخمی ہوا تھا اور اپنے دوست کتے کی مدد سے اوس
کتے کو جس نے اوسے پہلے زخمی کیا تھا آکر زخمی کیا اور اپنا بدلا لیا [illegible]
معقول نہیں بتا سکتا ہے کہ یہ عقل اوس میں کہان سے آتی اگر یہ بات کہی جاے [illegible]
کہ کتا اپنی قوت شامہ کے سبب سے اپنے مالک کو ڈھونڈ لیتا ہے تو ایسی [illegible]
تیز ہو جانے کو ایک نادر حس کہنا چاہیے اسواسطے کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ [illegible]

مالک سے علیحدہ ہوا تھا وہان جاتا ہے اور اگر وہان اوسکا مالک نہ ملی تو اور بہت سی جا
تلاش کرتے کرتے آخر اوسکو ڈھونڈھ لیتا ہے یہ بات خیال مین نہین آتی ہی کہ قوت
شامہ معمولی سے یہ بات کیونکر حاصل ہو سکتی ہے میری راے یہ ہی کہ جملہ حیوانات مین
آپسمین شرکت مقناطیسی بدرجہ کثیر ہے سب جانتے ہین کہ مختلف اقسام کے حیوانات مین
آپسمین ایسا انس اور ایسا تنفر پایا جاتا ہے جیسا انسانون مین عامل و معمول عمل مقناطیسی مین
ہوتا ہی چنانچہ دو شخص دس سال سے ایک فرانس مین اور ایک نئی دنیا مین ابتک تجربہ
کر رہے ہین اونکے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گھونگھون مین آپس مین بہت ہمدردی اور انس
ہوتا ہی یعنی اگر بہت سی یہ جانور ایک جا رکھے جاوین تو مدت تک اون مین آپس مین باہم دردی
رہتی ہے اگرچہ کتنے ہی فاصلے پر لیجا کر اونکو علیحدہ کردین اور اس امر کے ذریعہ سے
تجویز ہوئی ہے کہ ایک ذریعہ خبر رسانی کا مقامات بعیدہ مین نکالا جاوے
چنانچہ جن دو شخصون کا ذکر ہے کہ اونھون نے اس ذریعہ سے آپس مین تحریری
اگرچہ ترکیب مفصل مجکو معلوم نہین ہے لیکن تجویز مذکور مجملا یہ ہے کہ دو گھونگھون کا نام الف
فرض کیا اور اون دونون کو آپس مین تھوڑے عرصہ تک ساتھ رکھا اور بعد ازان اونکو
علیحدہ کر لیا اور اسیطرح دونون گھونگھون کا نام بے اور دو کا نام تے اور علی ہذا القیاس
جتنی حروف تہجی ہین دو دو گھونگھون کے نام مطابق حرف کے رکھ لیے اور اونکو تھوڑی
دیر تک ایکبار رکھ کے پھر علیحدہ کردیا احتیاطاً کئی گھونگھے ایک ہی حرف کے نام
رکھتے ہین اگر ایک سال تک ان جانورون کو کچھ کھانے کو نہین ملے تو بھی زندہ
رہتے ہین اب فرض کرو کہ لفظ شام لکھنا منظور ہے ایک شخص کلکتہ مین اور ایک لاہور مین ہے
لاہور والے نے ایک برقی آلہ سے اوس گھونگھے کو چھوا جسکا نام شین ہی کلکتہ والا
بیٹھا ہوا اپنے گھونگھے کو دیکھ رہا ہے اور ایک آلہ سی ہر ایک کو چھو کر دیکھتا ہی آزماتے
آزماتے جو گھونگا اوسکے پاس شین کے نام کا ہی وہ مثل شین لاہور کی تڑپنے لگتا ہے پس

کلکتہ والے نے ذہنشین لکھ لیا علی ہذا القیاس الف و میم بھی لکھ لیا تو اونکو ملا کر لفظ شام بن گیا
بادی الرای مین اول اس ذکر کو سن کر ہنسی آتی ہے اور ایک امر بیہودہ و قوعی کا معلوم ہوتا ہے
لیکن جب غور خیال کیا جاوے کہ انسان مین جس طرح اسمین بلحاظ خاصیت آتش و تنفر
ہوتا ہے حیوانات مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور عمل مقناطیسی کا اثر ثابت ہوتا ہے تو کچھ
عجب نہین اگر ایک جانور دوسرے مین اس شدت کی ہمدردی کا اثر پیدا ہوا اور جب تک امتحان اور
تحقیقات کے بعد کوئی بات غلط نہ معلوم ہو تب تک اوسکو نامعتبر سمجھا جاوے دو بڑے فاضل
اس تجربہ پر دس برس سے مصروف ہین یقین ہے کہ دو سال مفصل مشتہر کرینگے اور
ہر ایک شخص اپنی جگہ پر امتحان کر لیگا اگرچہ ذریعہ خط و کتابت کا امتحان صحیح نکلا تو تار برقی
جو فی زماننا مروج ہے اوسکی قدر بہت کم ہو جاویگی اس واسطے مثل تار کے کوئی شے نہین ہے
کہ جس کو ٹوٹنے کا یا غنیم کے کاٹنے کا اندیشہ ہو صرف بھی بہت کم ہوگا فقط چند عدد گھونگھے اور
دو آلات دو مقام مین جہان سے تحریر کرنی منظور ہوگی درکار ہونگے اور معلوم ہوتا ہے
کہ یہ ترکیب بھی کچھ نئی نہین ہے مدت سے ایک قلعہ کا محاصرہ ہو رہا تھا اور قلعہ والون کو کسی جگہ
تحریر کرنی منظور تھی تو اونھون نے بذریعہ شرکت حیوانی تحریر کی تھی **تبصرۂ نہم**
اب مین ذکر کرتا ہون کہ انسان کے جسم پر غیر ذی روح اشیا کا مثل مقناطیس مصنوعی
وغیرہ کے کیا اثر ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ مقناطیس مصنوعی کا جسم انسان پر ضرور
اثر ہوتا ہے یعنی اگر مقناطیس کو ہاتھ مین لیکر وہی ترکیب کیجاوے جیسی ہاتھون سے
کیجاتی ہے تو اوسکا اثر بھی ایسا ہی ہوتا ہے جیسی ہاتھ کے عمل کا ہوتا ہے بیشک اس
ترکیب سے ہاتھ کا اثر اور مقناطیس کا اثر دونون مجتمع ہو جاتے ہین اور اس طرح بھی
تجربہ ہوا ہے کہ مقناطیس کا بلا عامل کے ہاتھ کے استعمال کیا گیا ہے یا ایک ایسے
آدمی کے ہاتھ مین مقناطیس دیکر عمل کیا گیا ہے کہ جس کے ہاتھ کی تاثیر کچھ بھی معلوم
نہین ہوتی تھی اور اس صورت مین بھی مقناطیس مصنوعی کا اثر جسم انسان پر ایسا نمایان

ہوا ہی جیسے عامل کے ہاتھہ کا اثر نمودار ہوتا ہی یہانتک کہ اگر معمول فاصلہ پر ہو تو بھی تاثیر
مصنوعی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ خواب مقناطیسی معمول پر واقع ہوجاتا ہی بلکہ کبھی ہاتھہ پیر اکڑ
جاتے ہین اور تشنج پیدا ہوجاتا ہے اور مقناطیس مصنوعی کا اثر تیز رست آدمیون پر
ہوتا ہی یہ اثر مقناطیسی جملہ اشیاء مادی کے درمیان مین سے گذر جاتا ہی اور اس لحاظ مین
یہ اثر الکٹریسٹی یعنی برقی سے علیحدہ ہی کیا معنی کہ اثر برقی سیسہ اور رال مین نہین گذر سکتا ہی
اور جملہ فلزات مین سے بآسانی گذر جاتا ہے اور مثل کیفیت الکٹریسٹی اور مقناطیسی مطلق کے
یہ کیفیت جسکا فعل جسم انسان پر اثر کرتا ہے قطبین مین منتشر ہوتی ہے اس کیفیت کا نام
ریشن ہنباک صاحب نے اوڈ ایل رکھا ہے یہ کیفیت اوس کیفیت کے ساتھہ مشترک ہے
جسکے اثر سے لوہے کی سوئی یعنی قطب نما جس وقت لٹکائی جاتی ہے تو شمال کی طرف
مڑجاتی ہے اور جسکے اثر سے سنگ مقناطیس مصنوعی لوہے کے ٹکڑون کو کھینچتا ہی اور
جسم انسان مین جو یہ کیفیت ہوتی ہے کیفیت مقناطیس مصنوعی سے مشترک نہین ہوتی
لیکن جہان یہ کیفیت موجود ہوتی ہے خواہ مقناطیسی مصنوعی مین خواہ جسم انسان خواہ
بلور مین ہر جگہ اوسکا ظہور بلحاظ قطبین ہوتا ہے یعنی جیسا ظہور جسم کے ایک سرے پر
ہوتا ہی اوس سے دوسرے سرے پر مختلف ہوتا ہی اس کیفیت اوڈ ایل کا یہ خاصہ ہی کہ مثل
کیفیت حرارت روشنی اور الکٹریسٹی یعنی بجلی کے ایک جسم سے دوسرے جسم کی طرف
روان ہوتی ہے اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اونکو لمعات نور تاریکی مین نظر آتے ہین
یہ روشنی بہت ضعیف ہوتی ہے روشنی آفتاب اور روشنی شمع سے مغلوب ہوجاتی ہی الا
جن لوگون کی طبیعت بدرجہ غایت نازک ہی اونکو دن کو بھی روشنی نظر آتی ہے اوڈ ایل کی
روشنی کا رنگ قوس قزح کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہی لیکن مقناطیس مصنوعی کی شمالی قطب کی طرف
رنگ اودا اور جنوبی قطب کی طرف سرخ رنگ زیادہ نظر آتا ہے یہ کیفیت اوڈ ایل فقط
مقناطیس مصنوعی مین ہی موجود نہین ہوتی بلکہ جس جسم کی حیثیت بطور کرسٹل ہو اوس مین بھی

پائی جاتی ہے اور کرسٹل اوسکو کہتے ہیں جو روشن اور شفاف اور پہلو دار چیز ہو اکثر شیشہ کی طرح
جو ایسی ہوتی ہے اوسکو کرسٹل کہتے ہیں اور نازک طبع آدمیون کو اجسام کرسٹل میں سے ایک خاص
خوبصورت روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے کرسٹلون کا اثر بھی بلحاظ قطبین ہوتا ہے اور
اوسکا فعل مقناطیس مصنوعی اور انسان کے ہاتھ کو فعل سے ضعیف ہے لیکن اس
فعل کی مشابہ ہوتا ہے نازک طبع آدمیون پر بھی انسان کے جسم کا ایسا ہی اثر ہوتا ہے
جیسا مقناطیس مصنوعی کا اثر ہوتا ہے اور جو روشنی معمول کو خواب مقناطیسی میں حاصل کی
اونگلیون کے سرون سے نکلتی ہوئی نظر آتی ہے یہ روشنی روشنی اوڈائل ہوتی ہے
دونون ہاتھون کے سرے دو قطب اور سر اور آنکھیں اور منھ نقاط اساسی
ہوتے ہیں جہان پر روشنی مجتمع ہو کر بھری ہوئی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہاتھون کے
گذرانے اور نظر جما کر دیکھنے سی عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے
ریخن بیک صاحب نے ثابت کیا ہے کہ یہ کیفیت اوڈائل جملہ اجسام مادی اور
درختون میں موجود ہے ہر چند مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون کی نسبت ان اجرام میں
کمتر ہوتی ہے اور روشنی آفتاب اور مہتاب اور ثوابت میں بھی موجودگی اس کیفیت کی
دریافت کی ہے ایک بڑی بات قابل غور کے یہ ہے کہ جسم انسان پر مقناطیس ارضی کا
اثر بہت قوی ہوتا ہے بہت آدمی ایسے ہیں کہ جب تک انکا پلنگ سمت الراس مقناطیس ارضی کے
مطابق مستوائی میں نہو اور انکا سر شمال کی طرف نہو تب تک انکو نیند نہیں آتی ہے میں نے ایسی
آدمی خود بہت دیکھے اور سنے ہیں لیکن اسکی وجہ کوئی نہیں بتا سکتا ہے یہ بات بہت غالب معلوم
ہوتی ہے کہ اگر مریض کا پلنگ اس انداز سے بچھایا جاوے تو بعض بعض امراض سے جلد صحت
حاصل ہوتی ہے چنانچہ بعض مریض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر انکا پلنگ سمت الراس مقناطیس
ارضی کے متقاطع بچھایا جاوے تو انکو نہایت تکلیف ہوتی ہے اور ذرا بھی برداشت
نہیں ہو سکتی اس بات کا تجربہ لوگون نے کیا ہے اور اس بات کا بھی تجربہ ہے کہ جب

شخص پر عمل مقناطیسی کرنا منظور ہو اوسکو اس طور پر بٹھایا جاوے کہ اوسکا سر شمال کی طرف ہو
اور چہرہ جنوب کی طرف ہو اور اوسکے پانوں بھی جنوب کی جانب پھیلے ہوئے ہوں
تو اور طرح کی نشست کے بہ نسبت اس انداز مین اوسپر عمل بہت جلد ہوتا ہو اگرچہ
بہت آدمی ایسے ہین کہ اونکو کسی رخ بٹھاوین عمل ہوجاتا ہے اور روشنی اوڈائل کو
بخوبی دیکھنے کے واسطے یہ بات بہتر ہے کہ معمول شمالاً جنوباً بیٹھے اور اوسکا سر شمال کی طرف ہو
ریشن بیگ صاحب نے بہت سی عجیب باتین اس باب مین کہ کیفیت اوڈائل جسم انسان مین
باوقات مختلف کس طرح منتشر ہوتی ہے دریافت کی ہین صبح کے وقت اوسکی تیزی بلکہ
طلوع آفتاب سے یہ کیفیت بڑھتی جاتی ہے صبح کے کھانا کھانے سے پہلو اشتہا کو سبب سے
کم ہونے لگتی ہے پھر اوسکی ترقی ہوتی جاتی ہے اور شام کے کھانا کھانیکو وقت سے
پہلو دفعۃً بہت بڑھ جاتی ہے پھر شام تک بڑھتی ہے اور رات بھر کم ہوتی رہتی ہے
چنانچہ طلوع آفتاب سے پہلے کمترین درجہ پر ہوتی ہے ان حقائق کے ملحوظ رکھنے سے
انسان کی درستی اچھی طرح محفوظ رہ سکتی ہے بکمال تحقیق دریافت ہوا ہے کہ اوڈائل کا فعل
بلحاظ قطبین ہوتا ہے یعنی جس شے مین مثل جسم انسان یا مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل کیفیت
اوڈائل موجود ہوتی ہے اوسکی دونون قطبون کا فعل علحدہ علحدہ ہوتا ہے سالبہ یعنی قطب
شمالی مین جو روشنی نکلتی ہے اوسکا اثر خنک اور رنگ اودا ہوتا ہے اور موجبہ یعنی جنوبی
قطب کی روشنی کا اثر ناگوار گرم اور رنگ اوسکا سرخ ہوتا ہے دست راست آدمی کا سالبہ
اور خنک ہوتا ہے اور دست چپ موجبہ اور گرم ہوتا ہے آفتاب کی شعاع سالبہ ہی
اور نازک طبع آدمی پر خنکی کا خوش آیند اثر کرتی ہے چنانچہ انگلیٹھی کا رنگ بہت نازک طبع
آدمی پر جتنا وقتیکہ وہ بہت قریب انگلیٹھی کے نہ آیا ایسا اثر ہوا کہ جیسے کسیکو بہار معلوم ہوتا ہی
اور جب وہ انگیٹھی کو قریب آیا تو آگ کی حرارت کا گرم اثر معلوم ہوا اس خنکی کی وجہ یہ تھی
کہ انگیٹھی مین ہی لمعات سالبہ اوڈائل سے نکلتی ہین اور بعض آدمیون پر گرچہ گرمی کی بہت تا

شخصون کی روشنی کا بہت خشک سا اثر ہوتا ہے کہ قوت عشق کی پہونچ جاتی ہے چاند کا اوڈائل
موجب ہوا اور نازک طبع آدمیون پر جاتا ہے کہ شعاع کا اثر گرم ہوتا ہے جیسے ستارے آفتاب کے
مستنیر یعنی روشن ہو کر چمکتے ہین اونکا اوڈائل موجب ہوتا ہے اور گرم اثر رکھتا ہے
خلاصہ اوڈائل تمام عالم مین پھیلا ہوا ہے اور اس بات مین حرارت اور روشنی
اور الکٹریسٹی سے مشابہ ہے اور ریشن بیگ صاحب نے بڑی تحقیقات سے ثابت
کیا ہے کہ ایک کیفیت سیال جس کا نام چاہو رکھہ لو اور جس کا وزن کچھہ نہین موجود ہے
جو کیفیات حرارت اور روشنی اور الکٹریسٹی اور قوت جاذبہ زمین سے جدا ہے
لیکن ان سب کیفیات سے یہ کیفیت مشابہ ہے اور اوسکے ساتھہ مشترک ہے
ممکن ہے کہ بعید استداد زمانہ شاید کوئی ایک کیفیات ایسی دریافت ہو جو ان سب
کیفیات کی جامع ہو لیکن تا وقتیکہ ایسی کوئی کیفیت دریافت ہو تب تک اوڈائل کو
کیفیات معروف سے بالکل علیحدہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ فی زماننا کیفیت الکٹریسٹی اور حرارت کو
اور روشنی کو آپس مین علیحدہ سمجھتے ہین اور جن لوگون پر حالت بیداری مصنوعی اور جن
شخصون پر حالت خواب مقناطیسی واقع ہوتی ہے اونکی طبیعت بہت اثر پذیر ہوتی ہے
حتی کہ اونکو روز روشن مین عامل کے ہاتھہ اور دیگر اشیا مین سے روشنی اوڈائل نکلتی ہوئی
نظر آتی ہے پس یہ بات قابل شک نہین ہے کہ کیفیت اوڈائل جو انسان کے ہاتھہ مین
اور مقناطیس مصنوعی مین ہوتی ہے جس کے سبب سے خواب مقناطیسی بھی پیدا ہو سکتا ہے
انسان کے ہاتھہ کے اوس جوہر سے مشابہ ہے جس سے عمل مقناطیس روحانی کا
اثر ہوتا ہے غرض کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ کیفیت یا جوہر جسکے سبب سے عمل مقناطیسی
روحانی کے اثنا پیدا ہوتے ہین حقیقت مین وہی اوڈائل ہے جسکو ریشن بیگ صاحب نے
دریافت کیا ہے اب یہ بات بخوبی سمجھہ مین آسکتی ہے کہ ایک نازک طبع آدمی پر
دوسرا شخص بغیر اوسکے چھونے کے خواب بیداری کی حالت پیدا کر سکتا ہے

اس واسطے کہ اگر مقناطیس مصنوعی سے یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے تو انسان کے
ہاتھ سے کیوں نہو سکے اسواسطے کہ ہم جانتے ہیں کہ جو جو سر مقناطیس مصنوعی میں ہے
وہی چیز انسان کے ہاتھ میں ہے اور ریشنبیک صاحب نے جو تجربات مقناطیس
مصنوعی اور کشش اور انسان کے ہاتھ کے ذریعے سے کیے ہیں وہ سب یقیناً صحیح ہیں
اور تلاش رکھیں تو اثر پذیر آدمی آسانی سے مل جاتے ہیں اور ہم تجربہ کر سکتے ہیں
اب میں دو فائدوں کا جو ان تجربات سے نکلتے ہیں بیان کرتا ہوں اول یہ کہ جو فعل
کیمیائی ہوتا ہے اور گل جانا جسم کا ایک فعل کیمیائی ہے اور اس میں یہ تحقیق ہے کہ وہ
اجسام میں سے جب وہ گل جاتی ہیں روشنی اوڈوائل نکلتی ہے اور کیفیت اوڈوائل
پیدا ہوتی ہے اور ہضم اور انضمام طعام میں بھی فعل کیمیائی ہوتا ہے اس سبب سے
نازک طبع آدمیوں کو مردوں پر خصوصاً قبروں میں سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے اور یہ کچھ وہم یا
خوف کی بات نہیں ہے اور جو لوگ روشنی قبروں سے نکلتی ہوئی دیکھتے ہیں انکی طبیعت
نازک اور اثر پذیر ہوتی ہے اور زمانہ میں ایسے انکا رہبت مشہور ہیں دوسرے یہ کہ جس طرح
مقناطیس مصنوعی میں سے روشنی اوڈوائل نکلتی ہے اسی طرح زمین میں سے کہ عظیم
مقناطیس ہے روشنی نکلتی ہے اور یہ روشنی زمین کی بسبب عظیم ہونے کے سب لوگوں کو
علی الخصوص نازک طبع لوگوں کو زیادہ نظر آتی ہے اور یہ بات فقط قیاسی نہیں ہے بلکہ
تجربہ سے ثابت ہے ابھی تک میں نے ایک قسم کے عمل کا ذکر نہیں کیا ہے اور وہ یہ ہے
کہ عامل کو یہ قدرت ہے کہ بعض اشیا میں مثل پانی وغیرہ کے کیفیت مقناطیسی پیدا کر دے
اور جو معمول خواب مقناطیسی میں ہوتا ہے اوسکو پتا علم اس بات کے کہ پانی پر
یہ عمل کیا گیا ہے فوراً تمیز ہو جاتی ہے کہ اس پانی میں اثر مقناطیسی ہے اور معمول
کہتے ہیں کہ اوسکا مزا ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جسکا بیان اچھی طرح نہیں ہو سکتا اور جب
وہ پانی پیا جاتا ہے تو ایک خاص قسم کی گرمی پینے والے کے جسم میں پیدا ہوتی جاتی ہے

بعض معمول کہتے ہیں کہ یہ پانی بالکل مزہ ایسا ہوتا ہے جیسی بارش کا پانی یا کشید پانی یعنی
کچھ مزہ نہیں ہوتا اور اگر پانی پر عمل مقناطیسی نہ کیا جاوے تو جیسے اصل پانی کے
ذائقہ میں ایک طرح کی تیزی پائی جاتی ہے ویسی ہی معمول کو بھی معلوم ہوتی ہے
مقناطیسی پانی کا مجکو بھی اکثر تجربہ ہوا ہے اور پانی میں کیفیت مقناطیسی اس طرح پر
پیدا ہو سکتی ہے کہ ایک برتن میں پانی بھر کر اوس برتن کو دست چپ کی ہتھیلی پر رکھکر
اونگلیوں سے اوسکو پکڑیں اور دست راست کو برتن کے اوپر چکر دیتے رہیں یا دست
راست کی اونگلیوں کو پانی کے سطح کے قریب لگ ذرا اوپر سیدھا رکھیں یا اسی طرح
مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل کو پانی کی سطح پر رکھیں اور جو لوگ نازک طبع ہیں اگرچہ اونپر حالت
خواب مقناطیسی واقع ہو تب بھی وہ مقناطیسی پانی اور معمولی پانی میں تمیز کر سکتے ہیں
اثر مقناطیسی اکثر تھوڑی دیر رہتا ہے اور اگر اوڈائل پانی میں بھر اگیا ہو تو اوسکا اثر
کبھی گھنٹوں تک رہ سکتا ہے میں نے بچشم خود دیکھا ہی کہ جن لوگوں کو ترکیب حروف سے
خواب مقناطیسی واقع ہوا کرتا ہے اون پر خواب مقناطیسی فقط بذریعہ مقناطیسی پانی کے
واقع ہو جاتا ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جن لوگوں پر پہلی عمل مقناطیسی کبھی نہیں
کیا گیا ہے لیکن اصلی طبیعت اونکی عمل مذکور کی اثر پذیر ہے اون کو مقناطیسی پانی دیتے ہی
معمولی نیند جیسے روزمرہ انسان کو آتی ہے نہایت آسایش اور آرام سے آتی ہے
اور احتمال ہے کہ اونپر خواب مقناطیسی بھی واقع ہو گیا ہو لیکن چونکہ مدعا اس پانی کے
پلانے سے یہ تھا کہ اونکو نیند آجاوے اور اون کو حقیقت میں نیند آگئی تو کسی طرح کی آزمایش
اسکی نہیں کی گئی کہ جس سے خواب مقناطیسی ہونے کا حال واضح ہوتا یہ کیفیت مقناطیسی
سوا ہی پانی کے اور اشیا میں بھی پیدا ہو سکتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب عامل خود
نہیں جا سکتا ہی تو معمول کے پاس کوئی شے کیفیت مقناطیسی سے بھر کر بھیجدیتا ہے
اور اوس چیز کے بھیجنے سے معمول کو خواب مقناطیسی حاصل ہو جاتا ہے اگر معمول کو

کوئی دھوکا دینا چاہے یعنی کوئی شے اوسکو ایسی دے جس مین کیفیت مقناطیسی مطلق نہین ہوتی ہے تو اوسکو اس بات کی تمیز ہوجاتی ہے کہ اس مین کیفیت مقناطیسی موجود نہین ہے اور معمول دھوکا نہین کھاتا ہے **تبصرۂ دہم** جاننا چاہیے کہ کیفیت مقناطیس مطلق کو ابتدا مین لوگ سمجھتے تھے کہ فقط سنگ مقناطیس اور دو تین فلزات مین ہوتی ہے لیکن اوس زمانے مین بھی زمین کو ایک مقناطیس عظیم ماننا پڑتا تھا فریدی صاحب نے حال مین دریافت کیا ہے کہ اوکسیجن گاس کو مقناطیس مصنوعی کھینچتا ہے اور اوکسیجن گاس کرۂ ہوا کا ایک جزء ہے اس سے ثابت ہے کہ ابھی بیشمار باتین علم مقناطیس مطلق مین ایسی ہین جو ہمکو دریافت نہین ہین اور آیندہ دریافت ہون گی ریشن نبگ صاحب کو دریافت ہوا ہے کہ نازک طبع آدمیون پر جملہ اجسام کا اثر ہوتا ہے اور جس طرح مقناطیس مصنوعی مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے اوسی طرح جملہ اجسام مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے چونکہ کیفیت اوڈائل تمام عالم مین پھیلی ہوتی ہے اس واسطے یہ خیال لائق ہے کہ مثل حرارت اور روشنی رسمی کے یہ کیفیت بھی جسم انسان پر کچھہ اثر کرتی ہے اور اس بات کا ثبوت کہ اسطرح کا اثر ضرور ہوتا ہے یہ ہے کہ کرسٹلون کا اثر نازک طبع آدمیون پر ہوتا ہے یہ کیفیت مثل حرارت اور روشنی کے بطور تنویر عرصۂ عالم مین متحرک ہے اور اجسام کے اندر بھی چلتی ہے روشنی کے نسبت اوڈائل کی رفتار کم ہے لیکن اجسام مادی مین حرارت کی نسبت زیادہ نفوذ کرتی ہے جملہ اجسام معروف کے اندر اوڈائل آسانی سے گذرتا ہے لیکن ریشہ دار اجسام مین سے گذرنے مین اتنی آسانی نہین ہوتی جیسے بے ریشہ اجسام مین سے گذرتے مین ہوتی ہے مثلاً کپڑے اور کاغذ مین اوڈائل آسانی سے نفوذ نہین کرسکتا ہے لا یہ اجسام دیر تک اوسکے دخل کو نہین روک سکتے حرارت سوا سے فلزات کے اور اجسام مین آہستہ آہستہ دخل کرتی ہے اور الکٹرسٹی کا دخل بھی ان چیزون مین جو فلزاتی نہون کم ہوتا ہے بلکہ فقط فلزات اور

کو مادہ اور بعض مائعات یعنی بہنے والی چیزون مین سے اوسکا دخل ہوتا ہی اگر عامل جسکے
جسم کی کیفیت اوڈائل مثل کیفیت جسم معمول سکے تناؤ کی حالت مین ہوتی ہے معمول کے
ہاتھ اپنے ہاتھون سے پکڑے اس طرح کہ اپنی دست راست مین اوسکا دست چپ
اور اپنی دست چپ مین اوسکا دست راست ہو تو عامل کے دست راست سی موج اوڈائل
معمول کی دست چپ مین جاکر اوسکے بازوے چپ پر چڑھکر اور سینہ مین گذر کر اور پھر بازوے
راست مین اوترکر اور پھر عامل کے دست چپ مین ہوکر اوسکے بازوے چپ پر چڑھکر اور پھر عامل کی
سینہ مین سی ہوکر اوسکے بازوی راست مین اوتر آویگی اور حلقہ پورا ہوجاویگا اس صورت مین
معمول کا جسم بمنزلہ اوڈائل رہا ہوتا ہے جن لوگونکی طبیعت بہت اثر پذیر اوڈائل کی ہوتی ہے
اونپر اس موج کا اثر بہت تیز ہوتا ہے اور جب عامل کی کیفیت کی موج معمول کی کیفیت کی
موج کے موافق ہوتی ہے تو اسکا اثر خوش آیند ہوتا ہی الا بعض اوقات یہ اثار بہت تیز
ہوتی ہین حتی کہ اگر دیر تک یہ حال رہے تو نوبت غشی یا تشنج کی پہونچ جاتی ہی اور بعد تحقیق معمول کے
بیان سی معلوم ہوا کہ کوئی شی بدن مین چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور اوسکی چلنے کی راہ اسطرح
بتاتے ہین جس طرح مین ذی موج اوڈائل کی راہ اوپر بیان کی ہے لیکن اگر عامل کی ہاتھ زیر و زبر
ہوتے اور وہ معمول کے ہاتھ پکڑتا تو عامل و معمول کی امواج اوڈائل بجای موافق ہونیکے
مناقض ہو جاتی ہین یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دونون امواج مین ایک قسم کی لڑائی ہو جاتی ہے
اور معمول ایک منٹ تک بھی اس عمل کی برداشت نہین کر سکتا ہے اور اوسکو نہایت تکلیف
مثل غشی اور تشنج کی ہوتی ہی عامل کو جو مدرکات اور حواس اور حافظہ اور قوت متخیلہ معمول پر
حالت خواب اوڈائل مین اختیار ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہی کہ عامل کی کیفیت اوڈائل معمول کی
کیفیت اوڈائل سے اعلی اور قوی تر ہوتی ہے اور بسبب اس بات کی کہ اوڈائل بجا بجا موجود
ہوتا ہے اور اوسمین یہ خاصہ ہی کہ اوسکے رہگذر وار ہنے مین عامل کو اپنی کیفیت کا اوسمقدار کا استقا

جو معمول کے جسم مین چلی گئی ہے۔ ربط رہتا ہو اگر کیفیت اوڈائل کوئی قوت عرفی یا قوت حیوانی ہے تو ممکن ہو کہ عامل کی کیفیت اوڈائل جو غالب ہوتی ہے معمول کے اعصاب کے حرکات اور حواس پر فعل کرتی ہے اور معمول کو جو روحانی اور جسمانی کشش عامل کی طرف ہوتی ہے اوسکی بھی ایسی ہی وجہ ہے چنانچہ معمول اکثر بیان کرتا ہے کہ عامل کی گرد ایک روشنی بھی ہوتی ہے کہ وہ روشنی معمول کا بھی انحصار کرلیتی ہے اور تحقیق ہے کہ معمول کو ایک قسم کی کیفیت نہ فقط عامل کی اونگلیوں سے بلکہ اوسکے کل جسم مین سے نکلتی ہوئی اور معمول کے جسم مین جاتی ہوئی نظر آتی ہے عمل مناقض مقناطیسی کا جو اوسکا اثر ہوتا ہو اوسکی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کیفیات آپس مین مناقض ہوتی ہین اور کچھہ وجہ یہ معلوم ہوتی ہو کہ جب ہوای عامل کے اور لوگ معمول کے ہاتھہ پکڑ لیتے ہین تو امواج اوڈائل مین انقلاب ہوجاتا ہے معمول کو جو بعض اشیا سی تنفر ہوتا ہے اوسکی بھی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسی کیفیت اوڈائل اونکی مثبت یا منفی بلحاظ کیفیت معمول کے ہوتی ہے ویسا ہی اوسکا اثر معمول پر گویا ہوتا ہے علی ہذالقیاس حس یا شرکت حس اس طرحسی پیدا ہوتی ہے کہ عامل کی کیفیت کا فعل اوس حالت مین کہ جب حالت اوڈائل معمول بڑھی ہوئی تھی معمول پر پیش آیند ہوتا ہے اور دونون کی کیفیات مین توافق ہوتا ہو اور یہ بات بہت آسانی سے فہم مین آتی ہے کہ اس تناسب اور شرکت حس کی تاثیر کی پیدا ہونیکا ذریعہ اور واسطہ اوڈائل ہوتا ہے شرکت خیال اور فعل کا واقع ہونا اگر مانا جاے تو غالباً اوڈائل اوسکے واقع ہونے کا ذریعہ ہے چونکہ عامل اور معمول کی کیفیت اوڈائل باہم گر متداخل ہوتی ہین اور عامل کی کیفیت معمول کی کیفیت پر غالب ہوتی ہے اسواسطے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ جو خیالات اور افعال عامل کے ہوتے ہین اون مین معمول شریک ہوجاتا ہو اور اسی وجہ سے معمول عامل کی خیالات کو پڑھہ لیتا ہے اور میری قیاس مین یہ پاتا ہے کہ غائب بینی کے وقوع ہونے کا ذریعہ کیفیت اوڈائل سے ہے اور جو شے معمول دیکھتا ہو

اوڈوائل کی روشنی مین دیکھتا ہے مین نے ایک غائب بین کو دیکھا کہ جب کبھی وہ لکھا
جاتا تھا تو وہ کاغذ کی طرف اپنے سر کے چاند سے دیکھتا تھا اور آنکھین اوسکی بالکل بند اور
ایسے موقع پر ہوتی ہین کہ اگر کھلی بھی ہوتین تو بیکار آمد نہوتین اور جب غائب بین سے دریافت کیا
جاتا ہے کہ شی کو تم فاصلے سے کیونکر دیکھتے ہو تو وہ اکثر کہتا ہے کہ اوس چیز مین سے ایک
روشن بادل سا اوٹھکے میری طرف آتا ہے اور ایک ایسا ہی روشن بادل میرے جسم مین سے
اوٹھکر یہ دونون بادل ملجاتے ہین اور ان دونون کے متصل ہونے پر مین اوس شی کو دیکھتا ہون
اول تو ذرا دھوندلی نظر آتی ہے لیکن بعد ازان روشن نظر آتی ہے اور جیسا اوسکا قدرتی
رنگ ہے ویسا ہی رنگ نظر آتا ہے یہ بیان بھی ہمارے اوس قیاس کی موافق ہے کہ کیفیت
اوڈوائل تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہے اور خواب مقناطیسی مین یہ بات اکثر پائی جاتی ہے
کہ وہ حواس ظاہری مین سے جن پر ہر وقت باہر سے اثر پہونچتا رہتا ہے یعنی حس باصرہ
اور حس سامعہ بند ہوجاتے ہین نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حواس باطنی مین اور دونون حواس ظاہری کو
تنزل غالب سے انتشار نہین ہوتا ہے اور لمعات اوڈوائل کا اثر حواس باطنی پر اچھی طرح
ہوتا ہے اور ان لمعات کو نقل کرو واسطے حواس ظاہری کا ذریعہ درکار نہین ہوتا ہے اور
جو کچھ تحریک آدمی اوڈ سے بعید اور کیفیت باصرہ مین نسبت اشیاء دور کو ہوتی ہے وہ تحریک
ان حواس باطنی پر اثر کرتی ہے اور چونکہ یہ کیفیت اوڈوائل کا ہے اوسکے ذریعہ سے ایک نیا راستہ
اوسکے حواس باطنی تک پہونچنے کا حاصل ہوجاتا ہے اگر معمول کی طبیعت بہت اثر پذیر ہو
اور اوسکے حواس ظاہری بالکل مسدود ہون تو ایسی حالت اس بات کی پیدا ہوتی ہے کہ وہ اعلی
سب سے زیادہ تر موافق ہے کہ اوسپر حالت روشن واقع ہوجاوے لیکن جو کچھ تاثیرات اوسکو
دریافت ہوتے ہین فی الحقیقت نئے نہین ہوتے پہلے اس تاثیر کو اسواسطے نہین دریافت کرسکتا تھا
کہ وہ تاثیر بہت ضعیف تھی اب اوسپر اس واسطے توجہ ہوتی ہے کہ وہ تاثیر تیز ہوجاتی ہے
یعنی جو تاثیرین دماغ تک پہونچتی ہین اون سب مین اس قسم کا اثر نہایت قوی ہوتا ہے چنانچہ

حالت روشن خود بخود بھی واقع ہوجاتی ہے اور اوسکے وقوع سے پہلے نیند یا خواب بیداری
یا فکر عمیق ہوتی ہے اور انھین تینون مین سے ہر ایک کے سبب ہمیشہ یہ بات ہوتی ہے کہ حواس
ظاہری کے فعل کا اثر جسم پر نہین ہوتا اور اس سبب سے حواس باطنی پر اوڈائل کی کیفیت کی
زیادہ تاثیر ہوتی ہے بعض آدمی اپنے اوپر حالت ہوش مین بعموم فکر اور خیال کو فقط ایک طرف
متوجہ کرنے سے حالت روشن پیدا کر لیتے ہین چنانچہ میسمرکی صاحب حالت روشن اکثر آدمیون پر
حالت ہوش ہی مین پیدا کر دیتے ہین لیکن بہت تعجب کی یہ بات ہے کہ جب حالت روشن نمودار
ہونے لگتی ہے تو اونکی ترکیب کا بڑا جزیہ ہے کہ بجاے معمول وہ اپنے چہرے پر یا اون
اشیا پر جنکا دکھانا منظور ہوتا ہے ہاتھون سے عمل کرتے ہین معمول کہتے ہین کہ ان دونون
ترکیبون سے ایک قسم کی اودی روشنی اوس شے پر پڑتی ہے اگر ہاتھون سے
بہت مرتبہ عمل کیا جاوے تو یہ روشنی گہری ہوجاتی ہے اور پھر وہ شی اچھی روشن نظر
نہین آتی ہے لیکن اگر پھر اولٹا عمل کیا جاوے تو گہراپن دور ہوجاتا ہے اور وہ شے
اچھی طرح نظر آتی ہے جو غائب بین اندرونی ترکیب اپنے جسم یا اور لوگون کی جسم کی دیکھتے ہین
وہ بیان کرتے ہین کہ تمام اعضا روشنی سے ملبس اور بالکل شفاف نظر آتے ہین چنانچہ ریش ہنگ صاحب کی
معمولون کے سامنے جب ایک موٹی سلاخ لوہے کی رکھی گئی تو اونکو وہ سلاخ شیشے کی مثل شفاف
نظر آئی جب غائب بین کے ہاتھ مین ایک خط یا بال کی لٹ دیجاتی ہے تو اوسکی بیانات سے
معلوم ہوتا ہے کہ جو لمعات اوڈائل اون چیزون مین ملصق ہوتی ہین اون کے ذریعہ سے یہ بات
معلوم ہوجاتی ہے کہ یہ خط اور بال کس شخص کی ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص کی خط
یا بال ہوتے ہین وہ بالکل اوس شخص سے جدا نہین ہوجاتے بلکہ اون مین اور اوس شخص مین
ایک قسم کا تعلق اوڈائل قائم رہتا ہے بہرحال یہ بات تو تحقیق ہے کہ فقط غائب بین
اوس آدمی کو دریافت کر لیتا ہے بلکہ اگر اوس اثنا مین وہ بال اور خط کئی آدمیون کے ہاتھون سے
گذرے ہون تو غائب بین کو اوس خاص شخص کے دریافت کرنے مین جسکی وہ حقیقت مین ہین دقت

اور پریشانی ہوتی ہے بعض اوقات غائب بین اوس آدمی کو دیکھتا ہے جسکے ہاتھ مین نوبت آخیر وہ اشیا تھین لیکن عقل سے وہ پہچان جاتا ہے کہ یہ چیزین اس آدمی کی نہین ہین اکثر غائب بین عامل سے کہتا ہی کہ یہ مزاحمت جو کچھ اوسکے حواس کی فعل کی ساتھ ہوتی ہے وہ دور کردی چنانچہ عامل ایک جزئی ترکیب سے یہ بات کر دیتا ہی اور جب کبھی صحیح آدمی معمول کو دریافت ہو جاتا ہے تو پھر اوسکو ذرا بھی اوسکے پہچان لینی مین تامل نہین ہوتا ہی ایک شخص جو اپنے اوپر حالت روشن پیدا کر لیتا ہے اور اوس حالت مین جن شخصون سی وہ واقف نہین اونکو اور اشیاء بعیدہ کو دیکھتا ہے جب اوس سی دریافت کیا گیا کہ تم کیونکر دیکھ لیتی ہو تو اوسنے کہا کہ مین کچھ ترکیب نہین بتا سکتا ہون تشبیہ یہ ہے کہ جس طرح کوئی کتا قید سے چھوٹ کر اپنے مالک کو ڈھونڈھ لیتا ہے اسیطرح مین بھی آدمیون کو فاصلہ پر سی دیکھ لیتا ہون اور بیان یہ ہے کہ جب کسی شخص نے کسی شے کو دیکھنے کے واسطے اوس سی کہا تو وہ اوس آدمی کی کیفیت او زائل کا پتا مستفسر کے دلمین دیکھ لیتا ہی پھر اوس شی کا سراغ اوس وقت تک لیجاتا ہی کہ جب وہ آدمی اور مستفسر وقت اخیر ایکجا تھے اوس وقت سی آگے پھر وہ فقط آدمی کا سراغ لگاتا ہی اور تھوڑی دیر کے بعد اوسکو ڈھونڈ کر دیکھ لیتا ہے جب غائب بین واقعات گذشتہ کو دیکھتا ہے تو ہم خیال کر سکتے ہین کہ بجای نیچے کی طرف پتا لگانے کی وہ کیفیت او زائل کا اوپر کی طرف پتا لگاتا ہے یہ قیاس ہمارا اوس قیاس سی موافق ہی کہ جو کچھ دنیا مین واقع ہوتا ہی ایک ایسا نشان چھوڑ جاتا ہے کہ جب تک یہ دنیا رہی گی کبھی نہ زائل ہوگا اسی قبیل سے جادو اور سحر اور منتر قدیم سے سب ملکون مین ہوتا رہا ہے سمجھ مین آسکتا ہی اور ظاہر ہی کہ مصر اور یونان اور ہندوستان کی شیوالون کے پنڈت علم و عمل مقناطیس روحانی سے بخوبی واقف تھی اور اونکو حالت غائب بینی کی ترکیبین پیدا کرنی معلوم تھین تصویرات سی ثابت ہی کہ جو ترکیب عمل مقناطیسی کی فی زمانہ رائج ہے اسی قسم کی ترکیب مصر مین کیجاتی تھی اور ظاہر ہی کہ ہلکا راگ اور ذرا دھوندلی روشنی اور دھونی خوشبو دینی سب ملکون کی ساحرونکو

استعمال مین بھی بت پرستون کے وہو عالا اور روایات مین بہت نشان عمل مقناطیسی کے
موجود ہین اور ہمکو جو فی زمانہ دستگاہ علم مقناطیسی و حالی مین حاصل ہے وہ بہت کم ہے کہ اگر
آیندہ ہمکو معلوم ہو کہ کسی شخص نے ایسی ترکیب دریافت کرلی ہے کہ جسکی سبب ایک وقت مین
بہت آدمیون پر دفعۃً اوسکا عمل چل گیا ہے تو کچھ تعجب کی بات نہوگی اس ترکیب سے ممکن ہے
کہ کوئی شخص اپنے حافظ کی نظر بچا جاوے اور بلکہ جس آدمی کو یہ اسرار معلوم ہو ایک ایسے
مکان مین سے نظر بچا کر نکل سکتا ہے کہ جہان بہت آدمی جمع ہون اس ترکیب سے کہ اپنی
ہیئت اور صورت اون آدمیون کی ذہن مین بدل کے پہلی جو روایتین ہین کہ آدمی غائب
ہو جاتے تھے اب ایسی باتین بروزانہ ہوتی ہین عامل کو اختیار ہے کہ معمول پر ایسی حالت
پیدا کرے کہ یا خود یا کوئی اور شخص معمول کو بالکل نظر نہ آوے چنانچہ ہم نے بچشم خود دیکھا ہے
کہ دو دو روز ہوئے ایک آدمی ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے مکان مین آیا دروازے مین داخل ہوتے ہی اون
صاحب نے اوسپر یہ حالت پیدا کردی کہ اوس نے ایک گھڑی کو شلجم اور ایک اپنے دوست کو
شمعدان سمجھ لیا اور دیکھا کہ فرش پر سے ایک آتشبازی کا برج ہوا پر چڑھتا ہے اس عمل سے
یہ عمل تھوڑے ہی درجہ پر دور ہے کہ کسی ساحرہ یا چڑیل کو آسمان پر چڑھتے ہوئے دیکھ لینا یا کوئی
دیو کسی بکری کی پیٹھ پر سوار ہو کر ہوا مین چڑھتا ہوا نظر آوے زمانہ جہالت مین جس شخص کو
اس علم مین دستگاہ تھی اوسکو لوگ سمجھتے تھے کہ یہ شیطان کا مطیع ہے اور اوسنے شیطان سے
یہ علم سیکھا ہے آسیب کا ہونا بھی جسپر ان لوگون کو بہت اعتقاد تھا صریحا ایک اثر
حالت مقناطیسی کی خود بخود واقع ہو جانیکا تھا آسیب زدہ کو ایسے آدمی اور ایسی چیزین
نظر آتی ہین جو اوسکے گرد وپیش کے آدمیون کو نظر نہین آتی ہین اور چونکہ اصل حال سے
کسی کو آگاہی نہین تھی تو وہ خود بھی اور اور لوگ سمجھتے ہین کہ اوسکو آسیب کا خلل ہے اور اگر
اسپر حالت سکوت اصلی گذر جاتی تھی تو وہ اس آسیب کو بھی جسنے اوسکو پکڑ رکھا ہے دیکھ
لیتا ہے اسمین شک نہین کہ غائب بینی کا اثر اسواسطے کام مین لایا جاتا تھا کہ جادوگری کی عمل

اور فن مین زیادہ سب کا اعتقاد یہہ جب کوئی عامل واقعات گذشتہ کا اور بلکہ جو کچھ کہ ہونیوالی
مستفسر مین اوس وقت موجود ہو سب حال شخص بتا دیتا تھا لوگ اوسکو فال گو اور
فن سحر مین کامل جانتے تھے اور یہ فن جو جادو مصر کے ملک مین ہو وہ تھا آئینہ بینی یعنی ہو تو
لڑکونکو اسواسطے ذریعہ تا آئینہ بینی کا بتاتے ہین کہ صغر سن ہونیکے سبب سوا ہر چیز کا عکس
جلد اثر ہوتا ہے اور وہمی خیال ہوتا ہے چونکہ ان کی طبیعت اس عمل کے اثر کی سبب سے جو ہوتی ہے
جب عمل کرلیتے ہین تو لڑکون کے ہاتھ پر ایک سیاہی کا قطرہ ڈال دیتے ہین اور اون سے
کہتے ہین کہ اسکی طرف غور سے دیکھتے رہو چنانچہ ڈاکٹر ڈانلنگ صاحب کی بھی یہ کیفیت
یہی ہے کہ معمول جو کہتے ہین کہ کسی شی کی طرف دیکھتا ہے اگرچہ قطرہ سیاہی کا وہ
کام نہین لاتے ہین تاہم مصر کے جادوگر انھون سے بھی عمل کرتے ہین اور جب
اون لڑکون پر حالت بیہوشی پیدا ہوتی ہے تو اون سے کہتے ہین کہ فلانے آدمیون کو
دیکھو اور عامل کے خیال کی تحریک کے سبب سے وہ لڑکا اون آدمیون کو دیکھنے لگتے ہین
سیاہی کا قطرہ آئینہ کا کام دیتا ہے اور یہہ بھی قیاس چاہتا ہے کہ بسبب کیفیت
اور دلائل کے حالت مقناطیسی پیدا کر دیتا ہے کرسٹل جادو بھی اسی ذیل مین داخل ہے
جو لوگ پچھلے زمانے مین عمل مقناطیسی سے ماہر تھے اون کو معلوم تھا کہ بلور کا اثر
عمل مقناطیسی کے مانند ہوتا ہے چنانچہ وہ بلور کے گول اور بیضوی شکل کا تراش کر
بنا لیتے تھے اس غرض سے کہ وہ آئینہ کا کام دے انگلستان مین بہت ایسے کرسٹل جسکو
کرسٹل جادو کہتے ہین موجود ہین چنانچہ ایک ایسا ہی کرسٹل ایک خاندان امرا مین تھا
ایک عورت کے اسباب مین بعد اوسکی وفات کے نیلام ہوا اور ایک شخص نے اوسے
خرید لیا ایک دن وہ کرسٹل میز پر رکھا تھا اور اوسکے گرد بہت سے لڑکے جمع تھے مالک
مکان اوس کمرے مین جو دفعتاً آیا تو اون لڑکون سے کہا کہ اس چیز مین آدمی ہین اور جب
اونسے دریافت کیا گیا تو ہر ایک نے کہا کہ فلان فلانے آدمی ایسے نظر آتے ہین اور اون

ادمیون سے بعض آدمیون کو اون لڑکون نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا میری راے یہی ہے کہ جب
لڑکیون نے ادمی کی شکل کی طرف دیکھا تو جو کیفیت اوس آئینہ میں تھی اوسکی طرف نظر جا کر
دیکھنے کے سبب یہ حالت بیہوشی پیدا ہوئی یہ حالت مقناطیسی اون لڑکیون میں پیدا ہو گئی اور
اوسی حالت روشن واقع ہو گئی تھی بہت عالمون نے یہ بیان کیا ہے کہ جب لڑکے اوس
مقناطیسی حالت کی طرف دیکھتے ہیں تو ایسا پاتے ہیں اونکو شکلین نظر آتی ہیں چنانچہ مین نے سنا ہے کہ
انگلستان میں گول یا مستطیل شکل کے شیشے بنائے جاتے ہیں اور جاہل آدمیون کے ہاتھ
بڑی قیمت سے فروخت کیے جاتے ہیں اس واسطے کہ فروشندہ کہتے ہیں کہ انکو دیکھ کر تماشے
اور فال گوئی کی قدرت حاصل ہوتی ہے کہتے ہیں کہ جو لوگ اونکو بیچتے ہیں کچھ عمل اوپر کرتے ہین
اور پھر وہ اونکا بیان ہے کہ جب تک یہ عمل اوپر کیا جاوے تب تک اون سے فال بھی
حاصل نہیں ہوتی ہے غالب ہے کہ وہ عمل عمل مقناطیسی ہوگا جب اوس شیشہ کو کوئی خریدنا
چاہتا ہے چنانچہ مستورات اگر خریدتی ہیں تو فروشندہ اون سے کہتے کہ جس شخص کو تم
دیکھنا چاہتی ہو اوسکا خیال کر کے اس شیشہ کی طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتی ہیں تو وہی
آدمی اوس شیشہ میں نظر آتا ہے آئینہ جادو کا بھی ایسا ہی حال ہے جب کہ شکل جادو کا بیان کیا گیا
یہ کہتے بھی اس ترکیب سے بنایا جاتا ہے کہ اوسکے ذریعہ سے حالت روشن پیدا ہو جاوے ایک
صاحب نے جنہے آئینہ کے بنانے کی ترکیب اب پھر دریافت کی ہے کہ یہ آئینہ شیشہ کا
نہیں ہوتا ہے بلکہ کسی سیاہ چیز کا بنا ہوا ہے اسکو صاف کر لیتے ہیں اور اوس میں شکلین نظر آتی ہیں
میرے نزدیک اگر تحقیقات کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ آئینہ ایسی کسی شے کا بنا ہوا ہوتا ہے
کہ جسکا اوس میں خاصیت مقناطیس سے ہوتی ہے یا اوس میں یہ کیفیت بھری جا سکتی ہے
وس آئینہ کو اس طرح دیکھا کرتے ہیں کہ شخص بیننده کو اوس جگہ بٹھاتے ہیں کہ جہان ذرا بھی روشنی
نہو اور تاریکی ہو اور اوس جگہ جاتے ہوتی ہیں تب اوس سے کہتے ہیں کہ خوب توجہ دلی سے
اوس آئینہ کی طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتا ہے تو جس شخص کی اوسکو تلاش ہوتی ہے

وہ آدمی نظر آجاتا ہے پہلی پہل تو اوسکو ایک بادل سا آئینہ میں نظر آتا ہے پھر اوسکی وہ بادل دفع ہو جاتا ہے اور وہ آدمی نظر آنے لگتا ہے بلکہ جو کام وہ کر رہا ہو وہ کام کرتے ہوئے نظر آتا ہے اس صورت میں وہ سب باتیں موجود ہوتی ہیں جنکی ذریعہ سے حالت ثانی باسانی پیدا ہوتی ہے جو شخص دیکھا جاتا ہے اوسکو نسبت شعور ہوتا ہے اور جو چیزیں اوس مکان میں جیسی ہوتی ہیں اونکے سبب سے خیال خوبی جم جاتا ہے اور یہ اشکال ہوتی اور خوشبو اور کیفیت اوڈوائل کے سبب جو آئینہ میں ہوتی ہے اوسکے خیال کرنے کو تائید ہوتی ہے بعد اسکے عامل جسکو علامات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اب حالت مقناطیسی اچھی طرح سے پیدا ہو گئی آنکھ میں اوسکو تلقین کر دیتا ہے کہ فلانے شخص کو دیکھو یا اوسکو اوس شخص کے دیکھنے کا حکم دیتا ہے اور چونکہ معمول بالکل عامل کے اختیار میں ہوتا ہے اس سبب سے وہ شخص اوسکو نظر آجاتا ہے یا شاید یہ بات ہو کہ آئینہ میں دیکھنے کے سبب سے قدرت غائب بینی کی اوسکو حاصل ہو جاتی ہے مصر کے سحر میں مشہور ہے کہ پہلے غائب بین کو بادل سا نظر آتا ہے جیسا کہ حالت مقناطیسی میں بھی جو حالت غائب بینی پیدا ہوتی ہے تو اولاً ایسا ہی بادل نظر آتا ہے اس سبب سے ثابت ہوتا ہے کہ سحر مصر اور عمل مقناطیسی مشابہ ہیں جنکا بیان ہو چکا واضح ہو کہ اگرچہ اس صورت میں شرکت خیال و فعل جو عامل کو معمول کے ساتھ ہوتی ہے ضروری نہیں ہے لیکن ایک قسم کی شرکت عام جسکا ذریعہ کیفیت اوڈوائل ہوتی ہے ضرور ہے بیرن ریکن بنخ صاحب کی تحقیقات اور تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ایک قسم کی کیفیت تمام عالم میں موجود ہے اوسکا نام اوڈوائل یا مقناطیس حیوانی ہے اور اوسکا کوئی نام کشف ہے

تبصرہ چہاردہم اس تبصرہ کو ختم کرتے وقت میں چند امور کا بیان کرتا ہوں جو اون لوگوں کو ملحوظ رہنی چاہیئے ہیں جو عمل مقناطیسی کے تجربات کرنا چاہیں تو اول شرط یہ ہے کہ حقیقت کے اسرارات کی تحقیق کرنے کا شوق صادق اور دلی ہو اور دوسری یہ بات ضرور ہے کہ عامل کی طبیعت میں صبر اور استقلال ہو ورنہ کچھ بھی حاصل نہو گا اگر تیزی سے عمل چھوڑ دیا

گر واسطے کبھی عمل کریں تو وہ نتائج حاصل نہوں جنکے پیدا کرنیکی خواہش ہو یا اگر اختلافات
نتائج ظاہر ہوں تو ایسی خطا اور اختلافات کے سبب سے عامل کو ہمت ہارنی نہ چاہیے اور سمجھ
لینا چاہیے کہ ہر شخص خواہ مرد خواہ عورت جسکے جسم میں مقناطیسی قوت تندرست ہو اوسکی
قوت مقناطیسی رکھتا ہے کہ ہر شخص جسکی طبیعت کیفیت مقناطیسی رکھتی ہو وہ بسبب اپنی [illegible]
صبر اور استقلال سے بخوبی عمل کر سکتا ہے اور کیفیت مقناطیسی تو ہر وقت جسم انسان میں پیدا
فضل کیمیائی سے پیدا ہوتی رہتی ہے بلکہ مجھے یہانتک یقین ہے کہ ہر شخص [illegible] میں درحالیکہ
عامل قوی ہو اور عمل کچھ عرصہ تک مشق کیا جاوے تو بخوبی عمل ہو سکتا ہے لیکن نہ بہت اول
یا چند مہینوں کے عرصہ میں فقط اونہیں اشخاص پر عمل ہو سکتا ہے جنکی طبیعت کیفیت مقناطیسی کا
بہت اثر پذیر ہو دوسری بات یہ ہے کہ اگر نیند بالکل نہ پیدا ہو سکے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عمل بیکار
نہیں ہوا ہے بہت آثار عمل کے خصوصاً یہ اثر کہ مرض رفع ہو جاوے بغیر خواب یا وقوف منقسم کے واقع
ہونیکے پیدا ہو سکتے ہیں بلکہ میں یہ بیان لکھ چکا ہوں کہ حالت ہوش ہی میں اثر غالب بھی
پیدا ہو سکتے ہیں اور آثار عمل مقناطیسی کے جو بیان [illegible] میں اتنا اختلاف ہے کہ دو معمولوں پر
ایک طرح کے آثار نمایاں نہیں ہوتے ہیں اسواسطے کہ دنیا میں کوئی دو آدمی ایسے نہیں ہیں
جنکی صورت یا طبیعت بالکل یکساں ہو اگر ایک بار تجربہ کسی معمول میں خاص آثار نمایاں
ہوں تو یقین رکھنا [illegible] کہ ہر شخص پر عمل کریں اور وہ آثار نمایاں نہوں تو یہ سمجھنا چاہیے
کہ [illegible] پہلے شخص میں ہم نے دیکھے تھے وہ جھوٹے تھے یا جو عمل ہم نے کیا وہ پورا نہیں ہوا [illegible] آثار
قدرتی ہو نمایاں ہوں اونکی طرف توجہ رکھنی چاہیے اور اثنائے تجربہ میں ہمکو ضرور واضح ہوگا
کہ اگرچہ نتائج میں اختلاف ہو لیکن بڑی بڑی باتیں اور اصلی آثار سب حالتوں میں یکساں
ہوتے ہیں جیسے ایک ہی معمول پر جو آثار مختلف اوقات میں واقع ہوتے ہیں اون میں بھی [illegible] سبب
اختلاف ہوتا ہے ممکن ہے کہ جو معمول آج خوب [illegible] ہوا اور جسپر اثر شرکت خیال بخوبی نمایاں ہوا ہو
کل تیار [illegible] ہو اور جب اوسپر عمل کیا جاوے عمل پورا نہو ایسی حالت میں [illegible] چاہیے کہ اوس وقت [illegible]

ناہین اس واسطے کہ اگر معمول پر تاکید کیجاوے تو اوسکی حالت روشن نہ ہو جاویگی اور یہ
مستفسر کو راضی کرنیکے واسطے شاید قیاسی باتین کہنے لگے اور جب اوسکی قیاس مین غلطی ہوتی ہے
تو شاید یہ حیل کرتے ہین کہ غائب بینی بالکل دھوکے کی چیز ہو یا آنکھون مین جاتی رہی جب ہم تجربہ
کرین تو خلوت مین کرین سوائے معمول اور عامل کے کوئی نہو اور اگر ضرورت ہو ایک آدمی
ہون تو اونکو معمول سے فاصلہ پر رکھین تاکہ اونکا مقناطیسی اثر جسمی لمس اوسپر کم ہو یہ احتیاط
خصوصاً اوس وقت مین زیادہ ضرور ہے جب ہم مس نیک صاحب کے تجربات کا اعادہ کرنا چاہین
یعنی مقناطیسی معنوی یا کہ شکل جسم انسان مین سے روشنی نکلتی ہوئی دکھانا چاہین تو اتفاقی
احتیاط بہت ضرور ہین کہ تاوقتیکہ کوئی شخص آزمودہ کار اور مشتاق تجربہ کے وقت نگران نہ ہو اور
ہدایت کیواسطے موجود نہو غالب بلکہ اغلب ہے کہ تجربہ مین خطا ہوگی اگر روشنی اوسوقت اس
خواہش سے دکھانی منظور ہو کہ جو شخص اوسکو دیکھے ہم تو اوسکا حال بیان کرے تو شرائط مندرجہ
ذیل کو احتیاط سے ملحوظ رکھنا چاہیے اور اگر یہ کل شرطین بعینہٖ میسر نہ ہو جاوینگی تو تجربہ کے
پورے ہونیکی امید نہین ہوسکتی ہے اول شرط یہ ہے کہ معمول کا بہت نازک طبع ہونا چاہیے
مثلاً ایسا شخص کہ جسکو رات کے وقت اندھیرے مین اشیا یا آدمی کے جسم مین سے روشنی نکلتی ہوئی
نظر آیا کرتی ہے یہ بات کافی نہین ہے کہ معمول کے عروق ناتوان ہون یا اوسکو غشی آتی ہو اور
اوسکو اکثر ہوتا ہو اگرچہ یہ باتین ایسی ہین کہ نزاکت طبع پر دلالت کرتی ہین کہ بہر حال
اوسپر روشنی کا اثر آنا چاہیے اور جب اسکے اوسکی طبیعت کو نازک اور اثر پذیر
سمجھنا چاہیے دوسری شرط یہ ہے کہ تاریکی کامل ہو رہی ہے کیونکہ اور دن کے وقت یہ شرط
پوری نہین ہوسکتی ہے لیکن احتیاط سے رات کے وقت یہ بات حاصل ہوسکتی ہے تیسری شرط
یہ ہے کہ معمول ایک یا ڈیڑھ یا دو گھنٹے متصل اس تاریکی کامل مین رہے تاکہ بخوبی اثر پذیر ہو جاوے
اور تجربہ سے پہلے غائب درجہ تک پہنچ جاوے مختلف معمولون کو واسطے مختلف وقت درکار ہے
چوتھی شرط یہ ہے کہ آفتاب یا شمع کی ایک کرن بھی بعد معمول کے مکان مین داخل ہونیکے اوس

مکان کے اندر نہ پہونچنے پاوے جب تجربہ کرنا منظور ہو تو سب طرح کا سامان پہلے کر لینا چاہیئے اور تمامی تجربہ تک کسی شخص کو مکان کے اندر آنے دینا اور نہیں ہوا جانے دینا چاہیئے اسواسطے کہ جو ہوا دروازہ مین سے تھوڑی سی آتی ہے روشنی ہوا کی ہوگی تو معمول کی نظر کو پریشان کردے گی اور آدھ گھنٹے بلکہ زیادہ تک اوسکو روشنی اوڈائل پھر نظر نہ آوے گی پانچوین شرط یہ ہے کہ مقناطیس قوی ہونا چاہیئے اگر مقناطیس ایسا ہو کہ بیس سیر یا ایک من وزن اوٹھا سکے تو اکثر تجربات کے واسطے کافی ہوگا اور ایسا مقناطیس بذریعہ کیفیت ترقی بلکہ اس سے زیادہ قوی مقناطیس بنا لینا آسان ہے جو لوگ نازک طبع ہین وہ رسمی مقناطیس ہین سے بھی کامل تاریکی مین روشنی نکلتی ہوئی دیکھ سکتے ہین بشرطیکہ مقناطیس مذکور قوی ہو لیکن البتہ روشنی تھوڑی نظر آوے گی چھٹی شرط یہ ہے کہ جس وقت معمول مقناطیس کیطرف دیکھ رہا ہے کوئی شخص مقناطیس مذکور کو نہ اپنے ہاتھ مین رکھے نہ اپنے زانو پر رکھے نہ اوسکو چھوئے جب روشنی دکھی جاتی ہے تو عامل یا کسی اور شخص کو مقناطیس کے پاس آجانے سے وہ روشنی بجھ جاتی ہے اس واسطے کہ اوسکے جسم کی کیفیت اوڈائل مقناطیس کی کیفیت اوڈائل کو نیست کردیتی ہے اور جو انتشار اوڈائل کا مقناطیس مین بلحاظ قطبون کے ہے اوسکو اولٹ دیتی ہے اگر سیدھی سلاخ مقناطیس کو دست راست مین اوسکے شمالی قطب سے پکڑ کے رکھین یا جنوبی قطب سے پکڑ کر دست چپ مین رکھین تو بہ نسبت سابق بعید سے زیادہ روشنی دیگا اس واسطے کہ دونون کیفیتین شامل ہو جاتی ہین لیکن نعلی مقناطیسون کو میز پر یا کسی اور چیز پر سیدھا رکھکر عامل کو دور ہوجانا چاہیئے ساتوین شرط یہ ہے کہ کسی شخص کا معمول کے قریب کھڑا رہنا یا بیٹھنا نہین چاہیئے اس واسطے کہ ایسے شخص کا اثر معمول کی طبیعت کو اثر پذیر ہونے مین کم و بیش حرج پیدا کرتا ہے آٹھوین شرط یہ ہے کہ روشنی دیکھنے کے واسطے معمول کو ایک خاص فاصلہ پر مقناطیس سے ہونا چاہیئے اسواسطے کہ اگر فاصلہ مناسب سے معمول کم یا زیادہ فاصلہ پر ہو تو روشنی نظر نہ آویگی یا صاف نہ معلوم ہوگی مختلف معمولون کے واسطے یہ بعد مناسب مختلف ہوتا ہے

بعض کو روشنی مقناطیس سے چار انگل انچ کے فاصلہ پر نظر آتی ہے بعض کو تا وقتیکہ وہ دو یا تین انچ مقناطیس سے دور نہوں روشنی نظر نہیں آتی ہے بعض کو ان فاصلوں میں سے درمیانی فاصلوں پر روشنی نظر آتی ہے ایسے معمول کم ہیں جنکو مقناطیس سے چار فٹ سے زیادہ فاصلے پر روشنی نظر آتی ہے ہر تجربہ میں خاص فاصلہ جو مناسب ہو دریافت کر لینا چاہیے اور جب اوسی معمول پر پھر تجربہ کیا جاوے تو اوس بعد کا احتیاط سے لحاظ رکھنا چاہیے کہ نظر معمولوں کو عینک کے ذریعہ سے جنکے استعمال کی اونکو عادت ہے روشنی اوڈائل کے نظر آنے میں آسانی اور اونکی نظر کو ترقی ہوتی ہے یہ شرط فاصلہ مناسب ہونیکی بہت ضروری ہے یہانتک کہ اگر اور سب شرائط بخوبی پورے ہوں اور یہ شرط پوری نہو تو روشنی نظر نہ آویگی نوین شرط یہ ہے کہ معمول کو اس طرح بٹھانا چاہیے کہ اوسکی پشت شمال کیطرف ہو اور پانوں جنوب کیطرف اور سر شمال کیطرف اور نظر معمول کی جنوب کیطرف ہو ان نو شرطوں میں سے اگر ایک بھی پوری نہوگی تو جن معمولونکی طبیعت ریسی اثر پذیر ہے اونکو حالت ہوش میں روشنی نظر آوے گی اور جو معمول بہت اثر پذیر ہیں اونکو البتہ کسی شرط کے پورا نہونے سے تھوڑا سا اثر ہوتا ہے اور جب معمول پر حالت مقناطیسی طاری ہوتی ہے تو اوسکی طبیعت اتنی اثر پذیر ہوتی ہے کہ روز روشن میں اوسکو روشنی اوڈائل نظر آتی ہے تجربات مقناطیسی اور آثار غائب بینی مرتبہ اول سے مجمع کثیر تماشائیوں میں کبھی نکرنا چاہیے اس واسطے کہ اونکا اثر مقناطیسی ہر چند وہ اوسکا پیدا ہونیکا ارادہ کریں عمل کو پریشان کر دیتا ہے ایسے تجربہ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عمل خطا کرتا ہے اور عامل بیوقوف بنے جو تماشائی بلائے تھے وہ اپنے دل میں حقائق مقناطیسی کے واقع ہونے کو جھوٹ جان لیتے ہیں الا جب کوئی معمول اچھا ملجاوے اور دریافت ہو کہ اتفاقی بواعث سے اوسکی طبیعت میں خلل نہیں پیدا ہوتا ہے تو البتہ آثار عمل مقناطیسی کی نمائش بہت سے آدمیوں کے روبرو ہوسکتی ہے بشرطیکہ تماشائی معمول سے فاصلہ مناسب پر رہیں اور عامل کے مرضی کے مطابق کاربند ہوں لیکن دو تین تماشائیوں سے زیادہ ایک وقت میں اکٹھا جمع نہونا چاہیے تماشائیوں کو معمول سے اتنا قریب ہونا چاہیے کہ اوسکو

چہرے کی بغیر انداز کو دیکھکر پا [illegible] کی [illegible] [illegible] ان باتون کو معمول کو [illegible]
یقین [illegible] ہو سکتا ہے اور اس بات کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
حاصل ہو یا بواسطہ شرکت [illegible] ہے اگر [illegible] معمول [illegible] [illegible] [illegible]
حاصل ہوتی [illegible] دیکھنے والے کے معمول [illegible] [illegible] [illegible]
شرکت کی [illegible] معمول کو ساتھ [illegible] [illegible] اس [illegible] معمول
دونون شخص [illegible] عادی ہو جاتے اور [illegible] [illegible] پیشانی نہین ہوتی لیکن
ایک وقت مین ایک آدمی سے زیادہ معمول کے ساتھ [illegible] نہین ہوسکتا ہے بعض اوقات [illegible]
ایسے معمولونکی نسبت [illegible] طرف غریب [illegible] [illegible] نہین ہوسکتا [illegible] ایسی [illegible]
کی طبیعت کو نہایت [illegible] ہے یعنی جب معمول کے ہاتھ اگر جاتی ہین [illegible] کو سا
نہایت گران اور [illegible] ہاتھ کو [illegible] اور سخت [illegible] لیتی ہین اور کبھی معمول کی
ناک [illegible] اور کبھی گوشت [illegible] [illegible] دیتے ہین یا [illegible]
[illegible] ان باتون [illegible] اور [illegible] اصل بات کی ہوتی ہے
کی حقیقت [illegible] معمول [illegible] نہین [illegible] [illegible] [illegible]
ان اشیا کی کیا تاثیر ہوگی [illegible] [illegible] ہوسکتا ہے [illegible]
[illegible] نہین ہوسکتا [illegible] [illegible] ایسی حرکات [illegible] [illegible] [illegible]
اسواسطے کہ وہ ان حرکات کو فضول سمجھتے ہین اور جو کچھ [illegible] ثابت کرنا منظور ہوتا ہے [illegible]
حرکات کی ثبوت [illegible] سے اطمینان اپنا کر لیتے ہین فہمائشی سوالات اور جملہ دیگر قسم کے
اشارات سوا [illegible] کے [illegible] کا اثر ثابت کرنا منظور ہو کسی معمول سے ہرگز نکرنا چاہیے
اور سونے والے کو آپ ہی جو کچھ کہنے دین اور اوس وقت اگر سوالات اوسکو [illegible]
کیے جاوین تو [illegible] نہین ہے جب معمول اپنا بیان تمام کر چکا ہو اور جو کچھ اوسنے بیان کیا ہو
بغیر سوالات کے [illegible] مین [illegible] کے تماشائیون کو چاہیے کہ کوئی حرکت اور کوئی بات ایسی نکرین

جس سے معمول کی دغابازی اور مکاری ثبوت ہوا سو اسواسطے کہ معمول کو اس سبب سے بہت رنج ہوتا ہے
اور نتیجہ اسکا یہ ہے کہ نہایت آسان تجربہ خطا کر جاتے ہین بہت معمول ایسے سوالون کا جواب
نیت سے مستفسر کرتے ہین جواب دینے سے انکار کرتے ہین اور اگر کوئی ایسا شخص کہ جسکو
معمول کی ایمانداری مین کچھہ شک نہو سوال کرے تو جواب اوسکا بہت خوشی سے دیتے ہین
عمل مقناطیسی کے تجربات مین یہ امر بہت نمایان ہے کہ معمول تماشائیون کی طبیعت کا حال
بغیر اوسکے اعلان کی فورًا دریافت کر لیتا ہے اور دل کا حال بتا دیتا ہے اور جو لوگ دل سے
صاف ہوتے ہین اونکی قریب آنے سے معمول خوش ہوتے ہین اور اونکی حالت مقناطیسی ترقی ہوتی ہے
اور ایک اُنس اور کشش ایسے لوگون کیطرف معمول کو ہو جاتی ہے بالعکس اسکے جب بدایمان شکی آدمی
معمول کے قریب ہوتے ہین تو اوسکو سخت تنفر ہوتا ہے اور اوسکی حالت روشن بینی کی ہو جاتی ہے
اور عمل مقناطیسی کچھہ کھیلنے کی چیز نہین ہے اس واسطے کہ جو لوگ مشق نرکھتے ہون اور آزمودہ کار
نہون اونکو بیوقوفی سے عمل کرنا نچاہیے اسلیے کہ ایسی صورت مین نتائج بد پیدا ہوتے ہین جیسے ہم
سابقًا یہ حال مشرح بیان کر دیا ہے کہ بندی کو بغیر کسی آزمودہ کار عامل کی موجود ہونیکے عمل کرنا
نچاہیے لیکن مین جانتا ہون کہ ہر شخص کو عمل کرنیکا وقوف حاصل ہو اسواسطے کہ اس عمل کی
واقفیت نہایت مفید اوسکا آمد ہے پس ہر ایک کو مشاق عاملون کی اعمال کو دیکھکر اور اون سے توجہ [illegible]
مستقل کے سیکھنے کی واقفیت پیدا کرنی چاہیے اور جو ہدایتین کہ اوپر لکھی ہوئی ہین اونکو ملحوظ خاطر رکھکر
جو شخص تجربہ کریگا نتائج شافی حاصل ہونگے اور جسطرح کہ سب معمولون کی طبائع مین [illegible]
اختلاف ہوتا ہے اسی طرح عاملون کی طبیعت مین بھی نہایت درجہ کا اختلاف ہوتا ہے پس ممکن ہے
کہ بعض عامل اپنی مشق و تجربہ مین غائب بینی کا اثر کبھی نہ دیکھے اور بعض حالت سکوت نہ پیدا کر سکے
لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے سب سے زیادہ فائدہ کی یہ بات ہے کہ جو عامل اچھے تندرست ہین وہ عمل مقناطیسی کے
ذریعہ سے تکلیف معمول کی کم کر دینگے اور اوسکے مرض کو دفع کر دینگے عقلا اور ذی [illegible] جاتا ہے
کہ اس علم مقناطیس سے روحانی کو اس طرح حاصل کرین جیسے اور علوم کا حاصل [illegible]

نتائج شافی حاصل ہوں اور اس علم کو ترقی ہو علم مقناطیس روحانی کے باب میں جھگڑا اور تکرار
مدت سے بہت زیادہ ہوتی رہی ہے اب چاہیے کہ تکرار اور جھگڑے سے قطع نظر کر کے مثل اہل علم سابقہ
تحقیقات کیجاوے کہ ایسی جلد چھپ اور شائع اور ہر ایک علم کی تحقیقات پر ضرور ہے
تکملہ اب میں یہ ذکر کرتا ہوں کہ جتنی باتیں عمل مقناطیسی کے باب میں اب تک لکھی گئی ہیں اون سے
حاصل کیا ہے جاننا چاہیے کہ علم مقناطیسی بہت سے فائدے رکھتا ہے بہت سی بیماریاں جو عروق سے
متعلق ہیں عمل مقناطیسی سے رفع ہو جاتی ہیں جن لوگوں کو مرض بیداری ہوتا ہے اونکو اس
عمل کے ذریعہ سے بخوبی آرام سے نیند آجاتی ہے درد سر رفع ہوتا ہے اور اور بیماریاں بھی مثل
فالج و صرع وغیرہ اکثر اس عمل کے ذریعہ سے دور ہو جاتی ہیں اور حفظ صحت میں اس علم عمل کا
بہت فائدہ ہے اور اگر یہ عمل متصل کیا جاوے تو امراض مزمنہ بالکل دفع ہو جاتی ہیں اگرچہ ہمیشہ
دفعتہً اس سے شفا حاصل نہیں ہوتی لیکن صبر اور استقلال کے ساتھ عمل کریں تو اکثر امراض
ضرور دفع ہو جاتی ہیں بشرطیکہ امراض لاعلاج نہوں چنانچہ ڈاکٹر ایلیس صاحب نے ایک ناسور کا
علاج فقط اس عمل سے کیا اور وہ ناسور بالکل اچھا ہو گیا پس ہر طبیب کو اس عمل کا عامل ہونا چاہیے
اس واسطے کہ تشخیص مرض میں بھی اس عمل سے بہت تقویت ہوتی ہے میں نے اکثر دیکھا ہے کہ عامل نے
فقط بغیر مشاہدہ آثار عمل سے پہلے عمل کیا تو معمول اوس سے کہتا ہے کہ جب سے میرے اوپر یہ عمل ہوا ہے
تب سے فلانا مرض میرا بالکل رفع ہو گیا اور عامل یہ بات سنکر نہایت خوش اور متعجب ہوتا ہے
میں چاہتا ہوں کہ اطبا مرض جنون میں عمل مقناطیسی کا استعمال کریں اور اسمیں شک نہیں کہ مجنون کی
طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہوتی ہے اس وجہ سے کچھ تعجب نہیں جو اس عمل کے
ذریعہ سے مجنون کو شفاے کلی حاصل ہو اور وجہ زیادہ اثر پذیر ہونے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ کیفیت
اور قوائے فکر مزاج میں اور طبیعت میں جو اوسکے وزن اور تقسیم میں کچھ خلل آجاتا ہے اس
قیاس کی صحت کا ایک یہ ثبوت ہے کہ چاند کا اثر جس میں کیفیت اور قوائے بہت جلدی ہوتی ہے
مجنونوں پر بہت ہوتا ہے دوسری وجہ اس بات کی یہ ہے کہ جب علامات بیان کردہ اطبا کی

تحقیقات کیجاتی ہے تو دریافت ہوتا ہے کہ بہت مجنون آدمی فقط ایک خاص حالت مقناطیسی مین
ہوتی ہین یعنی جس طرح حالت مقناطیسی مین ایک وقوف جداگانہ اور وقوف معمولی سے علیحدہ معمول کو
حاصل ہوتا ہے اسیطرح ایک علیحدہ وقوف مجنون آدمی کو حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنی ایک علیحدہ دنیا مین
رہتا ہے اور سب طرحکا ہوش اوس دنیا کا رکھتا ہے اور اوسکو مدرکات اپنی سچ اور اصل معلوم ہوتی ہین
لیکن جو لوگ اوسکے قریب اور گرد وپیش ہوتے ہین اونکی فہم مین ایسی حالت نہین آتی ہے اور اونکو یہ فقط
خواب کی باتین معلوم ہوتی ہین مریض مذکور عجائب اور مردہ دوستونکو اور اشیاء عجیبہ کو بسبب جمالیت
روشن کر دیکھتا ہے اور اونکے دیکھنے مین نہایت مستغرق رہتا ہے اور بہت خوش ہوتا ہے بعد انجام کار
شاید اوسکی حالت سکتہ مع انتقال حواس حاصل ہوجاتی ہے اور عالم ارواح کے سکان سے
باتین کرتا ہے اوسکی تو یہ حالت اصلی ہوتی ہے اور جو لوگ اوسے دیکھتے ہین اوسکی ہر ایک کلام کو جنونانہ
سمجھتے ہین اور اوسکو ایک مکان مین بند کرتے ہین اور اوسکی یہ حالت مستقل ہوجاتی ہے اور شاید ہی جانبر ہو
وہ مرجاتا ہے پس ایسا شخص اس معنی مین تو بیشک مجنون ہے کہ اس دنیا کے امور کے وہ قابل نہین لیکن
اور معنی مین وہ ہرگز مجنون نہین اس واسطے کہ اوسکے قوائے نفسانی مین کچھ حرج نہین ہے اور یہ شخص فقط
ایک خواب کی حالت مین اصل اشیا دیکھتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اوسکی کیفیت اوڈائل تیز ہوجاتی ہے
اب اگر فرض کیا جاوے کہ یہ حالت کسی شخص پر واقع ہو تو عقل اس بات کی مقتضی ہے کہ علاج عمل
مقناطیسی سے وقوف اصلی اوسکو پھر حاصل ہوسکیگا بڑی علامت اسکی یہ ہے کہ دماغ پر کیفیت
اوڈائل کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ حواس ظاہری کی جو آثار ہوتی ہین وہ مغلوب ہوجاتی ہین بعمرہ آئندہ
اس اثر کیفیت اوڈائل کا مفصل ذکر کرونگا مین ایک شریف آدمی کو جانتا ہون جسکی طبیعت چند
سال ہوئے بہت زیادہ کیفیت اوڈائل اور کیفیت مقناطیسی کی اثر پذیر تھی ایک دفعہ قریب تھا
کہ یہ شخص مجنون متصور ہوکر قید کیا جاوے لیکن خوبی قسمت سے اوسکے عزیز اور آشنا عقلمند اور
فہمیدہ تھے اوسکا علاج ان لوگون نے عمل مقناطیسی سے کیا اور اوسکی صحت کلی حاصل ہوگئی
مین نے اکثر ذکر کرتے مجنون آدمیون کو سنا ہے کہ وہ عجائب اور مردہ آدمیون سے باتین کرتے ہین

میری رائے میں یہ بات ہے کہ جس طرح حالت سکوت مع انتقال حواس حالت مقناطیسی میں
پیدا ہوتی ہے اور معمول روحانیات سے باتیں کرتا ہے اسی طرح خود بخود بھی ایسی حالت سکوت
مع انتقال حواس واقع ہو جاتی ہے اور مدت تک قائم رہتی ہے حالانکہ حواس باطنی میں
ایسے شخص کی کچھ فرق نہیں آتا ہے بس یہ بات بہت ضرور ہے کہ اطبا عمل مقناطیسی سے
واقف ہوں اگرچہ تاوقتیکہ جملہ کیفیات اس علم کی معلوم نہوں تب تک جملہ فوائد کے
معلوم ہونے کی امید نہیں ہو سکتی الا بہر حال جہاں اور علاج سے فائدہ نہو وہاں ضرور اس
عمل کا استعمال ضروری کرنا چاہیے جتنا اسکا عمل زیادہ ہوگا اوتنی ہی اس علم سے زیادہ واقفیت
ہوگی اور اوتنی ہی اوسکے فوائد معلوم ہونگے اور میرے خیال میں ہے کہ یہ علم اسواسطے بہت بکار آمد
ہو سکیگا کہ جو تعلق نفس ناطقہ او جسم میں ہے اوسکو دریافت کریں اور جن قواعد پر قوت
متصرفہ کا فعل ہوتا ہے اون قواعد کو بلکہ حقیقت نفس ناطقہ کی تحقیق کرنے میں بکار آمد ہوگا
بعض حکما کا تو یہ قول ہے کہ قوت متخیلہ یا متصرفہ فقط دماغ کے فعل کا ایک نتیجہ ہے اور بعض کا یہ قول ہے
کہ نفس ناطقہ ایک علیحدہ اور جدا چیز ہے جو دماغ کو بطور آلہ کے اپنے کام میں لاتا ہے بہر حال کسی کا
قول مطابق واقع ہو اس میں شک نہیں ہے کہ جو آثار دماغی عمل مقناطیسی کے سبب سے ظاہر
ہوتے ہیں اونکو مشاہدہ اور مطالعہ سے قواعد قوت متخیلہ اور مدرکہ اور دیگر حواس باطنی کی بہت
اچھی طرح معلوم ہونگے مثلاً بعض معمول ایسے ہوتے ہیں کہ جو قوت دماغی یا حس باطنی مثل قوت
متخیلہ و قوت حافظہ و قوت مدرکہ کسی وقت فعل کرے بلکہ فعل عصبانی اور شکل دماغ کی صورت
ٹھیک ٹھیک بتا دیتے ہیں کہ اس وقت فلانا جزو دماغ حرکت کر رہا ہے بعض معمول ایسے ہوتے ہیں
کہ فعل کی وقت جو بہ حیثیت جسمی دماغ میں ہوتا ہے وہ تغیرات بتا دیتے ہیں پس اس میں
شک نہیں ہے کہ عمل مقناطیسی کی ذریعہ سے بہت کارہائے نفس ناطقہ کی نسبت دریافت ہونگے
اگرچہ تحقیق حقیقت نفس ناطقہ اور حقیقت مادہ عقل بشری سے باہر ہے غائب بینی اور شکست
خیال کی فوائد پر ظاہر ہیں اور اشخاص بعیدہ و غائب دوردستوں کی خبر دینا اونکی حقیقت

کرنیکے واسطے روزانہ کام مین آسکتے مین اور مال مسروقہ اور کاغذات گم شدہ کا حال دریافت ہوجاتا ہی
بلکہ مشتبہ حال تواریخ کا صاف ہوجاتا ہے اور جب معمول پر حالت روشن ہوتی ہی تو وہ لوگونکو
جسم کے اندر کا حال بتا سکتا ہی اور اس سبب سے اطبا کو علاج امراض مین بہت فائدہ ہوتا ہی
ایک اور بڑا فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ اس علم سے بہت سی باتین ایسی حل ہوسکتی ہین جنکو
جاہل لوگ سحر اور جادو سمجھتے ہین اور جسقدر ہمکو علم مقناطیس روحانی مین دخل زیادہ ہوجائیگا
اوتنا ہی ہمکو معلوم ہوگا کہ یہ سب باتین جو سحر مین داخل ہین حقیقت مین اونکے وقوع کی وجہ
قدرتی ہے اور کسی نہ کسی اثر مقناطیسی مین نمایان ہوتی ہین بت پرستون کے شیوالون مین مجاور
اور پنڈت لوگ اس عمل کے اثر سے واقف ہوتے ہین اور عورتون پر تاثیر اسکی زیادہ ہوتی ہی
جس عورت پر یہ عمل کرتے ہین اوسکو چوکی پر بٹھاتے ہین احتمال ہی کہ اوس چوکی مین کچھ کیفیت
مقناطیسی بھر دیتے ہین اور اوسکو دھونی دیکر شاید اوسپر نظر اور ہاتھون سے عمل کرتے ہین جب
اوسپر حالت مقناطیسی خوب طاری ہوتی ہے تو اوس سے حال دریافت کرتے ہین اور اوس وقت
یہ عورت بسبب غائب بینی اور حالت روشن کے مریضون کی بیماری کا حال اور جو باتین
گذشتہ ہین اور آیندہ ہونیوالی ہین مفصل بتا دیتی ہے اور یہ امر باعث جہلا کو زیادہ اعتقاد کا
ہوتا ہے اور مصر کے پنڈتون کو علوم طبعی مثل نجوم اور ہیئت اور طب وغیرہ کی بہت خوب دخل تھا
یہ لوگ اس علم کو اور لوگون سے بہت پوشیدہ رکھتے تھے اور سوا اپنی قوم کے اور کسی کو یہ علم
نہ سکھاتے تھے چنانچہ مین نے سامان ایک کتاب کے لکھنے کا جمع کیا تھا جسمین زمانہ قدیم کے سحر اور جادو کا حال
لکھنا منظور تھا اوس کتاب مین مین ثابت کر دیتا کہ جتنا سحر اور جادو متقدمین کیا کرتے تھے سب عمل مقناطیسی کے
آثار مین سے تھا لیکن ابھی تک مجھکو اوس کتاب کے لکھنے کی فرصت اچھی طرح نہین ملی آئینہ جادو اور
کرشمہ جادو کے باب مین جو کہ لکھا ہوا ہے اون سب باتون کی بھی یہی وجہ ہی لوگونکو یہ اعتقاد ہے
کہ جادو سے بعض آدمی بالکل غائب ہوجاتے ہین یا جس جانور کی شکل چاہین بنجاتی ہین یا ہوا مین جہان
چاہین سفر کرسکتے ہین اور روحانیات سے کلام کرتے ہین یہ سب باتین علم مقناطیسی سے پیدا ہوسکتی ہین

چنانچہ پیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو اتفاق ہے کہ سامنی گفتگو سے بھی یقین ہے کہ جس شخص پر وہ عمل کرتے ہیں گو وہ حالت ہوش میں ہو اوسکو ہرگز نظر نہیں آتے جو چیز یا اوسکی مرضی کے بموجب معمول کو جانور نظر آتے ہین روحانیات سے کلام کرنا حالت سکوت اعلیٰ عمل مقناطیسی مین حاصل ہوتا ہے یہ بات مشہور ہے کہ بہت سے جادوگرون پر زمانہ سابق مین جرم جادوگری لگایا گیا اور اگرچہ اونکی باتین مختلف ہوتی ہین لیکن وہ جادو سے انکار کرتی ہے الا جو واقعات اونکی بہ نسبت بیان کیے جاتے تھے اوسکا اقرار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ باتین جادوگری کی نہیں ہین حقیقت مین یہ واقعات صحیح ہین خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ وہم اور جہل اس معاملہ مین ہے علم مقناطیسی روحانی سے بالکل دفع ہو جاتا ہے اور بعض لوگون کو جو صورتین یا شخص نظر آتی ہین اونکا سبب معلوم ہو جاتا ہے چنانچہ فی زماننا اس بات مین شک نہین ہے کہ بعض اوقات بسبب حالت روشن کے جو خود بخود واقع ہوتی ہے صورتین نظر آتی اور غائب آدمی مجسم معلوم ہوتے ہین بلکہ جو کچھ اوس وقت وہ غائب شخص کام کرتے ہین وہ بھی نظر آتے ہین کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دل مین خیال آجانے کے سبب سے مردہ آدمی اس طرح نظر آتے ہین کہ گویا مجسم اور زندہ موجود ہین ایک اور قسم کی ہوا کی صورتین فقط بسبب روشنی اور ڈالنے تصور کے نظر آتی ہین اکثر ایک جسم سفید روشنی کا مثل بلند قد آدمی کے نظر آتا ہے لیکن کچھ شکل اعضا اوس مین نہین ہوتی ہے رشن بک صاحب کا یہ قول ہے کہ بھوتون کے نظر آنے کی وجہ یہی ہے اور بھوتون کی ہیئت اکثر سفید رنگ کی نظر آتی ہے لیکن اگرچہ بعض شکلون کا نظر آنا بیان مندرجہ بالا سے حل ہو سکتا ہے الا جملہ ہیئتون کے نظر آنے کی یہ وجہ صادق نہین آتی اور اس مین شک نہین کہ بصارت دوگانہ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی ہوش مین باتین کر رہا ہے اور بیدار ہے بیٹھے بیٹھے مثلاً وہ کہنے لگا کہ فلانا شخص فلانے روز آویگا وجہ یہ ہوتی ہے کہ حالت ہوش مین ایک جدا حالت اوسپر واقع ہو جاتی ہے اور اس حالت روشن کے سبب سے وہ مسافر کو راہ مین کبھی

فاصلہ پر سے سفر کرتی ہوئی دیکھتا ہے اور عطیہ پیشین گوئی اوسکی شکل اور آنے کا دن
بتا دیتا ہے ہمکو تجربہ سے کہ بعض آدمیون پر بسبب زیادہ تعمق فکر کے اس طرح کی حالت روشن
واقع ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ اونکو نظر آتی ہین جنکو وہ پہچانتا بھی نہین ہے اوس عبارت
دیوگانہ کا فعل واقعات آیندہ کی نسبت بھی ہوتا ہے چنانچہ ایک پیشین گوئی کروٹ صاحب کی
فرانس مین مشہور ہے فرانس کی سلطنت مین انقلاب کے واقع ہونے سے پہلے ان صاحب نے
مفصل واقعات آیندہ بیان کیے تھے اور جو باتین بہت سے امرا اور مستورات بلکہ بادشاہ
اور ملکہ کو نصیب ہونے والی تھین وہ سب کئی سال پہلے بتا دی تھین اور جس وقت
پیشین گوئی ہوئی تھی اوس وقت دار السلطنت فرانس مین اسطرح امید بہبودی تھی کسی کو
یہ گمان نہین تھا کہ یہ بات جیسی بیان کی گئی ہے ویسی ہی ہوگی اب تک بہت آدمی زندہ ہین جنھون نے
اوس وقت مین پیشین گوئی کا ذکر کیا تھا اور یہ پیشین گوئی جسقدر کہ مشتہر ہوئی ہے مشہور ہے
کہ کروٹ صاحب اکثر پیشین گوئی کیا کرتے تھے اور وہ سب مطابق واقع ہوتی تھین اور ہنگام
پیشین گوئی اونپر ایک خاص حالت خواب کی ایسی ہوتی تھی جو سچی نیند سے جدا ہوتی تھی
پس یہ حالت یا تو خواب مقناطیسی کی ہوتی ہوگی یا ایسی تعمق فکر کی ہوتی ہوگی جسمین حالت
روشن پیدا ہو جاتی ہے جرمنی کے ملک مین ایک پرگنہ وست فیلیا نامی ہے وہان پیشین گو
آدمی بہت ہوتے ہین اور وہانکی پیشین گوئی ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی کسی معاملہ کو اپنی آنکھون سے
صاف صاف دیکھ رہا ہو اوس ملک مین اون لوگون کو بھوت دیکھنے والے کہتے ہین جرمنی میں یہ
پیشین گوئی ہے کہ جب سڑک ہاے آہنی طیار ہونگی تو بڑا انقلاب ہوگا اور دفعتہ ایک جوان
آدمی پیدا ہوگا جو آخرکار فتحیاب ہوکر بادشاہ ہوگا مذکور ہے کہ لڑائی بھی ایسے وقت مین ہوگی
کہ جب چارون طرف امن ہوگا اور کسی کو گمان بھی لڑائی کا مطلق نہ ہوگا اور زیادہ مفصل حال
لکھنا کچھ ضرور نہین ہے فقط اتنی بات مین کہتا ہون کہ جس زمانہ سے یہ کاغذ پیشین گوئی کا مشتہر ہوا
اوس زمانہ سے تمام انگلستان کو اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا اندیشہ ہے لیکن [illegible]

ثابت ہوگا کہ آیا پیشین گوئی صحیح تھی یا غلط الا یہ بات تو نہایت تعجبات سے ہے کہ پیشین گوئی صریحہ
مشہور ہو اور لوگوں کو اسپر اعتقاد ہے راقم کے نزدیک بھی یہ بات محض کذب اور دروغ اور مطلقاً
قابل اعتبار اور اعتماد کے نہیں ہو مطابق مصرعہ مشہور مصرع تا بنظرم نمی آید باورم نمی آید کبھی
اتفاقاً ایسے اخبار پیچ کر صحیح ہو جاتے ہیں اور کبھی ایسے امور کی طرف متوجہ ہو قیاس اسی کے بھی
راہ سے کہ جھوٹی پیشین گوئیاں ہوتی ہیں لیکن بعبارت دیگر کہنا اور صحیح پیشین بھی کبھی ضرور ہوتی ہے

خاتمۃ الطبع

حمد بیحد خداوند خالق افعال عجیبہ و اعمال غریبہ کو زیبا ہے کہ جس نے اس انسان ضعیف البنیان کو
تو تہا سے کو تاگون مادہ سے جو قطعوں سے ایک طلسم غریب بنایا اور نعت بیحد اوس
رحمۃ للعالمین کو سجا ہے کہ جس نے ہم لوگوں کو بوسیلہ ہدایت مقناطیسی نیرنگی کفر و ضلال سے
بچا کے عمل غائب بینی دوزخ و جنت بتایا بعدہ واضح ہو کہ ان ایام فرخندہ فرجام میں یہ رسالہ
نادرہ کار مسمی بہ تاثیر الانظار کہ جسمیں کیفیت غائب بینی و حالت خواب مقناطیسی کا ثبوت
ہے اور اس طرح سے کیا گیا ہے کہ باوجود عجب العجائب ہونے کے امور بدیہیہ سے زیادہ بدیہی ہوگیا ہے
اور جواب شکوک معترضین اس خوبی سے دیا گیا ہے کہ شک و شبہہ کیسا مرتبہ تحقیق اوسکا
ایک حصہ درجہ اذعان و یقین سے بڑھ گیا ہے غرض ناظرین جب اسکو معاینہ فرماوینگے
غریب غریب اعمال اور عجیب عجیب افعال کے معلوم ہونے سے مثل غنچہ جامہ میں پھولے
نسماوینگے مؤلفہ فرید دہر وحید عصر واقف رموز خفی و جلی مولوی سید محمد شفیع مطبع نامی
گرامی مشہور نزدیک و دور جناب منشی نولکشور یاسرچ بالفرح والسرور واقع کانپور
ماہ مئی سنہ عیسوی مطابق ماہ رجب المرجب سنہ ہجری تاثیر شادابی طبع سے فضا رحمت بخش الانظار ہوا

اشتہار تاثیر الانظار

یہ کتاب اسم آتشی تصنیف [illegible] طلسم فرنگ [illegible] ہے چونکہ بہت دل عزیز تھی پھر اب چھاپی گئی

طلسم فرنگ کی قیمت [illegible] تھی اور یہ کتاب [illegible] کی قیمت پر شائقین کو

اسقدر قیمت [illegible] کی ضرورت ہوگی [illegible] کفایت

خریداران و تجاران کے قیمت اسکی نہایت ارزاں مقرر کردی شائقین پر واضح ہو

کہ یہ عمل مسمریزم عجیب و غریب [illegible] کہ اس عمل سے تمام احوال دور و نزدیک

و غائب کا ظاہر ہو جاتا ہے [illegible] وہ ظاہر ہیں جن صاحبوں کو شوق ہو

بہ سبیل قیمت جلد طلب فرمائیں ورنہ پچھتا [illegible] اور حسرت رہ جائیگی

المشتہر نول کشور مالک مطبع واقع لکھنؤ و کانپور